روزنامہ
مظفر پور
حقیقت ٹائمس

Urdu Daily Muzaffarpr
HAKIKAT TIMES
उर्दू दैनिक, मुजफफरपुर
हकीकत टाइम्स

P-6

P-2

Muzaffarpur, Vol.No12, Issues No.161, Wednesday 18.06.2025, P-08 Rs-02 | RNI NO.BIHURD/2013/50085 | مظفر پور: بدھ ۱۸/ جون ۲۰۲۵، مطابق ۲۱/ ذی الحجہ ۱۴۴۶ھ، جلد نمبر ۱۲، شمارہ نمبر ۱۶۱

کابینہ کی میٹنگ میں 20 تجاویز کو دی گئی منظوری

پٹنہ، 17 جون (یواین آئی) بہار حکومت نے ریاست میں دلہن اور تلہن فصلوں کی پیداوار بڑھانے کے مقصد سے موجودہ ربیع سیزن میں چنا، مسور اور سرسوں کو مرکزی حکومت کی جانب سے مقرر کردہ کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) پر خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ محکمہ کابینہ سکریٹریٹ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری ڈاکٹر ایس سدھارتھ نے منگل کو ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی صدارت میں منعقدہ کابینہ اجلاس میں اس تجویز کو منظوری دی گئی۔ ڈاکٹر سدھارتھ نے بتایا کہ ربیع مارکیٹنگ سیزن 2025-26 کے لیے یہ اسکیم خوراک و صارفین کے تحفظ محکمے کے ذریعے نافذ کی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ مرکزی حکومت نے چنے کی ایم ایس پی فی کوئنٹل 5650 روپے، مسور کی 6700 روپے اور سرسوں کی 5950 روپے مقرر کی ہے۔ انہی قیمتوں پر بہار میں بھی اس بار دلہن اور تلہن کی خریداری کی جائے گی۔ کابینہ سکریٹریٹ محکمہ کے اے سی ایس نے بتایا کہ اسکول کلرکوں کے لیے سروس رولز کی منظوری دے دی گئی ہے۔ اب تدریسی و غیر تدریسی ملازمین کی سروس کے دوران وفات کی صورت میں ان کے اوپر انحصار کرنے والوں کو ہمدردی کی بنیاد پر نوکری دی جا سکے گی۔ ان اسامیوں میں سے 50 فیصد ہمدردی کی بنیاد پر اور 50 فیصد براہ راست تقرری سے پر کی جائیں گی۔ ڈاکٹر سدھارتھ نے بتایا کہ "اسکول لائبریرین کیڈر" کے قیام کی

منظوری بھی دے دی گئی ہے، جس سے سیکنڈری و ہائیر سیکنڈری اسکولوں میں لائبریریز کی تقرری ممکن ہو سکے گی۔ انہوں نے بتایا کہ محکمہ تعلیم میں ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی کے لیے تین نئے مشیر کے عہدے بھی منظور کیے گئے۔ اے سی ایس نے بتایا کہ صنعت کاری کے فروغ کے لیے سارن ضلع کے ارنا (امنور حلقہ) میں 5.70 ایکڑ زمین صنعت کاری کے لیے مختص کی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ میٹھاپور میٹرو اسٹیشن کی تعمیر کے لیے چندر گپت انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کی 1555.0 ایکڑ زمین 49.10 کروڑ روپے کی لاگت پر الاٹ کی گئی۔ بہار بلڈنگ بائی لاز 2014 میں ترمیم کرتے ہوئے اب بلڈنگ احاطوں میں 5G اینٹینا نصب کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے جس سے تیز موبائل انٹرنیٹ اور بہتر نیٹ ورک کوریج مل سکے گا۔ ڈاکٹر ایس سدھارتھ نے بتایا کہ ریاستی سطح پر کھلاڑیوں کو پیشہ ورانہ تربیت فراہم کرنے کے لیے "اسٹیٹ اسپورٹس اکیڈمی اور انٹرنیشنل کرکٹ اکیڈمی، راجگیر" کے لیے ٹرینرز کی سروس رولز 2025 کو منظوری دی گئی ہے۔ اے سی ایس نے بتایا کہ سون، کیول، پھلگو، مورہر اور چانن ندیوں میں سی ایم پی ڈی آئی کے ذریعہ ریت کی دوبارہ بھرپائی کا مطالعہ کرایا جائے گا تاکہ مانسون کے بعد سائنسی بنیاد پر مٹی و ریت کے جمع ہونے کا اندازہ لگایا جا سکے۔ اور درست کانکنی سروے رپورٹ کی بنیاد کانکنی کو منظوری دی جا سکے گی۔ انہوں نے بتایا کہ اس کے لیے 58.2 کروڑ روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔ ڈاکٹر سدھارتھ نے بتایا کہ 1717 خصوصی معاون پولیس (ایس اے پی) اہلکاروں، جو انڈین فوج سے ریٹائرڈ ہیں، کی سروس مدت مالی سال 2025-26 تک بڑھا دی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کابینہ کی میٹنگ میں کل 20 تجاویز کو منظوری دی گئی۔

جی 7 سربراہی اجلاس: لیڈروں میں بعض مسائل پر اختلاف

کیلگری، 17 جون (یواین آئی) کناڈا کے البرٹا کے کناناسکس میں دو روزہ جی 7 سربراہی اجلاس کے پہلے دن پیر کو لیڈروں کی ملاقات ہوئی جس میں بعض امور پر اختلاف دیکھا گیا سی این این کی رپورٹ کے مطابق امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اسرائیل اور ایران کے درمیان کشیدگی کم کرنے کی اپیل والے مشترکہ بیان پر دستخط نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اتوار کی شب یورپی کمیشن کی صدر ارسلا وان ڈیر لیین اور یورپی کونسل کے صدر انٹونیو کوسٹا نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اسرائیل کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے اور ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون، جرمن چانسلر فریڈرک مرز اور برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر بھی اس معاملے پر اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ مسٹر ٹرمپ کے اس فیصلے نے دیگر عالمی رہنماؤں کے ساتھ اختلافات ابھر کر سامنے آئے ہیں۔ کناڈا کے ایک سینئر اہلکار نے کہا کہ یورپی رہنما اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کناڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی سے ملاقات کے بعد جب مسٹر ٹرمپ سے کناڈا کے ساتھ تجارتی تحفظ کے معاہدے میں تاخیر کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا کہ "میرے پاس ٹیرف سے متعلق ایک خیال ہے اور مارک کے پاس کچھ الگ سوچ ہے۔ ہم آج اس پر وضاحت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ میرے خیال میں مارک کا خیال تھوڑا پیچیدہ ہے لیکن یہ بھی اچھا ہے۔

اسرائیل کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے۔ جی 7

البرٹا (کناڈا)، 17 جون (آئی اے این ایس) البرٹا، کناڈا میں 51 ویں سربراہی اجلاس کے لئے جی-7 کے رہنماؤں نے منگل کو ایران کو علاقائی عدم استحکام اور دہشت گردی کا بنیادی ذریعہ قرار دیتے ہوئے اسرائیل کے لیے اپنی حمایت کا اعادہ کیا۔ دریں اثناء امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ ایرانی عوام کو تہران خالی کرنے کی تنبیہ کے بعد اجلاس سے وطن واپس پہنچ گئے ہیں۔ دو روزہ سربراہی اجلاس میں شریک جی-7 رہنماؤں نے مغربی ایشیا میں امن و استحکام کے عزم کا اعادہ کیا اور ایرانی بحران کے حل پر زور دیا تاکہ خطے میں مخاصمت کو کم کیا جا سکے اور غزہ میں جنگ بندی ہو سکے۔

ایران کا تل ابیب میں موساد کے مرکز پر حملہ کرنے کا دعویٰ، 'اسرائیل پر میزائل اور ڈرونز کی بارش'

تہران/تل ابیب: ایران اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی انتہائی سنگین مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ العربیہ اردو کے مطابق، ایرانی پاسداران انقلاب نے منگل کو دعویٰ کیا کہ انہوں نے تل ابیب میں اسرائیلی انٹیلی جنس ایجنسی موساد کے ایک مرکز کو نشانہ بنایا ہے۔ ایرانی سرکاری ٹی وی نے یہ اطلاع نشر کی ہے، جسے خطے میں ایک بڑی پیش رفت تصور کیا جا رہا ہے۔ اس سے قبل اسرائیلی پولیس نے کہا تھا کہ ایران سے داغے گئے میزائلوں کی وجہ سے تل ابیب میں کئی دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اسرائیلی فوج کے مطابق، متعدد علاقوں میں سائرن بجائے گئے جب کہ کئی میزائلوں کو فضائی دفاعی نظام نے راستے میں ہی تباہ کر دیا۔ پاسداران انقلاب نے اعلان کیا کہ ایک اور طاقتور میزائل حملے کی لہر اسرائیل کی جانب روانہ کی گئی ہے اور ایرانی خبر رساں ایجنسی 'ارنا' نے ایک اعلیٰ فوجی کمانڈر کے حوالے سے بتایا کہ آئندہ گھنٹوں میں حملے مزید شدت اختیار کریں گے۔ ایرانی جنرل کیومرث حیدری کے مطابق، مختلف اقسام کے ڈرونز نے تل ابیب، حیفا اور یروشلم میں اسٹریٹیجک تنصیبات کو نشانہ بنایا ہے۔ اسرائیلی پولیس نے تصدیق کی ہے کہ تل ابیب کے مختلف علاقوں میں میزائل گرنے سے عمارتوں اور گاڑیوں کو نقصان پہنچا، تاہم کسی ہلاکت کی اطلاع نہیں ملی۔ فائر بریگیڈ کو گوش دان اور اطراف کے علاقوں میں آگ لگنے کی متعدد اطلاعات موصول ہوئیں۔ رپورٹ کے نمائندوں کے مطابق ایران کی طرف سے داغے گئے 18 میں سے 14 میزائلوں کو اسرائیلی دفاعی نظام نے فضا میں تباہ کر دیا، جب کہ باقی میزائل شمالی اور وسطی اسرائیل میں اہداف پر گرے، جن میں ہرٹزیلیا کی ایک رہائشی عمارت بھی شامل ہے۔

عوام کو اب 200-100 روپے کے نوٹ کی نہیں ہوگی قلت

ملک کے 73 فیصد اے ٹی ایم کی ایک کیسیٹ سے 200-100 روپے کے نوٹ نکلنے شروع ہو گئے ہیں۔ ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے عام لوگوں کی پریشانیوں کے مدنظر اے ٹی ایم میں 100 اور 200 روپے کے نوٹوں کی تعداد بڑھانے کے لیے 30 دسمبر 2025 تک کی گائیڈ لائن دی تھی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ مقررہ تاریخ سے قبل ملک کے 75 فیصد اے ٹی ایم سے 100 اور 200 روپے کے نوٹ نکلنے چاہئیں۔ اب آر بی آئی کے فیصلے کا اثر مارکیٹ میں نظر آنا شروع ہو گیا ہے۔ ملک میں ابھی 215،000 اے ٹی ایم میں سے 73،000 کو چلانے والی ہندوستان کی سب سے بڑی کیش مینجمنٹ کمپنی 'سی ایم ایس انفوسسٹم' کے مطابق یہ دسمبر 2024 کے مقابلہ میں 65 فیصد کے اضافہ کو ظاہر کرتا ہے۔ دوسری جانب اکنامک ٹائمس کی رپورٹ کے مطابق سی ایم ایس انفوسسٹم کے کیش مینجمنٹ کے چیئرمین انوش راگھون نے کہا کہ صارفین کے اخراجات کا 60 فیصد حصہ اب بھی نقدی پر منحصر ہے، ایسے میں گاؤں اور قصبوں میں خاص طور پر 100 اور 200 روپے کے نوٹوں کی دستیابی کے ذریعہ روزانہ کی لین دین کی ضروریات براہ راست پوری کی جا رہی ہیں۔ واضح ہو کہ اپریل 2025 کے اخیر میں جاری کیے گئے ایک سرکلر میں آر بی آئی نے تمام بینکوں کو آرڈر دیا تھا کہ ستمبر 2025 تک کم سے کم 75 فیصد اے ٹی ایم کے ایک کیسیٹ سے 100 یا 200 روپے کے نوٹ نکلنے چاہیے۔ آر بی آئی کی اس ہدایت کا مقصد ہے چھوٹی رقم کے نوٹ تک عوام کی رسائی کو بڑھانا، جو روزمرہ کے اخراجات میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ شرط 31 مارچ 2026 تک مزید سخت ہو جائیں گی، جب 90 فیصد اے ٹی ایم کو اس معیار پر کھرا اترنا ہوگا۔ قابل ذکر ہے کہ آر بی آئی نے یکم مئی سے اے ٹی ایم انٹرچینج کی فیس میں اضافہ کر دیا ہے، جس کی وجہ سے اب کیش نکالنا مہنگا ہو گیا ہے۔ یہ تبدیلی خاص طور سے ان صارفین کے لیے مشکل کھڑی کرے گی جو ہر ماہ فری ٹرانزیکشن کی حد پار کر لیتے ہیں۔ واضح ہو کہ انٹرچینج فیس وہ چارج ہے جو ایک بینک دوسرے بینک کو اے ٹی ایم ٹرانزیکشن پراسس کرنے کے لیے ادا کرتا ہے، اور یہ چارج بھی صارف کو ہی ادا کرنا پڑتا ہے۔

کھڑگے نے ایچ اے یو کے طلباء سے بات کی

حصار، 17 جون (یواین آئی) چودھری چرن سنگھ ہریانہ زرعی یونیورسٹی (ایچ اے یو) میں اسکالرشپ میں کٹوتی کے خلاف احتجاج کر رہے طلباء پر سیکورٹی اہلکاروں کے لاٹھی چارج کے بعد سے دھرنے پر بیٹھے طلباء سے منگل کو کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے فون پر بات کی۔ ویڈیو کال پر بات کرتے ہوئے انہوں نے طلباء کو یقین دلایا کہ پارٹی ان کے ساتھ ہے اور یہ مسئلہ پارلیمنٹ میں اٹھایا جائے گا۔ انہوں نے طلباء سے یہ بھی کہا کہ وہ دہلی آئیں اور انہیں اسکالرشپ بند کرنے، سیٹوں میں کمی سمیت تمام نکات سے آگاہ کریں، تاکہ اسے پارلیمنٹ میں اٹھایا جا سکے۔

مختصر سفر کے لیے 150 پیسنجر ٹرین چلانے کا فیصلہ: ویشنو

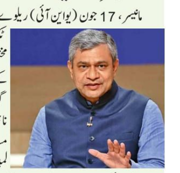

مانیسر، 17 جون (یواین آئی) ریلوے، اطلاعات و نشریات، الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے کہا کہ مختصر سفر بالخصوص مختصر فاصلے کے سفر کو آسان بنانے کے مقصد سے 150 پیسنجر ٹرینیں چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مسٹر ویشنو نے منگل کو ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی کے ساتھ ملک کی سب سے بڑی مسافر گاڑی بنانے والی کمپنی ماروتی سوزوکی انڈیا لمیٹڈ کے مانیسر پلانٹ میں ملک کے سب سے بڑے آٹوموبائل ان پلانٹ ریلوے سائڈنگ کا افتتاح کرتے ہوئے یہ معلومات دی۔ انہوں نے کہا کہ 150 مسافر ٹرینوں میں 100 میمو (مین لائن الیکٹرک ملٹیپل یونٹ) ٹرینیں اور 50 نئی نمو بھارت ٹرینیں ہیں جو ایئر کنڈیشنڈ ہوتی ہیں اور ان میں سفر آرام دہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس میں ایک ٹرین کے ایک سیٹ میں 16 یا 20 کوچ ہوں گے۔ اسے آندھرا پردیش کی کازی پیٹ فیکٹری میں تیار کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ چھ مزید امرت بھارت ٹرینیں تیار ہیں اور 50 بنانے کی تیاری جاری ہے۔ مسٹر ویشنو نے کہا کہ ریلوے کو 50 برسوں تک نظر انداز کیا گیا، لیکن وزیر اعظم نریندر مودی کے دور میں ریلوے میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں کی گئیں۔ پرانے مسائل ایک ایک کر کے حل کیا گیا ہے اور اب ریلوے کا بجٹ بڑھ کر 2.5 لاکھ کروڑ روپے ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ڈھائی سال سے جنرل کوچز بڑھانے کا کام جاری ہے اور اب تک 1200 سے زائد جنرل کوچز بڑھائے جا چکے ہیں۔ ہریانہ کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریاست کی پوری ریلوے لائنوں کو برقی بنا دیا گیا ہے اور رواں مالی سال میں 11800 کروڑ روپے سے ریلوے کی سہولیات کو بڑھایا جا رہا ہے۔

مرکز کے مردم شماری سے متعلق نوٹیفکیشن پر پون کھیڑا نے اٹھائے سوال، 'ذات' کا ذکر نہ ہونے پر تنقید

نئی دہلی: کانگریس کے سینئر رہنما پون کھیڑا نے مرکز کی جانب سے جاری مردم شماری نوٹیفکیشن پر شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ نوٹیفکیشن میں ایک مرتبہ بھی 'ذات' کا ذکر نہیں کیا گیا، جو بذات خود اس عمل پر سوال کھڑے کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر واقعی حکومت ذات پر مبنی مردم شماری کرانا چاہتی ہے تو اس کا واضح ذکر ہونا چاہیے تھا۔ پون کھیڑا نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کرتے ہوئے مرکز کے نوٹیفکیشن کا موازنہ تلنگانہ حکومت کے اسی نوعیت کے نوٹیفکیشن سے کیا۔ ان کے مطابق تلنگانہ حکومت کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن میں تین بار 'ذات' کا لفظ استعمال ہوا تھا، جبکہ مرکز کے حالیہ نوٹیفکیشن میں ایک مرتبہ بھی یہ لفظ نظر نہیں آتا۔ کانگریس لیڈر نے سوال اٹھایا کہ آخر حکومت کس بات سے گریز کر رہی ہے؟ اگر وہ واقعی سنجیدہ ہے تو صاف اور شفاف طریقے سے اعلان کیوں نہیں کرتی؟ دریں اثنا، کانگریس کے سینئر رہنما سچن پائلٹ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ راہل گاندھی نے طویل عرصے سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک میں جب بھی مردم شماری ہو، اس میں ذات پر مبنی اعداد و شمار کو شامل کیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی نے یہ آواز سڑک سے لے کر پارلیمنٹ تک بلند کی تاکہ ہر طبقے کو پالیسی سازی کے عمل میں شامل کیا جا سکے اور سبھی کو حکومتی منصوبوں کا فائدہ مل سکے۔

سچن پائلٹ کے مطابق ذات پر مبنی مردم شماری کا مقصد صرف آبادی کی گنتی نہیں بلکہ یہ جاننا بھی ہے کہ مختلف طبقات کس سماجی، تعلیمی اور اقتصادی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں۔ انہوں نے حکومت پر الزام لگایا کہ پہلے تو بی جے پی اور وزیر اعظم نریندر مودی نے ایسے مطالبات کرنے والوں کو 'اربن نکسل' قرار دیا، پھر پارلیمنٹ میں ذات پر مبنی مردم شماری کے خلاف موقف اپنایا اور اب جب عوامی دباؤ کے بعد نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے، تو اس میں بھی 'ذات' کا ذکر نہ ہونے سے حکومت کی نیت پر شبہ پیدا ہوتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مرکز نے پیر کے روز مردم شماری سے متعلق ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا جس کے مطابق مردم شماری دو مراحل میں کی جائے گی۔ پہلا مرحلہ یکم اکتوبر 2026 سے شروع ہوگا، جس میں جموں و کشمیر، لداخ، ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ جیسے برف پوش علاقے شامل ہوں گے۔ دوسرا مرحلہ یکم مارچ 2027 سے ملک کے دیگر حصوں میں شروع ہوگا۔ نوٹیفکیشن میں مزید بتایا گیا ہے کہ مردم شماری کے لیے بنیادی تاریخ پورے ملک کے لیے یکم مارچ 2027 رات 12 بجے ہوگی، جبکہ برف پوش علاقوں میں یہ تاریخ یکم اکتوبر 2026 کو رات 12 بجے مقرر کی گئی ہے۔ اپوزیشن جہاں نوٹیفکیشن میں 'ذات' کے لفظ کے غائب ہونے کو لے کر سوال اٹھا رہی ہے، وہیں حکومت کا کہنا ہے کہ وہ اپنے وعدے پر قائم ہے اور مکمل ذات پر مبنی مردم شماری ہوگی۔

پی ایم ای جی پی میں 300 کروڑ روپے کی سبسڈی تقسیم

نئی دہلی 17 جون (یواین آئی) کھادی اور گاؤں کی صنعت کمیشن نے وزیر اعظم ایمپلائمنٹ جنریشن پروگرام-پی ایم ای جی پی کے تحت ملک بھر میں 11 ہزار 480 مستفیدین میں 300 کروڑ روپے سے زیادہ کی سبسڈی تقسیم کی ہے۔ کمیشن کے چیئرمین منوج کمار نے منگل کو یہ رقم مستفیدین کو آن لائن جاری کی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ پی ایم ای جی پی اسکیم خود انحصار اور ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے ایک مضبوط ستون بن گئی ہے۔ یہ اسکیم لاکھوں نوجوانوں، خواتین اور دستکاروں کو خود روزگار اور کاروبار سے جوڑ رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مرکزی ڈویژن میں اتر پردیش، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور اتراکھنڈ میں کل 2403 پروجیکٹوں کے لیے 72 کروڑ روپے کی سبسڈی تقسیم کی گئی، جس کے لیے کل 218 کروڑ روپے کا قرض منظور کیا گیا ہے۔ مشرقی زون میں بہار، جھارکھنڈ، اڈیشہ، مغربی بنگال اور انڈمان اور نکوبار جزائر میں 996 پروجیکٹوں کے لیے 22 کروڑ روپے کی سبسڈی دی گئی، جبکہ قرض کی منظوری تقریباً 71 کروڑ روپے تھی۔ شمالی زون میں، پنجاب، ہریانہ، ہماچل پردیش، جموں و کشمیر، لداخ، راجستھان اور مرکز کے زیر انتظام چنڈی گڑھ میں کل 2713 پروجیکٹوں کو 61 کروڑ روپے کی سبسڈی اور 25 لاکھ روپے کا قرض دیا گیا۔ ان پروجیکٹوں کے لیے 184 کروڑ روپے کی منظوری دی گئی۔ شمال مشرقی زون میں 81 پروجیکٹوں کو 2 کروڑ روپے کی سبسڈی ملی، جس میں آسام، منی پور، میگھالیہ، میزورم، ناگالینڈ، سکم اور تریپورہ شامل ہیں۔ جنوبی زون میں آندھرا پردیش، تلنگانہ، کرناٹک، تمل ناڈو، کیرالہ اور پڈوچیری میں 4565 پروجیکٹوں کو 116 کروڑ روپے کی سبسڈی دی گئی۔ ان پروجیکٹوں کے لیے 343 کروڑ روپے سے زیادہ کے قرضے منظور کیے گئے۔ مغربی ڈویژن کی ریاستوں مہاراشٹر، گجرات اور گوا میں کل 722 پروجیکٹوں کے لیے 26 کروڑ روپے سے زیادہ کی سبسڈی تقسیم کی گئی، جو 82 کروڑ روپے کے قرض کی منظوری کے لیے دی گئی۔ مرکزی حکومت نے مالی سال 2024-25 تک پردھان منتری روزگار سریجن کریا کرم میں 73 ہزار 348 کروڑ روپے کی منظوری دی ہے۔ استفادہ کنندگان کو 27 ہزار 166 کروڑ روپے کی سبسڈی فراہم کی گئی ہے۔ اس سے ملک بھر میں 90 لاکھ 4 ہزار 541 سے زائد افراد کو براہ راست اور بالواسطہ روزگار ملا ہے۔

فوج کے سربراہان کا چنتن: ہندوستانی فوج کا سابق آرمی سربراہان کے درمیان دو روزہ منظم مشاورتی تجزیہ کا آغاز

نئی دہلی 17 جون (یواین آئی) فوج کے سربراہ (سی او اے ایس) جنرل اوپیندر دویدی اور فوج کے سابق سربراہان (سی ایس او اے ایس) کے درمیان دو روزہ منظم مشاورتی تجزیہ کا آغاز آج نئی دلی میں ہوا۔ یہ اجلاس حالیہ آپریشن سندور کے بعد منعقد ہو رہا ہے، جس کا مقصد سابق آرمی چیف کے ادارہ جاتی تجربات اور معلومات سے استفادہ کرنا ہے۔ جنرل دویدی نے سابق سربراہان کا خیر مقدم کیا اور ہندوستانی فوج یکسر تبدیلیوں اور مستقبل کی سمت کے تعین میں ان کے مسلسل تعاون کی اہمیت پر زور دیا۔ آج کے اجلاس کا اہم پہلو آپریشن، سندور، پر دی گئی جامع آپریشنل بریفنگ تھی، جس میں ہندوستانی فضائیہ اور بحریہ کے ساتھ ہم آہنگ کارروائیوں کی تفصیلات بھی شامل تھیں۔ اس آپریشن کے نفاذ، اس کے تزویراتی اثرات اور مشترکہ تعاون کے ماڈل کو تفصیل سے پیش کیا گیا تاکہ سابق سربراہان بہتر تناظر میں سمجھ سکیں اور اپنے تجربات کی روشنی میں قیمتی مشورے دے سکیں۔ سابق آرمی چیف نے اپنی قیمتی تجاویز اور تجربات شیئر کیے، جو ہندوستانی فوج کی صلاحیتوں میں اضافے اور تنظیمی اصلاحات کی موجودہ کوششوں کو تقویت دیتے ہیں۔ یہ مشاورتی نشست فوجی قیادت کے تسلسل اور اس اجتماعی عزم کی عکاسی کرتی ہے کہ ہندوستانی فوج کو مستقبل کے لیے تیار رکھا جائے۔ سابق آرمی چیف کو جدید ٹیکنالوجی کے انضمام اور آپریشنل صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے جاری جدید کاری کے اقدامات سے بھی آگاہ کیا گیا۔ اجلاس میں دیگر موضوعات پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا، جن میں شامل ہیں: تکنیکی پہل: اجلاس میں ان کوششوں پر بھی روشنی ڈالی گئی جو ہندوستانی فوج میں جدید ٹیکنالوجی کو اپنانے کے لئے جاری ہیں۔ وکست بھارت 2047: ہندوستانی فوج کس طرح وکست بھارت 2047 کے اہداف میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے، اس پر بھی تفصیلی گفتگو کی گئی۔ انسانی وسائل اور سابق فوجیوں کی فلاح و بہبود: انسانی وسائل کی پالیسیوں میں اصلاحات اور سابق فوجیوں کی فلاح و بہبود کے لیے جاری اسکیموں پر بھی غور و خوض کیا گیا۔

وزارت کوئلہ کی بڑی کامیابی، 200 ویں کوئلے کی کان مختص

نئی دہلی 17 جون (یواین آئی) کوئلہ وزارت نے نئی پالیسی کے تحت اپنی 200 ویں کوئلہ کان مختص کر کے ایک تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے، جسے ملک میں کوئلے کے شعبے میں اصلاحات کے حکومت کے عزم کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ وزارت نے منگل کو کہا کہ یہ مختص سنگھل بزنس پرائیویٹ لمیٹڈ کو ماروا اٹولہ-II کول بلاک کے لیے جاری کیا گیا ہے۔ یہ کوئلے کے شعبے میں مزید اصلاحات، نجی شراکت کو فروغ دینے اور کوئلے کی پیداوار میں خود کفالت کو مضبوط بنانے کے لیے وزارت کے عزم کی تصدیق کرتا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ وہ مزید لچکدار، شفاف اور مستقبل کے لیے تیار کوئلے کے ماحولیاتی نظام کی راہ ہموار کرنے کے لیے اقدامات کرتی رہے گی۔ وزارت کا کہنا ہے کہ یہ کامیابی ظاہری طور پر عددی ہو سکتی ہے لیکن اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اس سے وزارت کی دور اندیشی کا پتہ چلتا ہے۔ اس سے نہ صرف ملکی کوئلے کی پیداوار میں اضافہ ہوگا بلکہ درآمدات پر انحصار بھی کم ہوگا اور طویل مدتی توانائی کی حفاظت کو مضبوط بنا کر قومی توانائی کے میٹرکس میں توازن پیدا ہوگا۔

ہندوستانی فوجی دستہ فرانس کے ساتھ 'شکتی مشق میں شرکت کے لیے روانہ

نئی دہلی 17 جون (یواین آئی) ہندوستانی فوج کا ایک دستہ منگل کو فرانس سے دو سالہ ہندوستان اور فرانس کی مشترکہ فوجی مشق شکتی میں شرکت کے لیے روانہ ہوا۔ وزارت دفاع نے کہا کہ یہ اس مشق کا آٹھواں ایڈیشن ہے جو فرانس میں لاکولری کے کیمپ لارزاک میں بدھ سے شروع ہوگا اور یکم جولائی تک جاری رہے گا۔ ہندوستانی دستے میں 90 فوجی ہیں اور بنیادی طور پر جموں اور کشمیر رائفلز کی بٹالین کے ساتھ ساتھ دیگر فوجوں کے فوجی بھی نمائندگی کرتے ہیں۔ فرانسیسی دستے میں 90 ارکان بھی ہیں، جن کی نمائندگی 13 ویں فارن لیجن ہاف گینڈ (13 ویں DBLE) کے سپاہی کرتے ہیں۔ شکتی مشق ہندوستانی اور فرانسیسی فوجوں کے درمیان ایک دو سالہ تربیتی پروگرام ہے، جس کا مقصد باہمی تعاون، آپریشنل کوآرڈینیشن اور باہمی فوجی رابطے کو بڑھانا ہے۔ یہ مشق اقوام متحدہ کے چارٹر کے ساتویں باب کے تحت نیم شہری علاقوں میں کی جائے گی۔ یہ مشق دونوں دستوں کو حکمت عملی کی مشقیں کرنے، ان کو بہتر بنانے، حکمت عملی، تکنیک اور طریقہ کار (ٹی ٹی پی) میں بہترین طریقوں کا اشتراک کرنے، نئی نسل کے آلات (عصری فوجی ٹیکنالوجیز) پر تربیت دینے اور جسمانی برداشت کو مضبوط کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرے گی۔ اس سے دونوں افواج کے درمیان اتحاد، باہمی احترام اور پیشہ ورانہ ہم آہنگی کو بھی فروغ ملے گا۔ مشق شکتی ہندوستان اور فرانس کے درمیان بڑھتے ہوئے دفاعی تعاون کی علامت ہے اور اس سے دونوں دوست ممالک کے درمیان اسٹریٹجک تعلقات مضبوط ہوں گے۔

ذات پر مبنی مردم شماری کا کام پوری ایمانداری سے ہو: مایاوتی

لکھنؤ: 17 جون (یواین آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) سپریمو مایاوتی نے منگل کو کہا کہ ملکی مفاد میں ذات پر مبنی مردم شماری کا کام ایمانداری کے ساتھ ہونا چاہئے۔ مایاوتی نے اپنے ایکس ہینڈل پر لکھا 'قومی و ذات پر مبنی مردم شماری کا بھی کام کانگریس کے وقت سے لٹکا ہوا پڑتا تھا۔ کافی آواز اٹھانے کے بعد اب اس معاملے میں کاروائی شروع ہوئی ہے۔ مفاد عامہ سے سیدھے طور پر جڑا مردم شماری کا یہ کام ملکی مفاد میں اب وقت سے ایمانداری کے ساتھ پوری ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی مرکزی حکومت نے اپنی 11 سالوں کی حصولیابی کا ذکر زور و شور سے کیا لیکن مرکز کی پالیسیاں مہنگائی، بے روزگاری اور ملکی مفاد میں کتنی کارگر ثابت ہوئی ہیں اس کا فیصلہ خود عوام کریں گے۔

روزنامہ حقیقت ٹائمس مظفرپور
Urdu Daily Muzaffarpr
HAKIKAT TIMES
उर्दू दैनिक, मुजफ्फरपुर
हकीकत टाइम्स

انڈیا اتحاد کے ساتھ مل کر لڑیں گے اسمبلی الیکشن: اکھلیش

لکھنؤ: 17 جون (یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے صاف کیا ہے کہ ان کی پارٹی سال 2027 میں ہونے والے اسمبلی انتخابات کو انڈیا اتحاد کے ساتھ مل کر لڑے گی۔ پارٹی دفتر میں منعقد پریس کانفرنس میں یادو نے کہا کہ بی جے پی کے صفائے کے لئے ان کی پارٹی انڈیا اتحاد کے ساتھ مل کر الیکشن لڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت کی پالیسیوں کی وجہ سے مہنگائی، بے روزگاری لگاتار بڑھ رہی ہے۔ بجلی مہنگی ہونے جارہی ہے۔ یہ حکومت مہنگائی، بے روزگار لگاتار بڑھارہی ہے۔ دودھ پروڈکشن تو ریاست میں ہو ہی نہیں رہا ہے۔ جو مدد کاؤ ملک پلانٹ کے ذریعہ حکومت کی طرف سے ملی تھی وہ بھی بند کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ کسانوں کا سامنا نہیں کرس کتے وہیں تو ہوائی سفر کریں گے۔ ہمارے پہلے وزیر اعلی ہیں جو فصل کو ہیلی کاپٹر سے دیکھنے نکلے تھے۔ بنکروں کے خراب حالات کے لئے بی جے پی حکومت کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بنک کاریگر معاشی بدحالی کا سامنا کررہے ہیں۔ کم آمدنی کی وجہ سے معیار زندگی میں گراوٹ آرہی ہے اور وہ لوگ اپنے مستقبل کا منصوبہ تک نہیں بنا پارہے ہیں۔ بچولیوں کے ذریعہ ان کا استحصال کیا جارہا ہے۔ بنکروں کی کمائی کا بڑا حصہ بچولیوں کے پاس چلا جاتا ہے۔ ان کے پاس کام کرنے کے لئے پونجی نہیں بچتی ہے۔ حالت یہ ہوگئی ہے کہ بنکروں کے لئے بنائے گئے کپڑوں کے لئے اب کوئی خریدار نہیں ملتا ہے۔ ایس پی سربراہ نے کہا کہ ان لوگوں کی معاشی مسائل کا حل کرنے کے لئے حکومت کو الگ طرح کی اسکیمات چلانی پڑیں گی۔ انہوں نے کہا' ایس پی حکومت آنے پر بنکروں پر ہم ایک ڈاکیومنٹ تیار کریں گے جو آنے والے وقت میں سماج وادی پارٹی کے مینو فیسٹو میں شامل ہوگا۔ یادو نے کہا کہ ریاست کی طبی سہولیات کے حالات بدتر ہیں۔ پہلے دو انجن ٹکرا رہے تھے اور اب تو ڈبے بھی ٹکرانے لگے ہیں۔ انہوں نے کہا' پہلے نائب وزیر اعلی اور آوٹ گوئنگ سی ایم کے درمیان ٹکراؤ تھا۔ اب تو سب ایک دوسرے سے ٹکرار ہے ہیں۔ کوئی کوٹا جارہا ہے اور جو موجودہ سی ایم ہیں وہ خود جارہے ہیں۔ بی جے پی والے پی ڈی اے کو انصاف نہیں دینے دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میڈیکل کالج میں پروفیسروں کی کمی ہے۔ اسپتالوں میں مریضوں کو دوا کے نام پر کوئیلے کا گھول پلایا جارہا ہے اور غلط انجکشن سے اموات ہورہی ہیں۔ ریاست میں بجلی کی بڑھتی قیمتوں پر نشانہ سادھتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ یوپی یں بجلی مہنگی کرنے کی تیاری چل رہی ہے۔ ریاست میں پہلے سے مہنگائی بڑھ رہی ہے۔ اگر بحران آیا تو ہم لوگ موبائل کیسے چارج کریں گے۔

اتر پردیش حکومت ایک دلت مفکر کی آواز کو دبانے کی کوشش کررہی ہے: علی انور

پٹنہ 17 جون (یواین آئی) آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے صدر اور سابق ایم پی علی انور انصاری نے لکھنو٭ یونیورسٹی کے پروفیسر روی کانت کو جیل بھیجنے کی اتر پردیش حکومت کی کوششوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک دلت مفکر کی آواز کو دبانے کی مذموم کوشش ہے۔ مسٹر انصاری نے منگل کو یہاں ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر روی کانت ایک امبیڈکر وادی اور مضبوط دلت مفکر ہیں۔ اتر پردیش کی حکومت اور اس کی پولیس ان کی آواز کو دبانے کے لیے انہیں جیل بھیجنے کی کوشش کررہی ہے۔ وہ اس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ سابق ایم پی نے کہا کہ پروفیسر روی کانت نے 07 مئی 2022 کو 'ستیہ ہندی' پر ایک بحث میں حصہ لیا تھا۔ اس دوران انہوں نے کاشی وشوناتھ مندر کے انہدام سے متعلق پٹا بھی سیتارمیا کی کتاب سے کچھ اقتباسات پیش کیے تھے۔ اسی رنجش میں 10 مئی 2022 کو کچھ لوگوں نے ہجوم بنا کر پروفیسر روی کانت پر حملہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ان کے ساتھ گالی گلوج کی تھی۔ پروفیسر روی کانت نے اس کے خلاف مقامی تھانے میں شکایت کی، لیکن آج تک کوئی ایف آئی آر درج نہیں کی گئی۔ مسٹر انصاری نے کہا کہ لکھنو٭ پولیس کو ایسے شرپسند عناصر کے خلاف کارروائی کرنے کی ضرورت تھی، لیکن اس کے برعکس پروفیسر روی کانت کے خلاف اسی دن شام کو دفعہ 153 اے، 505,504 اور آئی ٹی ایکٹ 66 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ تین سال بعد اب اتر پردیش پولیس پروفیسر روی کانت کے خلاف الزام لگا کر انہیں جیل بھیجنے کی کوشش کررہی ہے۔ لکھنو٭ یونیورسٹی کے رجسٹرار ودیا نند ترپاٹھی نے بھی اتر پردیش حکومت کے اس غیر جمہوری قدم کی حمایت کی ہے۔ سابق ایم پی نے تمام سیاسی جماعتوں اور ترقی پسند طلبہ تنظیموں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کے خلاف آواز اٹھائیں اور پروفیسر روی کانت کی ہر طرح سے مدد کریں۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کا مختلف پروگراموں کے انٹرنس ٹسٹ کے نتائج کا اعلان

نئی دہلی، 17 جون (یواین آئی) جامعہ ملیہ اسلامیہ نے سترہ یونیورسٹی پروگرام کے انٹرنس ٹسٹ کے نتائج کا اعلان کیا اور آج یعنی سترہ جون دوہزار پچیس کو پانچ اسکولوں کے منتخب امیدواروں کے داخلے کی فہرست جاری کردی۔ آج یہاں جاری ایک ریلیز کے مطابق یونیورسٹی نے تعلیمی سال دوہزار پچیس چھبیس کے لیے چھبیس اپریل تا تیس مئی دوہزار پچیس تک مختلف کورسیز کے لیے انٹرنس امتحانات منعقد کرائے۔ مارچ اور اپریل دوہزار پچیس کے مہینوں میں جامعہ کے زیر اہتمام چلنے والے مختلف اسکولوں میں داخلے کے لیے پانچ شہروں یعنی کولکتہ، سری نگر، پٹنہ، لکھنؤ اور دہلی میں ایک ساتھ انٹرنس ٹسٹ منعقد کرائے گئے تھے۔ انٹرنس امتحانات کا یہ مرحلہ بارہ شہروں میں پندرہ جون دوہزار پچیس کو جامعہ ریزیڈینشیل کوچنگ (آرسی اے) کے انٹرنس امتحان کے انعقاد کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ پروفیسر مظہر آصف شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے مختلف اسکولوں، انڈر گریجویٹ، پوسٹ گریجویٹ، ڈپلوما اور دیگر پروگراموں میں داخلے کے لیے انٹرنس امتحانات بہترین انداز میں اور بروقت منعقد کرانے پر دفتر، کنٹرولر امتحانات، جامعہ ملیہ اسلامیہ کو مبارک باد دی۔ پروفیسر مظہر آصف نے سال رواں کے شان دار داخلہ پروسیس اور نتائج کے بروقت اعلان پر اطمینان کا اظہار کیا اور پروفیسر پون کمار شرما، کنٹرولر امتحانات، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور پروفیسر احتشام الحق، ڈپٹی، کنٹرولر امتحانات، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور ان کی پوری ٹیم کو فرائض کی انجام دہی میں وقف ہونے، خلوص وسنجیدگی اور سخت کاوش کے لیے انھیں مبارک باد پیش کی۔ پروفیسر آصف نے مزید کہا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ امتحان کی کاروائی اور نتائج کے اعلان کی رفتار کے باب میں جامعہ ملیہ اسلامیہ نے دوسری یونیورسٹی کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی نے کہا" مختلف کورسیز کے انٹرنس ٹسٹ کے نتائج کا پہلے ہی اعلان کیا جاچکا ہے اور باقی پروگراموں کے نتائج بھی آئندہ چند دنوں میں آجائیں گے۔ انھوں نے کہا کہ نو سے زیادہ شہروں میں ایک اعشاریہ دو لاکھ سے زیادہ درخواست دہندگان کے لیے انٹرنسٹ ٹسٹ کرانے، اس کی تحسیب اور نتائج کے اعلان میں جامعہ دوسری یونیورسٹیوں سے کافی آگے رہی ہے۔ امیدوار جامعہ داخلہ پورٹل https://admission.jmi.ac.in پر نتائج دیکھ سکتے ہیں۔ درخواست دہندگان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ نتائج، انٹرویو کی تاریخ اور جامعہ میں داخلہ کاروائی سے متعلق آگے کیا کرنا ہے اس سلسلے میں تازہ ترین معلومات کے لیے جامعہ کا متعلقہ پورٹل چیک کرسکتے ہیں۔

کانگریس نے ذات پات کی مردم شماری پر شکوک کا اظہار کیا

نئی دہلی 17 جون (یواین آئی) ذات پات کی مردم شماری کے مرکزی حکومت کے نوٹیفکیشن پر شکوک کا اظہار کرتے ہوئے کانگریس نے منگل کو کہا کہ اس پورے عمل کی پیروی کی جانی چاہئے اور اس کے لئے مناسب بجٹ مختص کیا جانا چاہئے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری سچن پائلٹ نے یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ 16 ویں مردم شماری کے لیے جاری کردہ نوٹیفکیشن میں ذات پات کی مردم شماری کا ذکر نہیں ہے۔ اس سے حکومت کی نیت پر شک پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مردم شماری کے لیے بھی مناسب رقم مختص نہیں کی گئی جس سے لگتا ہے کہ حکومت اس معاملے کو ٹال رہی ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ کووڈ کے بہانے کئی سالوں سے مردم شماری میں تاخیر ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اب ذات پات کی مردم شماری میں مجھے ان کی نیت پر شک ہے کہ انہوں نے صرف معاملہ کو ٹالنے اور اپنے وعدے کو پورا نہ کرنے کے لیے ایک مکمل منصوبہ بنایا ہے۔ مسٹر پائلٹ نے کہا کہ مودی حکومت نے کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے مطالبے کے دباؤ میں ذات پات کی مردم شماری کرانے کا فیصلہ کیا ہے، لیکن اس کے لیے پوری کارروائی نہیں کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ذات پات کی مردم شماری کا مطلب صرف لوگوں کی ذات پوچھنا نہیں ہے بلکہ ان کی سماجی واقتصادی حیثیت کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرنا ہے تاکہ معاشرے کی مجموعی بہبود کے لیے منصوبے تیار کیے جاسکیں۔ مردم شماری کے عمل میں حکومت کی فلاحی اسکیموں تک رسائی کا پتہ لگانے کا طریقہ بھی شامل ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مردم شماری پر 10 ہزار کروڑ روپے تک خرچ ہوتے ہیں، لیکن حکومت نے 570 کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مردم شماری کے لیے خاطر خواہ فنڈز مختص نہیں کیے جارہے ہے۔ مردم شماری 2027 میں شروع ہورہی ہے، جو کچھ عوام کے سامنے کہا جا رہا ہے وہ رسمی نوٹیفکیشن میں نہیں ہے۔ حکومت مردم شماری کے لیے مناسب رقم مختص کرے۔ تلنگانہ کی ذات پات کی مردم شماری کے ماڈل کو اپنانے پر زور دیتے ہوئے مسٹر پائلٹ نے کہا کہ مرکزی حکومت کو پوری کمیونٹی کی حیثیت جاننے کے لیے اسے اپنانا چاہیے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کانگریس پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس میں مردم شماری سے متعلق مسائل کو زور سے اٹھائے گی۔

وزیر اعلیٰ نے حج بیت اللہ سے واپس لوٹنے والے پہلے قافلے کا سری نگر ایئرپورٹ پر استقبال کیا

سری نگر، 17 جون (یواین آئی) جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے منگل کی شام سری نگر انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر حج بیت اللہ سے واپس لوٹنے والے پہلے قافلے کا پُرتپاک استقبال کیا۔ وزیر اعلیٰ نے 178 عازمین حج پر مشتمل اس پہلے قافلے کے تمام افراد کو ارکانِ حج کی بحسن وخوبی ادائیگی پر مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے حاجیوں سے بالمشافہ ملاقات کی اور ان کے تجربات اور دورانِ سفر فراہم کی گئی سہولیات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ حجاج کرام نے حکومت اور وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہیں حج کے دوران بہترین سہولیات میسر آئیں اور سفرِ مقدس پوری آسانی اور اطمینان کے ساتھ مکمل ہوا۔ اس سال جموں وکشمیر سے کل 3606 افراد نے حج کی سعادت حاصل کی، جن میں سے یہ پہلا قافلہ 178 افراد پر مشتمل تھا۔ حکومت نے حاجیوں کی آرام دہ واپسی کو یقینی بنانے کے لیے وسیع تر انتظامات کیے ہیں۔ ایئرپورٹ سے اپنے اپنے علاقوں تک روانگی کے لیے ٹرانسپورٹ اور دیگر سہولیات مہیا کی گئی ہیں تاکہ حجاج کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ استقبالیہ کے موقع پر وزیر جاوید احمد ڈار، وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم وانی، ایم ایل اے تنویر صادق، وزیر اعلیٰ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری دھیرج گپتا، کشمیر کے ڈویژنل کمشنر وجے کمار بدھوری، ضلع مجسٹریٹ بڈگام، اور جے کے حج کمیٹی کے ایگزیکٹیو آفیسر ڈاکٹر شجاعت قریشی سمیت کئی اعلیٰ افسران بھی موجود تھے۔

شاہ نے دھامی کو تمام تجاویز پر مثبت کارروائی کا یقین دلایا

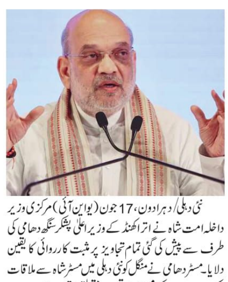

نئی دہلی/ دہرادون، 17 جون (یواین آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کی طرف سے پیش کی گئی تمام تجاویز پر مثبت کارروائی کا یقین دلایا۔ مسٹر دھامی نے منگل کو نئی دہلی میں مسٹر شاہ سے ملاقات کی اور ریاست کی مجموعی ترقی سے متعلق مختلف اہم امور پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے سائبر سیکورٹی کے میدان میں بڑھتے ہوئے چیلنجوں کے پیش نظر مرکزی وزیر سے درخواست کی ہے کہ وہ دہرادون میں سائبر سینٹر آف ایکسیلنس کے قیام کے لیے 60.63 کروڑ روپے کی رقم منظور کریں۔ یہ سنٹر ڈیجیٹل جرائم کی روک تھام، ماہرین کی تربیت، سائبر فرانزک اور جدید وسائل کی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گا۔ قدرتی آفات کی وجہ سے ریاست کے بجلی کے بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصان پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، مسٹر دھامی نے بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم کے اثاثوں کو این ڈی آر ایف/ ایس ڈی آر ایف کے تحت معاوضے کے دائرے میں لانے کی درخواست کی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے ریاست کا ڈیزاسٹر مینجمنٹ سسٹم مزید موثر اور مضبوط ہوگا۔ انہوں نے ستارگنج سنٹرل جیل کی توسیع کی تجویز پر 16.150 کروڑ روپے کی لاگت سے جلد منظوری کی بھی درخواست کی۔ وزیر اعلیٰ نے وزیر اعظم نریندر مودی کی تحریک سے کامیابی کے ساتھ منعقد اتراکھنڈ گلوبل انوسٹر سمٹ-2023 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ریاست نے 50.3 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی سرمایہ کاری کی تجاویز پر مفاہمت کی یادداشتوں (ایم او یو) پر دستخط کیے ہیں۔ اسے فخر کی بات بتاتے ہوئے، انہوں نے مرکزی وزیر داخلہ کو بتایا کہ اسے ایک تہوار کے طور پر مناتے ہوئے، اتراکھنڈ انویسٹمنٹ فیسٹیول منعقد کرنے کی تجویز ہے، جسے پنت نگر-رودر پور کے صنعتی علاقے میں منعقد کیا جائے گا۔ انہوں نے مسٹر شاہ کو بطور مہمان خصوصی پروگرام میں شرکت کی دعوت دی۔

سرکاری ملازمین کو ویتنام میں کاروبار قائم کرنے کی اجازت نہیں ہے

ہنوئی، 17 جون (آئی اے این ایس) ویتنام کی قومی اسمبلی نے منگل کو انٹرپرائز قانون میں ترمیم منظور کی، جس کے مطابق سرکاری ملازمین اور پبلک سروس ملازمین کو کاروبار قائم کرنے اور سرمایہ لگانے کی اجازت نہیں ہے۔ ویتنام نیوز ایجنسی نے یہ اطلاع دی۔ رپورٹ کے مطابق، اس ترمیم شدہ قانون کے استثناء میں صرف سائنس، ٹیکنالوجی، اختراعات اور قومی ڈیجیٹل تبدیلی سے متعلق قانونی التزامات کے ذریعے منظور شدہ معاملے شامل ہیں۔ انٹرپرائز قانون کے 2020 ورژن کے تحت، سرکاری ملازمین کو سرمایہ لگانے کی اجازت تھی لیکن انٹرپرائز قائم کرنے یا ان کا انتظام کرنے پر پابندی تھی۔ ترمیم شدہ انٹرپرائز قانون یکم جولائی 2025 سے نافذ العمل ہوگا۔

پٹنہ میں 29 جون کی تاریخی کانفرنس کی تیاریاں شباب پر: امارت شرعیہ

پٹنہ، 17 جون (یو این آئی) پٹنہ میں 29 جون کو گاندھی میدان پٹنہ میں منعقد ہونے والی وقف بچاؤ، دستور بچاؤ کانفرنس" کی تیاریاں بڑی تیزی سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کے زیر اہتمام ہونے والی اس تاریخی کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کی جانب سے پٹنہ میں امیر شریعت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی جادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر کی صدارت میں 17 جون 2025 کو ایک اہم پریس کانفرنس منعقد کی گئی، جس میں ملی تنظیموں کے ذمہ داران خانقاہوں کے سجادگان، ائمہ کرام، استقبالیہ کمیٹی کے اہم ذمہ داران اور متعدد مسالک و مکاتب فکر کے قائدین نے شرکت کی اور متفقہ طور پر" وقف بچاؤ دستور بچاؤ" کانفرنس کو ہر طرح کامیاب بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ اس اجلاس کی کامیابی کے لیے ذیلی کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں ساتھ ہی پٹنہ سمیت مختلف شہروں اور قصبوں میں کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں، جن میں ائمہ کمیٹی، خواص کمیٹی، مجلس استقبالیہ کمیٹی، میڈیا کمیٹی، نشر واشاعت کمیٹی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ان تمام کمیٹیوں نے یک زبان ہوکر یہ پیغام دیا ہے کہ" پٹنہ کی سرزمین وقف بچاؤ تحریک کی امین بنے گی"۔ ماضی میں دین بچاؤ دیش بچاؤ تحریک کے دوران جس طرح پٹنہ نے خدمت، ضیافت اور نظم وضبط اور اہتمام کی مثال پیش کی تھی، اس بار بھی وہی نقش دہرانے کا اعلان کیا گیا۔ اس موقع پر شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ وقف ترمیمی قانون نہ صرف آئینی خلاف ورزی ہے بلکہ وقف املاک پر منظم قبضے اور لوٹ کھسوٹ کی راہ ہموار کرتا ہے۔ اس قانون کے نفاذ کے بعد وقف کا بنیادی اسلامی تصور اور اس کی اصل اسلامی تعریفات ختم کردی جائیں گی۔ وقف بورڈ کو ایک حکومتی ایجنسی میں تبدیل کرنے، لوگوں کے وقف کرنے کے اختیارات کو محدود تر کر دیا جائے گا۔ ہمارے خیر کی 1400 سالہ تاریخ کو مٹا دیا جائے گا اور ہمارے مدارس، مساجد، مقابر وقبرستان سب کو برباد کر دیا جائے گا۔ یہ تمام تبدیلیاں دراصل ایک منصوبہ بند سازش ہیں جس کے ذریعے مسلمانوں کے مذہبی، تعلیمی، سماجی و تاریخی ورثے کو مٹانے کی راہ بنائی جارہی ہے۔ کانفرنس کا مقصد ان تمام سازشوں کو ناکام بنانا اور ایک متحد آواز میں حکومت ہند کو یہ پیغام دینا ہے کہ" ہم دستور کے ساتھ ہیں، اور اپنے وقفی اداروں پر کسی قسم کی سیاسی یا قانونی شب خون کو برداشت نہیں کریں گے۔" پریس کانفرنس کے اختتام پر تمام جماعتوں کے قائدین اور امارت شرعیہ کے نمائندگان نے عوام سے اپیل کی کہ وہ 29 جون کو اپنے گھروں سے نکلیں، اور گاندھی میدان کو تاریخ کے سب سے بڑے پرامن، باوقار اور دستور پرست اجتماع میں بدل دیں۔ واضح رہے کہ جب سے وقف ترمیمی بل کا مسئلہ اٹھا ہے اسی وقت سے ہی امارت شرعیہ دیگر تمام ملی جماعتیں اور خانقاہیں اس بل کو یکسر مسترد کرنے کی جدوجہد میں ہمہ تن مصروف ہے۔

بکسر جیل میں قیدیوں کو مل رہی ہے کمپیوٹر کی ٹریننگ

بکسر، 17 جون (یواین آئی) بہار کی بکسر ڈسٹرکٹ سینٹرل جیل میں قیدیوں کو تکنیکی معلومات ملنی شروع ہوگئی ہے۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف الیکٹرانکس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی (بکسر) نے 11 جون 2025 سے 15 روزہ کمپیوٹر ٹریننگ پروگرام شروع کیا ہے جس میں پہلے مرحلے میں 30 قیدیوں کو منتخب کیا گیا ہے۔ یہ ٹریننگ کل 90 گھنٹے پر مشتمل ہوگی جس میں کمپیوٹر کی بنیادی معلومات جیسے ٹائپنگ، ونڈوز آپریشن، ورڈ پروسیسنگ اور انٹرنیٹ کا استعمال سکھایا جارہا ہے۔ اس ٹریننگ پروگرام کا ریاستی سطح پر آغاز 11 جون کو اروند کمار چودھری، ایڈیشنل چیف سکریٹری، ہوم ڈپارٹمنٹ، حکومت بہار نے پٹنہ سے آن لائن میڈیم کے ذریعے کیا تھا۔ یہ پروگرام ایک ساتھ آدرش سنٹرل جیل بیور (پٹنہ)، سنٹرل جیل بکسر اور شہید کھودی رام بوس سنٹرل جیل مظفر پور میں شروع کیا گیا تھا۔ بکسر میں اس تربیت کو موثر بنانے کے لیے محکمہ داخلہ کی جانب سے دس کمپیوٹر سیٹ خصوصی طور پر فراہم کیے گئے ہیں۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف الیکٹرانکس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی (بکسر) تربیتی مواد فراہم کررہا ہے۔

آفات کی بدلتی ہوئی نوعیت سے نمٹنے کے لیے تیاری اور بیداری ضروری: ڈاکٹر مشرا

نئی دہلی 17 جون (یواین آئی) وزیر اعظم کے پرنسپل سکریٹری ڈاکٹر پی کے مشرا نے آفات کی بدلتی ہوئی نوعیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ احتیاطی تدابیر کے مقابلے ان کے اثرات اور خطرات کئی گنا بڑھ رہے ہیں اور ان سے نمٹنے کے لیے تیاری اور بیداری ضروری ہے۔ ڈاکٹر مشرا نے منگل کو یہاں وزارت داخلہ کے زیر اہتمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے ریلیف کمشنروں اور ریاستی ڈیزاسٹر رسپانس فورسز کی دوروزہ سالانہ کانفرنس کے اختتامی اجلاس کی صدارت کی۔ انہوں نے کانفرنس کو قدرتی آفات کے خطرے سے نمٹنے کے لیے اجتماعی نقطہ نظر کی عکاسی، جائزہ لینے اور مضبوط کرنے کا ایک مشترکہ موقع قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ"آفتوں کی نوعیت بدل رہی ہے اور ہمیں اس حقیقت کو قبول کرنا ہوگا کہ خطرات ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، اثرات کئی گنا بڑھ رہے ہیں اور خطرات ہماری موافقت کی رفتار سے کہیں زیادہ تیزی سے تیار ہورہے ہیں۔" ڈاکٹر مشرا نے آفات سے نمٹنے کے طویل مدتی اقدامات کے ایک حصے کے طور پر آفات کی غیر یقینی صورتحال کے پیش نظر تیاری اور بیداری کو اہم قرار دیا۔ انہوں نے ریاستوں سے تیاری کی سطح کو بڑھانے پر بھی زور دیا۔ ریاستوں سے بھی کہا گیا کہ وہ مختلف آفات کے دوران سیکھے گئے سبق کو ادارہ جاتی بنائیں۔ ملک کے وسیع جغرافیائی حجم پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کی ضرورت ہے کہ ایک مضبوط نیشنل ڈیزاسٹر رسپانس فورس کے علاوہ ریاستوں کو ڈیزاسٹر ریلیف آپریشنز میں شامل ایجنسیوں کی استعداد کار میں اضافے کا اندازہ لگانا اور سرمایہ کاری کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آفات سے نمٹنے کے لیے تیاری منٹوں کا معاملہ ہے، گھنٹوں کا نہیں، کیونکہ امدادی کارروائیاں شروع کرنے اور لوگوں کو متحرک کرنے کے لیے لیا جانے والا ہر منٹ بہت اہم ہے۔

مہاراشٹر میں خطرناک سیاحتی مقامات کی عارضی پابندی

ممبئی، 17 جون (ایجنسی)۔ مہاراشٹر کی چیف سکریٹری سجاتا سونک نے متعدد مہلک حادثات کے تناظر میں مانسون کے دوران خطرناک سیاحتی مقامات کو عارضی طور پر بند کرنے کی ہدایت جاری کی ہے تاکہ سیاحوں کی حفاظت کو یقینی بنایا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں حفاظتی انتظامات مکمل نہ ہوں، وہاں سائن بورڈز کے ساتھ مقامات کو بند رکھا جائے۔ یہ ہدایات پونے کے کنڈ مالا پل کے گرنے سے چار افراد کی ہلاکت کے بعد دی گئیں۔ سونک نے کہا کہ انتظامیہ کو ایسے مقامات پر چوکنا رہنا چاہیے اور سیاحوں کو بھی حفاظتی ہدایات پر عمل کرنا ہوگا۔ جو سیاح انتظامیہ کی ہدایات کی خلاف ورزی کریں گے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ پونے کے ڈویژنل کمشنر، ضلع کلکٹر، میونسپل کارپوریشن کمشنر اور سینئر پولیس افسران نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے میٹنگ میں حصہ لیا۔ سونک نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ وہ ہوم گارڈ اور نیشنل کیڈٹ کور کی مدد سے حفاظتی اقدامات کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے محکمہ تعمیرات عامہ کو ہدایت دی کہ وہ پرانے پلوں کا سروے کر کے مرمت یا نئے پل تعمیر کرے۔ سونک نے کہا کہ مون سون کے دوران سیاحوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے، اس لیے خصوصی احتیاط کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام ایجنسیوں کو مل کر کام کرنا چاہیے تاکہ ممکنہ حادثات کو روکا جاسکے۔ سونک نے ریلوے، میٹرو، پولیس، میونسپل کارپوریشن اور انتظامی اداروں کو ہدایت دی کہ وہ مسافروں کی حفاظت کے لیے رہنما خطوط تیار کریں اور حادثات سے بچاؤ کے لیے موثر اقدامات کریں۔ انہوں نے کہا کہ مون سون اور تہوار کے موسم میں تمام ادارے چوکس رہیں اور ریلوے کو نوڈل افسر مقرر کرنا چاہیے۔ سونک نے مسافروں کو معلومات فراہم کرنے کے لیے مختلف ذرائع استعمال کرنے کی تجویز دی۔ انہوں نے کہا کہ شدید بارش اور اونچی لہروں کے دوران خاص احتیاط برتی جائے اور تمام ریلوے اسٹیشنوں پر بیگیج سکینر نصب کیے جائیں۔ سونک نے حادثات کے دوران غلط معلومات کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے فوری اور درست معلومات فراہم کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ریلوے حکام کو قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ مل کر سی سی ٹی وی فوٹیج اور مصنوعی ذہانت کی مدد سے مسافروں کی حفاظت کے لیے فوری اقدامات کرنے چاہئیں۔

ٹھگ لائف پر پابندی سے سپریم کورٹ ناراض، کرناٹک حکومت سے 24 گھنٹے میں جواب طلب

نئی دہلی، 17 جون (یواین آئی) مشہور فلمی اداکار کمل ہاسن کی فلم ٹھگ لائف کی کرناٹک کے سینما گھروں میں ضروری قانونی دفعات کی پیروی کیے بغیر نمائش پر پابندی پر سخت اعتراض ظاہر کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے منگل کو ریاستی حکومت کو اگلے 24 گھنٹوں کے اندر جواب دینے کی ہدایت دی۔ جسٹس اجول بھویان اور جسٹس منموہن کی پارٹ ٹائم ورکنگ ڈے بنچ نے پابندی کو چیلنج کرنے والی مہیش ریڈی کی طرف سے دائر پی آئی ایل پر یہ حکم دیا۔ سماعت کے دوران جب ریاستی حکومت نے دلیل دی کہ اس تنازعہ کے معاملے میں کرناٹک ہائی کورٹ میں ایک عرضی داخل کی گئی ہے، بنچ نے زبانی طور پر کہا کہ وہ اسے (درخواست) کو عدالت عظمیٰ میں منتقل کرنے کی ہدایت کرے گی۔ عدالت نے ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ ایک بار فلم کو سنٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن (سی بی ایف سی) سے سرٹیفکیشن مل جانے کے بعد ہجوم تھیٹر مالکان کو ڈرا دھمکا کر اس کی نمائش پر پابندی لگانے پر مجبور نہیں کرسکتا۔ قبل ازیں 13 جون کو جسٹس پرشانت کمار مشرا اور جسٹس منموہن کی پارٹ ٹائم ورکنگ ڈے (سپریم کورٹ) بنچ نے فلم پر پابندی کے خلاف مسٹر ریڈی کی درخواست پر کرناٹک حکومت کو نوٹس جاری کیا تھا اور اسے اپنا موقف پیش کرنے کی ہدایت دی تھی۔ تب عدالت نے کہا تھا کہ وہ اس معاملے کی اگلی سماعت 17 جون کو کرے گی۔ عرضی گزار نے کرناٹک حکومت پر ضروری قانونی طریقہ کار (ماورائے عدالت پابندی) پر عمل کیے بغیر ریاست میں فلم ٹھگ لائفکی نمائش پر پابندی لگانے کا الزام لگایا ہے۔

جینک پاور نے کمزور لسٹنگ سے مایوس کیا، آئی پی او سرمایہ کار اپر سرکٹ کے باوجود خسارے میں

نئی دہلی، 17 جون: ایلومینیم کی تاریں اور پاور کیبلز بنانے والی کمپنی جینک پاور اینڈ کیبلز کے حصص نے آج گراوٹ کے ساتھ اسٹاک مارکیٹ میں انٹری کر کے اپنے آئی پی او سرمایہ کاروں کو بڑا جھٹکا دیا۔ کمپنی کے شیئرز آئی پی او کے تحت 110 روپے کی قیمت پر جاری کیے گئے۔ آج، این ایس ای کے ایس ایم ای پلیٹ فارم پر اس کی انٹری 25.45 فیصد کی رعایت کے ساتھ 82 روپے کی سطح پر ہوئی۔ تاہم فہرست بندی کے بعد خریداری کی حمایت کے ساتھ، یہ اسٹاک 86.10 روپے کے اوپری سرکٹ کی سطح پر چھلانگ لگا گیا۔ اپر سرکٹ کے باوجود کمپنی کے آئی پی او سرمایہ کاروں کو پہلے دن ہی 21.73 فیصد کا نقصان اٹھانا پڑا۔ جینک پاور اینڈ کیبلز کا 51.30 کروڑ روپے کا آئی پی او 10 اور 12 جون کے درمیان سبسکرپشن کے لیے کھلا تھا۔ اس آئی پی او کو سرمایہ کاروں کا اوسط ردعمل ملا، جس کی وجہ سے اسے مجموعی طور پر 1.54 گنا سبسکرائب کیا گیا۔ اس میں، کوالیفائیڈ انسٹی ٹیوشنل خریداروں (کیو آئی بی) کے لیے ریزرو پورشن 1.01 گنا سبسکرائب کیا گیا۔ اسی طرح، غیر ادارہ جاتی سرمایہ کاروں (این آئی آئی) کے لیے مختص حصے کو 1.13 گنا سبسکرپشن ملا۔ اس کے علاوہ، خوردہ سرمایہ کاروں کے لیے ریزرو پورشن 2.08 گنا سبسکرائب کیا گیا۔ اس آئی پی او کے تحت 10 روپے کی قیمت کے ساتھ 46,63,200 لاکھ نئے حصص جاری کیے گئے ہیں۔ کمپنی آئی پی او کے ذریعے جمع ہونے والی رقم کو اپنا نیا پلانٹ لگانے، پرانے قرضوں کی ادائیگی، ورکنگ کیپیٹل کی ضروریات کو پورا کرنے اور عام کارپوریٹ مقاصد کے لیے استعمال کرے گی۔ کمپنی کی مالی حالت کے بارے میں بات کریں تو پراسپیکٹس میں کیے گئے دعوے کے مطابق، اس کی مالی صحت مسلسل مضبوط ہوئی ہے۔ مالی سال 23-2022 میں، کمپنی کا خالص منافع 15 لاکھ روپے تھا، جو اگلے مالی سال 24-2023 میں بڑھ کر 5.02 کروڑ روپے اور 25-2024 میں 9.24 کروڑ روپے تک پہنچ گیا۔ اس مدت کے دوران، کمپنی کی آمدنی 128 فیصد سے زیادہ کی کمپاونڈ سالانہ ترقی کی شرح سے بڑھ کر 352.28 کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔

سائنسدانوں نے شمال مشرقی ہندوستان میں پتے کا 4.2 کروڑ سال پرانا فوسل دریافت کیا

نئی دہلی، 17 جون (یواین آئی) ہندوستان میں پیلیو بوٹنی کے ماہرین نے ملک کے شمال مشرقی علاقے میں ایک خاص قسم کے درخت کے پتے کا فوسل حاصل کیا ہے، جو جنوبی ایشیا میں 4.2 کروڑ سال پہلے پھولدار پودوں کے تنوع پر نئی روشنی ڈال سکتا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی مرکزی وزارت نے کہا کہ لکھنؤ میں بیربل ساہنی انسٹی ٹیوٹ آف پیلیو سائنسز (بی ایس آئی پی) کے محققین کی ایک ٹیم نے پتے کے اس فوسل کو دریافت کیا۔ یہ فوسل کوئلے کی ایک کان میں کوئلے کی گہری تہوں کے درمیان پایا گیا۔

روزنامہ
حقیقت ٹائمس
مظفرپور
Urdu Daily Muzaffarpur
उर्दू दैनिक, मुजफ्फरपुर
HAKIKAT TIMES
हकीकत टाइम्स

کیمور میں تعینات کانسٹیبل نے خودکشی کی پولیس لائن میں گارڈ آف آنر دیا گیا

کیمور: پیر کی شام دیر گئے پولیس لائن بھبوا میں فسادات پر قابو پانے کے لیے تعینات ایک کانسٹیبل نے اپنے سر میں گولی مار کر خودکشی کرلی۔ متوفی کی شناخت املیش کمار ولد برہما دیو یادو کے طور پر ہوئی ہے جو جموئی کے برہت تھانہ علاقہ کے تحت بھرکوڈا گاؤں کا رہنے والا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق گولی چلنے کی آواز سن کر ساتھی موقع پر پہنچ گئے۔ انہوں نے زخمی کانسٹیبل کو فوری طور پر صدر اسپتال بھبوا پہنچایا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی کیمور کے ایس پی ہری موہن شکلا، ڈی ایس پی بھبوا شیو شنکر کمار اور تھانہ انچارج بھبوا مکیش کمار اسپتال پہنچے۔ ابتدائی طبی امداد کے بعد ڈاکٹروں نے املیش کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے وارانسی ریفر کردیا۔ جہاں ہسپتال لے جاتے ہوئے راستے میں دم توڑ گیا۔ املیش گزشتہ دو سالوں سے کیمور ضلع میں تعینات تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے سروس ہتھیار سے گولی ماری۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ایس پی ہری موہن شکلا بھی صدر اسپتال پہنچ گئے۔ پولیس نے اس کے گھر والوں کو مطلع کردیا ہے۔ ہفتہ کو وارانسی کے ٹراما سینٹر میں متوفی کا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ اس کے بعد لاش کو بھبوا پولیس لائن لایا گیا۔ جہاں محکمہ پولیس کی جانب سے گارڈ آف آنر دیا گیا۔ اس دوران کیمور کے ایس پی ہری موہن شکلا، ڈی ایس پی شیو شنکر کمار اور تھانہ انچارج مکیش کمار سمیت کئی پولیس افسران موجود تھے۔ کیمور کے ایس پی ہری موہن شکلا نے کہا کہ یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ خودکشی کی وجوہات کی تحقیقات کی جارہی ہیں۔ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی کیس سامنے آئے گا۔ ایس پی نے یقین دلایا کہ کیمور پولیس متاثرہ خاندان کے ساتھ کھڑی ہے۔

پورنیہ کے ایس پی کارتکیہ شرما کی الوداعی ویڈیو وائرل ہوئی

لوگوں نے ان کے استقبال میں پھول برسائے، گلاب باغ میں ریڈ لائٹ ایریا مسمار کردیا تھا، خوب ہوئی تھی تعریف

پورنیہ: لوگوں نے اپنے پسندیدہ ایس پی کارتکیہ شرما کو الوداع کیا۔ اس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہورہی ہے۔ پٹنہ کے نئے ایس ایس پی بنائے گئے آئی پی ایس افسر کارتکیہ شرما کے اعزاز میں ایک الوداعی اور پرتکلف تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ کارتکیہ شرما کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے سینکڑوں لوگ جمع تھے۔ سڑک کے کنارے کھڑے علاقے کے لوگوں نے پھولوں کی پتیاں نچھاور کرکے ایس پی کا استقبال کیا۔ تقریب میں کارتکیہ شرما کے الفاظ سن کر الوداعی تقریب میں پہنچنے والا ہر شخص جذباتی ہوگیا۔ ایس پی کارتکیہ شرما نے خشکی باغ، گلاب باغ اور زیرو میل میں دہائیوں سے چل رہے ریڈ لائٹ ایریا کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ علاقے میں جاری گوشت کی تجارت مکمل طور پر روک دی گئی۔ دلالوں سے لے کر گوشت کے تاجروں تک، سب کو شہر سے بھاگنا پڑا۔ وہ اس میں کامیاب ہونے والے پہلے ایس پی بنے۔ علاقے کا ماحول بہتر ہوا۔ اس کے لیے، پٹنہ کے لیے روانہ ہونے اور ایس ایس پی کے طور پر چارج سنبھالنے سے پہلے پیر کو شہر کے خوشکی باغ ناگیشور باغ میں ایس پی کارتکیہ شرما کی ایک عظیم الشان اعزازی اور الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔

پنڈال کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ استقبال کے لیے قالین بچھائے گئے۔ پورے داخلی راستے پر لوگ ہاتھوں میں پھول لیے سڑک کے دونوں طرف کھڑے تھے۔ تقریب میں لوگوں کی محبت دیکھ کر ایس پی کارتکیہ شرما کا چہرہ نہ صرف خوشی سے دمک اٹھا بلکہ وہ جذباتی بھی نظر آئے۔ تقریب میں موجود لوگوں نے اس خاص لمحے کو اپنے موبائل فون میں قید کرلیا اور پھر اسے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر پوسٹ کردیا جو کہ کچھ ہی دیر میں وائرل ہوگیا۔

اس تقریب کا اہتمام آدی شکتی یوا سیوا سنگھ نے کیا تھا۔ تقریب کی کمان سنگھ کے صدر نکلیش کمار مہاتو پولو اور دھرو کمار جھا جی نے سنبھالی۔ خوشکی باغ آدی شکتی نگر کے مین گیٹ سے لے کر پنڈال تک کے پورے علاقے کو آدی شکتی یوا سیوا سنگھ کے کارکنوں اور مقامی دیہی خواتین نے استقبال کے لیے سجایا تھا۔ استقبال کے لیے جگہ جگہ پھول اور بینرز آویزاں کیے گئے۔ ایس پی کارتکیہ شرما آدی شکتی نگر کے مین گیٹ سے پیدل ہی مقام پر پہنچے۔ جہاں پھولوں کی پتیاں نچھاور کرکے ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ یہاں پہنچنے کے بعد ایس پی نے ماں کالی بھگوتی کے مندر میں شاندار پوجا کی۔ تقریب میں ایس پی کا گلدستہ اور شال پیش کرکے شاندار استقبال کیا گیا۔ نہ صرف اہل علاقہ بلکہ ایس پی بھی شہر والوں کی محبت دیکھ کر جذباتی نظر آئے۔ آپ کو بتادیں کہ 14 جون کو بہار میں 18 آئی پی ایس افسران کا تبادلہ کیا گیا تھا۔ پورنیہ کے متحرک ایس پی کارتکیہ کے شرما کو پٹنہ کا نیا ایس ایس پی بنایا گیا ہے۔ ایس پی کارتکیہ شرما 2014 بیچ کے آئی پی ایس افسر ہیں۔ پٹنہ سنٹرل کی سٹی ایس پی سویٹی سہراوت کو پورنیہ کا ایس پی بنایا گیا ہے۔

جھولا چھاپ ڈاکٹر کی لاپروائی سے نوجوان کی موت

نوادہ: غیر قانونی نرسنگ ہومز اور کواک ڈاکٹروں کی لاپرواہی سے ایک مریض کی موت ہوگئی۔ تیتاریا بیلڈریا گاؤں کے کرشنا مانجھی (30) کو بخار تھا۔ کرشنا جو چار دنوں سے بیمار تھا، اسے اس کے گھر والے ڈاکٹر پراوین کے پرائیویٹ کلینک لے گئے۔ ڈاکٹر نے مریض کو ایک انجکشن دیا۔ اس کے بعد کرشنا کی طبیعت خراب ہونے لگی۔ اسے سانس لینے میں تکلیف ہونے لگی۔ اس دوران مریض کی موت ہوگئی۔ ڈاکٹر نے لواحقین کو لالچ دے کر صدر ہسپتال بھیج دیا اور کلینک بند کرکے فرار ہوگیا۔

اسپتال میں ڈاکٹروں نے کرشنا کو مردہ قرار دے دیا۔ متوفی کے اہل خانہ میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ کرشنا کی موت ڈاکٹر کی لاپرواہی سے ہوئی۔ محکمہ صحت کے مطابق نوادہ میں یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ ایسے واقعات اکثر ہوتے رہتے ہیں۔ حکام نے کارروائی کرتے ہوئے کلینک کو چند روز کے لیے سیل کردیا۔ محکمہ صحت کی ملی بھگت سے یہ ڈاکٹر دوبارہ کسی اور جگہ پر مختلف نام سے کلینک شروع کردیتے ہیں۔ ضلع میں کئی مقامات پر نرسنگ ہومز اور کلینک بغیر لائسنس کے چل رہے ہیں۔ ان میں الٹراساؤنڈ سینٹرز بھی شامل ہیں۔

سڑک کنارے بیٹھے افراد کو بس نے کچل دیا، ایک کی موت

6 زخمی، لوگوں نے ڈرائیور کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا

چھپرا: کے مدھورا تھانہ علاقے کے تحت کرنا پورہ بازار کے قریب منگل کی دوپہر ایک خوفناک سڑک حادثہ پیش آیا، جس میں ایک بے قابو بس نے سڑک کے کنارے سائے میں بیٹھے تقریباً نصف درجن لوگوں کو کچل دیا۔ حادثے میں ایک خاتون کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جب کہ چھ دیگر شدید زخمی ہوگئے۔ زخمیوں کا مختلف اسپتالوں میں علاج جاری ہے۔ متوفی کی شناخت گیتا دیوی (50) بیوی رمیش شرما ساکن کرنا پورہ گاؤں کے طور پر کی گئی ہے۔ زخمیوں کی شناخت رانا کمار (40) ولد اکھلیش شرما، پون شرما (15) ولد منوج شرما، جتیندر یادو (38) ولد جھگرو رائے اور سکندر رائے (25) ولد فوجدار رائے کے طور پر ہوئی ہے۔ گیتا دیوی کی حالت انتہائی نازک بتائی جارہی تھی لیکن بعد میں ان کی موت ہوگئی۔ عینی شاہدین کے مطابق بس مسافروں کو لے کر چھپرہ سے امانور جارہی تھی۔ جیسے ہی بس کرنا پورہ چوک کے قریب پہنچی، ڈرائیور کا کنٹرول ختم ہوگیا اور بس سڑک کے بائیں جانب درخت کے سائے میں بیٹھے لوگوں پر چڑھ گئی۔ مقامی لوگوں نے بتایا کہ بس ڈرائیور نشے میں تھا اور تیز رفتاری سے گاڑی چلا رہا تھا۔ واقعہ کے بعد علاقے میں کہرام مچ گیا۔ مقامی لوگوں نے زخمیوں کو فوری طور پر مدھورا ریفرل اسپتال پہنچایا، جہاں سے ان سبھی کو تشویشناک حالت میں چھپرا صدر اسپتال ریفر کردیا گیا۔ دوسری جانب مشتعل گاؤں والوں نے بس ڈرائیور کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کردیا اور سڑک بلاک کرکے احتجاج شروع کردیا۔ لوگوں نے انتظامیہ سے نشے میں دھت ڈرائیوروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ واقعہ میں ملوث بس کی شناخت سپر سونو نامی نجی مسافر بس کے طور پر کی گئی ہے۔ پولیس معاملے کی تحقیقات کررہی ہے اور ڈرائیور کے خلاف مناسب دفعات کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔

ٹرک کی ٹکر سے 2 بھائیوں کی دردناک موت، ایک زخمی

بھاگلپور میں اپنی بہن کے لیے لڑکے کو دیکھنے جارہے تھے، ٹرین چھوٹنے سے سب موٹر سائیکل پر سوار تھے

بھاگلپور: آج ایک سڑک حادثہ میں 2 لوگوں کی موت ہوگئی۔ ایک شدید زخمی۔ یہ سب ایک ہی موٹر سائیکل پر سوار تھے۔ رشتہ میں بھائی تھے۔ تینوں مونو کی بائک پر کہلگاؤں سے پیرپینتی جارہے تھے تاکہ ڈبلیو کی بہن کے لیے لڑکا دیکھیں۔ دونوں فوت ہوچکے ہیں۔ دراصل، ان کی ٹرین چھوٹ گئی تھی۔ اس لیے انہوں نے بائیک پر اکٹھے جانے کا فیصلہ کیا۔ یہ حادثہ کہلگاؤں بلاک کے شیو نارائن پور تھانہ علاقے میں زیر تعمیر مونگیر-مرزا چوکی فورلین پر پیش آیا۔ یہ سڑک حادثہ لالو کٹہ کے قریب صبح 11 بجے کے قریب پیش آیا۔ تیز رفتار ٹرک نے موٹر سائیکل کو پیچھے سے ٹکر ماردی۔

مرنے والوں کی شناخت ڈبلیو ساہ (45) ولد گندو ساہ ساکن رسالپور تھانہ علاقہ اکچاری پوربا ٹولہ اور 19 سالہ مونو کمار ولد سوگن ساہ کے طور پر کی گئی ہے۔ اس حادثہ میں 22 سالہ نوجوان جگت کمار زخمی ہوگیا، جسے سب ڈویژنل اسپتال کہلگاؤں میں داخل کرایا گیا ہے۔ زخمی جگت کمار نے بتایا کہ تینوں نوجوان بائک پر اکچاری سے بارہاٹ جارہے تھے۔ جیسے ہی وہ لالو کٹہ کے قریب پہنچے تو پیچھے سے تیز رفتاری سے آرہے ایک ٹرک نے انہیں ٹکر ماردی۔ تصادم اتنا شدید تھا کہ ڈبلیو ساہ موقع پر ہی دم توڑ گیا۔ جبکہ مونو کمار اور جگت کمار شدید زخمی ہوگئے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ڈائل 112 پولیس کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔ دونوں زخمیوں کو فوری طور پر سب ڈویژنل ہسپتال کہلگاؤں لے جایا گیا۔ مونو کمار کی بھی علاج کے دوران موت ہوگئی۔ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ مونو کے سر اور سینے پر گہری چوٹیں ہیں جس کی وجہ سے ان کی جان نہیں بچائی جاسکی۔ ڈبلیو ساہ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ وہ خاندان کا کمانے والا فرد تھا جس کی اچانک موت سے پورے گھر میں کہرام مچ گیا ہے۔ متوفی مونو کمار اپنے چار بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا۔ وہ پڑھائی کے ساتھ ساتھ اپنے والد کی مدد بھی کرتا تھا۔ اس کے گھر والے اس کی موت کی وجہ سے بار بار بے ہوش ہورہے ہیں۔ پولیس افسر راجیش یادو نے بتایا کہ سڑک حادثے میں دو لوگوں کی موت ہوگئی ہے۔ ٹرک پکڑا گیا ہے۔ معاملے کی جانچ کی جارہی ہے۔

بھاگلپور میں کسان کا گولی مار کر قتل، گھر میں غم کا ماحول

بھاگلپور: ایک کسان کو گولی مار کر ہلاک کردیا گیا۔ ملزمان واردات کے بعد فرار ہوگئے۔ متوفی کسان اپنے گھر سے 500 میٹر دور بسا میں سو رہا تھا۔ وہ دودھ خریدتا اور بیچتا ہے۔ ملزم باسہ کے قریب مویشی بھی پالتا ہے۔ واقعہ سے ایک روز قبل ملزم کا کسان سے 10 لیٹر دودھ کے کین پر جھگڑا ہوا تھا۔ ملزم کہہ رہا تھا کہ یہ میرا ڈبہ ہے اور کسان کہہ رہا تھا کہ یہ میرا ہے۔ اس بات پر جھگڑا ہوا۔ جس کے بعد گھونگھا تھانہ علاقہ کے رہنے والے ملزم شیکھر یادو نے کسان مکتی شاہ کو گولی ماردی۔ پولیس نے ملزم کو گرفتار کرلیا ہے۔ معاملہ رنگرا تھانہ علاقہ دیارہ کا ہے۔ نوگچھیا کے ایس پی پریرنا کمار نے بتایا کہ رنگرہ پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ دیارہ کے باسا میں مکتی شاہ نامی شخص کو مجرموں نے گولی مار کر زخمی کردیا ہے۔ رنگرہ پولیس کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔ گاؤں والوں کی مدد سے زخمی کو علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا۔ اس شخص کو علاج کے دوران مردہ قرار دے دیا گیا۔ سب ڈویژنل پولیس آفیسر کی قیادت میں ایک ٹیم تشکیل دی گئی۔ تشکیل دی گئی ٹیم نے شیکھر یادو کو گرفتار کرلیا ہے۔ واقعے میں ملوث دیگر ملزمان کی گرفتاری اور واردات میں استعمال ہونے والا غیر قانونی اسلحہ برآمد کرنے کے لیے چھاپے مارے جارہے ہیں۔ آرمز ایکٹ اور قتل کی دفعات کے تحت تھانہ رنگرہ میں مقدمہ درج کرکے ملزم کو عدالتی تحویل میں بھیج دیا گیا ہے۔

بھاگلپور میں شوہر نے گھر والوں کے ساتھ مل کر بیوی کو قتل کردیا۔ ثبوت چھپانے کے لیے لاش گنگا میں پھینک دی گئی۔ معاملہ بیہپور تھانہ علاقہ کے بھوزگاما کا ہے۔ کیس کا انکشاف اس وقت ہوا جب پولیس نے ملزم شوہر کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی۔ پولیس پوچھ گچھ کے دوران ملزم شوہر نے بتایا کہ گھریلو جھگڑے پر لڑائی ہوئی تھی جس میں اس کی موت ہوگئی۔ ثبوت چھپانے کے لیے لاش کو گنگا کے کنارے پھینک دیا گیا۔ اس کے بعد پولیس کی ٹیم گنگا کے کنارے پہنچی، جہاں سے لاش کو برآمد کرکے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا۔ گرفتار افراد کی شناخت متوفی کی ساس جانکی دیوی، شوہر گوتم یادو اور سسر واسودیو یادو کے طور پر کی گئی ہے۔

سہرسہ میں زمین کے تنازع میں فریقین میں لڑائی، 2 خواتین سمیت 4 زخمی

سہرسہ: نوہٹہ تھانہ علاقے میں زمین کے تنازع پر دو فریقین کے درمیان پرتشدد تصادم ہوا۔ اس واقعہ میں ایک طرف سے چار افراد زخمی ہوگئے۔ زخمیوں میں دو خواتین بھی شامل ہیں۔ زخمیوں کی شناخت بچن رکھو (45)، مختار بکھو (60)، ظاہرہ (50) اور رخسانہ (30) کے طور پر ہوئی ہے۔ سبھی کا سہرسہ صدر اسپتال میں علاج چل رہا ہے۔ متاثرہ مختار نے بتایا کہ اس کا اپنے پڑوسی فرمان اور اسماعیل کے ساتھ گزشتہ 3 ماہ سے 8 اعشاریہ ایک اراضی پر تنازع چل رہا ہے۔ متنازعہ زمین کی پیمائش پیر کو ہونی تھی جو ملتوی کردی گئی۔ اس بات پر رات کو فرمان کے ساتھ جھگڑا شروع ہوگیا۔ الزام ہے کہ مخالف فریق نے لاٹھیوں سے حملہ کیا۔ مختار کے بیٹے کے سر پر چوٹ لگی ہے۔ مختار، اس کی بیوی اور بیٹی کو بھی مارا پیٹا گیا۔ متاثرہ بچن باکھو نے بتایا کہ جب وہ خون میں لت پت تھانے پہنچا تو پولیس نے اسے وہاں سے بھگا دیا۔

نوہٹہ کے ایس ایچ او گیانرنجن نے بتایا کہ دونوں طرف کے لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ ایک طرف بڑی تعداد میں تھانے پہنچ چکے تھے۔ پولیس نے انہیں پہلے علاج کرانے کا مشورہ دیا لیکن جب بھیڑ منتشر نہ ہوئی تو ہلکی طاقت کا استعمال کیا گیا۔ سہرسہ صدر کے ایس ڈی پی او آلوک کمار نے بتایا کہ نوہٹہ تھانہ علاقہ میں 16 جون کی رات تقریباً 11 بجے محمد مختار اور محمد فرمان کے درمیان سرکاری زمین پر قبضہ کو لے کر لڑائی ہوئی۔ زخمی ہونے کے بعد 70-80 لوگ تھانے پہنچے اور شور مچانے لگے۔ سب کو ہسپتال جانے کا مشورہ دیا گیا۔ تاہم پولیس نے انہیں زبردستی ہٹانے کے معاملے کی تردید کی ہے۔

باہوبلی سنیل پانڈے کی بہو بنی مسز بہار

ایشوریہ کو مہنگی کاروں کا شوق ہے، دہلی سے تعلیم حاصل کی ہے، شوہر بی جے پی ایم ایل اے ہیں

آرہ: بہار کے ایک سیاسی گھرانے سے تعلق رکھنے والی ایشوریہ راج نے مسز بہار-2025 کا خطاب جیتا ہے۔ ایشوریہ راج بھوجپور کے تراری سے بی جے پی کے ایم ایل اے وشال پرشانت کی بیوی ہیں۔ 24 سالہ ایشوریہ نے پہلی بار اس مقابلے میں حصہ لیا۔ پیر کو ہونے والے گرینڈ فائنل میں اس نے 14 مدمقابلوں کو پیچھے چھوڑ کر ٹائٹل جیت لیا۔ اس مقابلے میں بہار کے مختلف اضلاع سے 21 سے 55 سال کی خواتین نے حصہ لیا۔ گرینڈ فائنل کے لیے 14 مقابلہ کرنے والوں کا انتخاب کیا گیا، جس میں ایشوریہ کو مسز بہار کا تاج پہنایا گیا۔ ایشوریہ راج کے شوہر وشال پرشانت تراری سے ضمنی انتخاب جیت کر ایم ایل اے بن گئے ہیں۔ سسر سنیل پانڈے بھی چار بار ایم ایل اے رہ چکے ہیں۔ ایشوریہ راج کی ابتدائی تعلیم پٹنہ میں ہوئی۔ اس کے بعد اس نے دہلی یونیورسٹی سے گریجویشن کیا۔ اس کے بعد اس نے فنانس میں ماسٹرز کیا۔ گریجویشن کے بعد اس نے ایک بڑی ملٹی نیشنل کمپنی میں بھی کام کیا۔ اس دوران اس نے ایک مشہور ایئرلائنز کے لیے انٹرویو بھی کلیئر کردیا تھا لیکن پھر اس نے شادی کرلی۔ وہ باسکٹ بال اور ایتھلیٹکس میں کئی بار قومی سطح پر بہار کی نمائندگی کرچکی ہیں۔ ایشوریا کا ایک بیٹا ہے جس کی عمر ساڑھے تین سال ہے۔ ایشوریہ راج کو مہنگی گاڑیوں کا بہت شوق ہے۔ ایک بیٹا ہے۔ نئے اور پرانے گانوں پر

ریل بناتا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر بہت متحرک ہیں۔ ایشوریہ اپنی خوبصورتی اور فٹنس کے لیے جانی جاتی ہیں۔ انسٹاگرام پر 28 ہزار سے زیادہ فالوورز ہیں۔ سفر کرنا بہت پسند ہے۔

وہ تراری ضمنی الیکشن میں بھی کافی متحرک تھیں۔ اس نے تراری کی خواتین اور لوگوں سے سوشل میڈیا کے ذریعے اپنے شوہر وشال کے حق میں حمایت کی اپیل کی۔ وشال پرشانت سابق ایم ایل اے اور طاقتور سنیل پانڈے کے بیٹے ہیں۔ وہ گزشتہ سال اکتوبر میں تراری اسمبلی ضمنی انتخاب میں بی جے پی کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے تھے۔ تراری کے ایم ایل اے سداما پرساد کے 2020 میں جیتنے کے بعد یہاں ضمنی انتخاب ہوا تھا۔ بی جے پی نے سی پی آئی (ایم ایل) کے گڑھ میں گڑبڑ کی تھی۔ وشال پرشانت نے تراری اسمبلی حلقہ سے پہلی بار الیکشن لڑا اور جیت بھی گئے۔ ضمنی انتخاب کے اعلان سے پہلے طاقتور سنیل پانڈے اپنے بیٹے وشال کے ساتھ بی جے پی میں شامل ہوگئے تھے۔ ایشوریہ راج کے سسر نریندر پانڈے عرف سنیل پانڈے ایک مضبوط لیڈر کی تصویر رکھتے ہیں۔ اس کی مجرمانہ تاریخ ہے۔ لالو-رابڑی کے دور میں قتل، ڈکیتی، اغوا، لوٹ کے کئی مقدمات میں ان کا نام لیا گیا ہے۔ ان پر یہ بھی الزام ہے کہ وہ جیل میں رہتے ہوئے موبائل فون کا استعمال کرتے تھے۔

گنڈک ندی میں چھوڑے گئے نئے گھڑیال

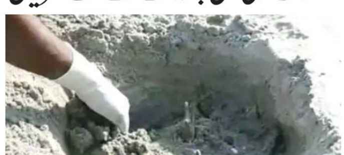

بتیا: مگرمچھ کے عالمی دن کے موقع پر دریائے گنڈک میں 174 بچے گھڑیال کو ان کے قدرتی مسکن میں چھوڑا گیا۔ یہ پروگرام گنڈک گھڑیال ریکوری پروجیکٹ کے تحت کیا گیا تھا۔ یہ منصوبہ 2013 میں شروع کیا گیا تھا۔ دریائے گنڈک اب چمبل کے بعد ملک میں گھڑیالوں کی دوسری بڑی پناہ گاہ بن گیا ہے۔ 2014 سے 2025 تک گھڑیالوں کی تعداد میں 588 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ 2010-11 میں صرف 10 گھڑیال تھے، اب اس تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ سال 2024 میں 160 بچوں کو دریا میں چھوڑا گیا تھا۔ گھڑیال کی تعداد میں ہر سال اوسطاً 20 سے 22 فیصد اضافہ ہورہا ہے۔ اب تک 775 سے زائد گھڑیال بچوں کو دریا میں واپس لایا جاچکا ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ تحفظ کے لیے انڈوں کو گنڈک کے کنارے ریت کے ٹیلوں میں محفوظ رکھا جاتا ہے۔ پھر بچوں کو ہیچری میں تیار کیا جاتا ہے اور قدرتی رہائش گاہ میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ وائلڈ لائف ٹرسٹ آف انڈیا، محکمہ جنگلات اور مقامی دیہاتی اس کام میں تعاون کرتے ہیں۔ والمیکی نگر فاریسٹ ڈویژن-2 کے بھیڈ یہاری جنگلاتی علاقے میں ایک ریسکیو سینٹر بنایا جارہا ہے۔ زخمی گھڑیال اور مگرمچھوں کا یہاں علاج کیا جائے گا۔ ماہر جنگلی حیات کے مطابق V.D. سنجو، مگرمچھ اور گھڑیال ماحولیاتی نظام کے سرفہرست شکاری ہیں۔ ان کا تحفظ پورے فوڈ سائیکل کے توازن کے لیے ضروری ہے۔

سڑک حادثہ میں بہنوئی کی موت، سالہ زخمی

بھاگلپور: شادی کی خوشیاں اس وقت ماتم میں بدل گئیں جب رشتہ دار کی شادی میں شرکت کے لیے جانے والے بہنوئی اور سالے کو نامعلوم گاڑی نے ٹکر ماردی۔ اس حادثے میں بہنوئی کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جبکہ بہنوئی شدید زخمی ہوگئے۔ یہ واقعہ شاہ کنڈ بلاک کے قصبہ کھیری علاقے میں پیش آیا۔ متوفی کی شناخت محمد غلام نبی (55) ساکن بنکا ضلع کے لکشمی پور کے طور پر کی گئی ہے جو محمد علیم خلیفہ کا بیٹا تھا۔ زخمی بہنوئی کا نام محمد شہنشاہ ہے جو مایا گنج اسپتال میں زیر علاج ہے۔ عینی شاہدین کے مطابق غلام نبی اپنے بہنوئی کے ساتھ ایک رشتہ دار کی شادی کی تقریب میں شرکت کے لیے موٹر سائیکل پر شاہ کنڈ آرہے تھے۔ راستے میں کھیری قصبہ کے قریب ایک تیز رفتار نامعلوم گاڑی نے ان کی موٹر سائیکل کو ٹکر ماردی۔ تصادم اس قدر شدید تھا کہ غلام نبی موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے جبکہ ان کے بہنوئی محمد شہنشاہ شدید زخمی ہوگئے۔ حادثے کے بعد موٹر سائیکل کو ٹکر مارنے والی گاڑی کا ڈرائیور موقع سے فرار ہوگیا۔ حادثے کے فوراً بعد مقامی گاؤں والوں نے پولیس کو اطلاع دی اور زخمیوں کو اسپتال بھیج دیا۔ منگل کو شاہ کنڈ پولیس اسٹیشن نے موقع پر پہنچ کر لاش کو اپنی تحویل میں لے لیا اور پنچنامے کے بعد پوسٹ مارٹم کے لیے بھاگلپور بھیج دیا۔ مقتول کے بھائی نے بتایا کہ غلام نبی ادویات فروخت کرتا تھا اور خاندان کا واحد کمانے والا فرد تھا۔ اس کی چھ بیٹیاں ہیں۔ متوفی کے بھائی نے بتایا کہ وہ پیر کو شادی سے واپس آرہے تھے کہ یہ حادثہ پیش آیا۔ شاہ کنڈ پولیس اسٹیشن کے سربراہ جگناتھ شرنے بتایا کہ حادثے کے سلسلے میں نامعلوم ڈرائیور کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ جائے حادثہ کے آس پاس نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی جانچ کی جارہی ہے تاکہ گاڑی اور ڈرائیور کی شناخت کی جاسکے۔

بیگوسرائے سڑک حادثہ میں ماں بیٹے کی موت، 3 افراد زخمی

بیگوسرائے: آج NH-31 فورلین پر ایک بے قابو کار بائک اور ٹیمپو سے ٹکرا گئی۔ اس سے آٹو میں سوار ماں بیٹے کی موت ہوگئی۔ جبکہ 2 موٹر سائیکل سواروں سمیت 3 افراد زخمی ہوئے جن کا علاج جاری ہے۔ یہ واقعہ صاحب پور کمال تھانہ علاقے میں ہیرا ٹول زیرو مائل کے قریب پیش آیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے صدر اسپتال بھیج دیا اور کار ڈرائیور کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کررہی ہے۔ مرنے والوں کی شناخت منیش کمار (32) ولد اشوک سنگھ ساکن سپول کے برائیو اور منیش کمار کی ماں سروج دیوی (55) کے طور پر کی گئی ہے۔

منیش کمار، اشوک سنگھ کا اکلوتا بیٹا، جو سپول ضلع کے بارائیو کے رہنے والا ہے، انڈیا ریزرو بٹالین (IRB) میں کام کررہا تھا اور پلامو، جھارکھنڈ میں تعینات تھا۔ وہ ایک ہفتہ قبل 20 دن کی چھٹی پر گھر آیا تھا۔ آج وہ اپنی ماں سروج دیوی، بیوی نیتو کماری، بیٹے کشن کمار اور شیواج کمار کے ساتھ گنگا غسل کے لیے گھر سے نکلے تھے۔ مانسی میں ٹرین سے اترنے کے بعد سبھی لوگ ایک آٹو میں مونگیر گھاٹ جارہے تھے۔ ہیرا ٹول زیرو مائل کے قریب کھگڑیا سے تیز رفتاری سے آنے والے ایک کار ڈرائیور نے مخالف سمت سے آنے والی بائک کو ٹکر ماردی اور آٹو کو بھی ٹکر ماردی۔ جس کی وجہ سے موٹر سائیکل بکھر گئی، ٹکر اتنی شدید تھی کہ موٹر سائیکل سوار نوجوان چھلانگ لگا کر کار کی چھت پر جاگرا۔

جبکہ موٹر سائیکل پر سوار دوسرا نوجوان سڑک پر گر کر شدید زخمی ہوگیا۔ منیش کمار، اس کی ماں سروج دیوی اور بیوی نیتو دیوی جو ٹیمپو میں سوار تھے، کار کی زد میں آکر الٹ جانے سے زخمی ہوگئے۔ واقعہ کے بعد آس پاس کے لوگوں نے تمام زخمیوں کو اٹھایا اور مقامی اسپتال لے گئے جہاں ابتدائی طبی امداد کے بعد تینوں زخمیوں کو بیگوسرائے ریفر کردیا گیا۔ جہاں جھارکھنڈ پولیس جوان منیش کمار اور اس کی ماں سروج دیوی کی علاج کے دوران موت ہوگئی۔ بائک سوار دیوا کر کمار ولد بھوشن پرساد سنگھ ساکنہ کھگڑیا ضلع اور دلکھوش کمار ولد رام ولاس سنگھ کا علاج چل رہا ہے۔ واقعہ کے بعد اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ منیش کمار کی بیوی کو دونوں بیٹوں کے ساتھ گھر بھیج دیا گیا۔ حادثے کے بعد مقامی لوگوں نے کار ڈرائیور سمیت کمار ولد مرحوم لکشمی نارائن سنگھ ساکنہ اولا پور ساکن کھگڑیا ضلع کے گنگور تھانہ علاقہ کو موقع پر ہی پکڑ کر پولیس کے حوالے کردیا۔ پولیس اسٹیشن انچارج راجیو رنجن نے بتایا کہ گاڑی کو ضبط کرلیا گیا ہے اور مزید کارروائی کی جارہی ہے۔

اورنگ آباد میں ہلکی بارش کے بعد دکانوں میں پانی بھر گیا

NH-139 کے ساتھ تعمیر شدہ نالے کی نامکمل صفائی، لوگوں کی مشکلات میں اضافہ

اورنگ آباد: امبا بازار میں ہلکی بارش نے NH-139 پر بنائے گئے نالوں کی صفائی کو بے نقاب کردیا۔ بدھ کو ہلکی بارش کے بعد نالے کا گندا پانی سڑک پر موجود کئی دکانوں میں داخل ہوگیا۔ جس سے دکانداروں کا نقصان ہوا۔ کئی گھروں کے سامنے پانی جمع ہوگیا۔ بدبو کے باعث لوگوں کا جینا محال ہوگیا ہے۔ لوگ نظام اور افسران کو کوس رہے ہیں۔ گزشتہ رات این ایچ کی جانب سے نالوں کی صفائی کی گئی۔ بازار کے دونوں اطراف صفائی کی گئی تاہم کچھ فاصلے پر صفائی ادھوری چھوڑ دی گئی۔ مقامی عوامی نمائندہ کنچن گپتا نے کہا کہ ٹھیکیدار نے مزید صفائی کرنے سے انکار کردیا۔ انہوں نے کہا کہ جے سی بی مشین کے ذریعے کچرا مزید نہیں اٹھایا جارہا ہے۔ اس سے لوگ ہنس رہے ہیں۔ نامکمل صفائی کی وجہ سے اس علاقے میں پانی جمع ہورہا ہے۔ بازار کے نالوں کا پانی وہاں بہہ کر دکانوں میں داخل ہورہا ہے۔

سڑک کے دوسری طرف گوشت اور مچھلی کے دکاندار گوشت کے ٹکڑے نالے میں ہی پھینک رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے نالہ جلد بھر جانے کا امکان ہے۔ چند دنوں میں دونوں طرف یہی صورتحال پیدا ہوجائے گی۔ بارش کے دوران پوری مارکیٹ پانی میں ڈوب سکتی ہے۔ NH پر لعنت بھیجنا غلط نہیں ہے۔ جب اعلیٰ حکام نوٹس لیتے ہیں تب ہی محکمہ کے اہلکار موقع پر پہنچ جاتے ہیں۔ پھر مکمل صفائی کی بات ہوتی ہے۔ لیکن کچھ لوگ اپنے دروازے یا دکان کے سامنے صفائی کی اجازت نہیں دیتے۔ افسران سختی نہیں دکھاتے۔ بعد میں یہی لوگ افسران پر الزام لگاتے ہیں۔ ابتدائی طور پر جب صفائی ٹیم کو جے سی بی مشین کے ساتھ بھیجا گیا تو کچھ لوگوں نے اسے یہ کہہ کر روک دیا کہ باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اہلکار بھی خاموشی سے واپس لوٹ گئے۔ حالات خراب ہونے پر دوبارہ ٹیم بھیجی گئی۔ تب بھی لوگوں نے کہا کہ پہلے باہر نکلو، پھر صفائی کرو۔ حکام نے اتفاق نہیں کیا۔ اس کے برعکس کچھ لوگوں پر صفائی روکنے کا الزام لگایا گیا۔ اس کے بعد وہی لوگ اپنے گھر کے سامنے سے صفائی کرنے لگے۔ لیکن باہر نہ نکلنے کی وجہ سے مسئلہ جوں کا توں رہا۔

روزنامہ حقیقت ٹائمس مظفرپور
Urdu Daily Muzaffarpur
HAKIKAT TIMES हकीकत टाइम्स

جھوٹ کو جان لیجئے لیکن مانئے بالکل نہیں

حسن کمال

گزشتہ ماہ کی تاریخ ۷؍کی رات اور ۸؍کے دن میں جو کچھ ہوا اسے اگر جنگ کے علاوہ کچھ اور کہا جائے تو ہندوستان اور پاکستان کے میڈیا والوں کا دل دُکھے گا، اس لئے مان لیتے ہیں کہ جو ہوا وہ جنگ ہی رہا ہوگا۔ اب معاملہ یہ ہے کہ اگر آپ ہندوستانی میڈیا کے متوالے ہیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ پاکستان میں کراچی، لاہور، کوئٹہ اور فیصل آباد میں دہشت گردی کے تمام مراکز ختم ہو چکے ہیں لیکن اگر آپ پاکستانی میڈیا کو بھی منہ لگاتے ہیں تو آپ کو علم ہوگا کہ پاکستان نے ہندوستان کی ہوائی فوج کو بالکل تباہ کردیا ہے۔ پاکستانی میڈیا تھوڑا سا اور آگے گیا۔ اس نے نہ صرف یہ کہا کہ اس نے ہندوستانی افواج کے دو جہاز گرائے ہیں بلکہ رافیل جیسے جہاز کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔ دیکھئے معاملہ یہ ہے کہ دورِ حاضر میں اگر کوئی ملک کسی دوسرے ملک کو اپنے جہاز دیتا ہے تو اس کے (جہاز کے) ساتھ کیا ہوا، یہ بات سب سے پہلے اس کمپنی کے لوگوں کو معلوم ہوتی ہے جس نے یہ جہاز بنوائے تھے۔ یہی نہیں انشورنس کمپنی بھی اپنے کسی تباہ شدہ جہاز کی خبر فوراً دے دیتی ہے۔ چونکہ رافیل اور دیگر جہاز بنانے والی کمپنیوں نے اس کا کوئی ذکر نہیں کیا اس لئے مان لیجئے کہ یہ خبر نہ صرف جھوٹ ہے بلکہ بالکل بکواس ہے۔ یہ کہنا کہ ہندوستان نے پاکستان کی ہوائی سرحدوں کی خلاف ورزی کی ہے یہ ایک طرح سے اعلان جنگ ہوتا ہے اور اس کا کرنے والا ملک جنگی مجرم کہلاتا ہے۔ بہرحال، ہندوستان اور پاکستان کی فوجیں اپنی جگہ ہیں اس لئے جو تھوڑی بہت لڑائی ہوئی وہ میڈیا میں کچھ زیادہ دکھائی دے رہی تھی۔

ایک اور بات جان لیجئے، پاکستان کا یہ الزام بھی بالکل غلط اور بکواس ہے کہ ہندوستانی فوج نے دریائے سندھ کے معاہدہ کی بابت اپنا مقام واپس لے لیا ہے حالانکہ ہندوستان کی سرکار نے اس کا کوئی اعلان نہیں کیا لیکن میڈیا کی خبروں کو غلط کیسے کہا جاسکتا ہے؟ مگر یہ جان لیجئے کہ دریائے سندھ کے معاملے میں ہندوستان اور پاکستان میں ۱۹۶۰ء میں ایک معاہدہ ہوا تھا جس کے تحت دریائے سندھ اور جہلم کو پاکستان کے حوالے کیا گیا تھا اور راوی، چناب، ستلج اور ویاس ہندوستان کے حصے میں آئے تھے، اس طرح پاکستان کو زیادہ پانی ملتا تھا۔ پاکستانی میڈیا نے یہ تو نہیں کہا کہ ہندوستان معاہدہ سے پھر گیا ہے لیکن میڈیا والوں نے اسے واپس ہی کردیا ہے۔ ہمیں پہلے ہی احساس تھا کہ ہند پاک لڑائی کچھ ہی دن چلے گی۔ جنگ بندی ہوئی اور جتنی جلد ہونا چاہئے تھی، اُتنا جلد ہی ہوئی مگر کیا میڈیا اور سوشل میڈیا پر بھی رُک گئی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ہند پاک کے میڈیا اپنی ہندوستانیت اور پاکستانیت کو بروئے کار ضرور لاتے رہیں گے۔ مگر اِن دو ملکوں میں مکمل جنگ ناممکن کی حد تک مشکل ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں:

ہندوستان بھی اپنی معیشت کی وجہ سے کوئی لمبی چوڑی جنگ برداشت نہیں کرسکتا اور رہا پاکستان، تو زمین پر اس کی معاشی حالت ایسی ہے کہ اس کے قدموں کے نیچے قبر ہی رہ جاتی ہے۔ چنانچہ اگر پاکستان نے مستقبل میں کوئی حماقت کی تو دو ہی دن میں اس کی معاشی حالت زندہ درگور ہوجائے گی۔ پاکستان تو یوں بھی دیوالیہ پن کی آخری منزل پر کھڑا ہوا ہے۔ کوئی بھی غیر ذمہ دارانہ کام اس کی حفاظت کا فاتحہ پڑھ دے گا۔ اب رہا یہ سوال کہ باقاعدہ جنگ کیوں نہیں ہوگی، اس کے نتیجے میں آپ سے صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ ادھر ایک عرصہ سے دُنیا کی سیاست جن خطوط پر چل رہی تھی، اب وہ ان خطوط سے دائیں بائیں اور ادھر ادھر ہوگئی ہے اس لئے کوئی بھی جنگ کسی بھی ملک کے لئے خسارے کا سامان ہوگا۔ دنیا اب جنگ سے تھک چکی ہے۔ آپ ڈونالڈ ٹرمپ کے اس دعوے کو جھوٹا نہ جانئے کہ جنگ نہیں ہوگی۔ ایک اور مثال یوکرین کی ہے۔ وہاں جو جنگ چل رہی تھی اب وہ تین سال پرانی ہوکر مفلوج ہوگئی ہے۔ روس اور یوکرین میں جتنے لوگ جنگ کے سبب ہلاک ہوئے ان کا مقابلہ دوسری جنگ عظیم سے تو نہیں کرسکتے لیکن یہ بات طے ہے کہ یوکرین کی جنگ یوروپ سے باہر کبھی نہیں نکلی تھی اور اب تو یوروپ نے بھی اس جنگ سے ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ امریکہ نے کبھی دنیا کی کسی جنگ میں خود حصہ نہیں لیا۔ عراق اور افغانستان کی جنگیں آپ کو یاد ہوں گی، ان میں بھی امریکہ اور یوروپ کی فوجی مداخلت بہت کم تھی۔ دوسرے، یہ بات بھی یاد رکھئے کہ عراق اور افغانستان کی فوجیں یوروپ میں نہیں لڑ رہی تھیں، وہ پوری طرح سے عراق اور افغانستان کے اندر ہی چھپی ہوئی تھیں۔ روس بمقابلہ یوکرین میں یوکرین کے عاقبت نااندیش حکمرانوں نے یہ حماقت کی کہ وہ ناٹو کو جوائن کرنا چاہتے تھے جو اُن کیلئے ضروری نہیں تھا۔ روس نے بھی یوکرین کے لیڈروں کی حماقت کا ساتھ دیا اور اتنا تیز اور بہیمانہ حملہ کیا جو ایک تاریخی حقیقت بن چکا ہے لیکن اگر زمین پر نظر ڈالئے تو معلوم ہوگا کہ یوکرین کی جنگ نہ صرف ختم ہوئی بلکہ اس طرح ختم ہوئی ہے کہ اب اس کے دوبارہ ہونے کا کوئی سوال نہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ یوکرین کی جنگ آج کی تاریخ میں اس علاقے میں ہمیشہ یاد رکھی جائے گی لیکن اب تو پوتن، ڈونالڈ ٹرمپ اور زیلنسکی آپس میں سر جوڑے بیٹھے ہیں اور جنگ بندی کے سلسلے میں اپنی اپنی رائے دے رہے ہیں۔

رہی غزہ کی جنگ، تو اس کا تعلق فلسطین سے ہے اور قارئین جانتے ہیں کہ فلسطین کیلئے جنگ آج کی نہیں۔ گزشتہ ۷۰؍سال سے فلسطینی عوام اپنی ریاست کے لئے شہادتیں پیش کررہے ہیں لیکن گزشتہ کم و بیش ڈیڑھ سال سے اس میں شدت آئی ہے۔ کہنے کو یہ جنگ اب بھی چل رہی ہے لیکن دنیا کا حال جاننے والے یہ جانتے ہیں کہ اس جنگ نے اسرائیل کو بے دست و پا کردیا۔ کہنے والے یہ کہیں گے کہ اس سے کیا ہوتا ہے، نیتن یاہو تو اب بھی اسرائیل کے وزیر اعظم ہیں اور ایسا نہیں لگتا کہ دو چار دن میں ان کی یہ حیثیت ختم ہوجائیگی لیکن ہمارا خیال ہے کہ نیتن یاہو کا حال خراب ہے، وہ خود کو آج بھی اسرائیل کا طاقتور وزیر اعظم کہتے ہیں لیکن وہ جانتے ہیں کہ یہ وزارت عظمیٰ لولی لنگڑی ہے۔ اب تو خیر سے ہندوستانی میڈیا بھی نیتن یاہو کی تنقید کرنے لگا ہے لیکن پوری خبریں اَب بھی سامنے نہیں آئی ہیں۔ اس میں وقت لگ سکتا ہے، ہم مایوس نہیں ہیں۔

کیا ڈومس ڈے کلاک کسی کو متنبہ کر رہی ہے؟

آکار پٹیل

ڈومس ڈے ایسی علامتی گھڑی (واچ، کلاک) ہے جو عوام کو خبردار کرنے کیلئے بنائی گئی ہے کہ انسان خطرناک ٹیکنالوجیز سے دُنیا کی تباہی کے کتنا قریب ہے۔ ماہرین کی طرف سے گھڑی کا وقت اس بات کی عکاسی کیلئے مقرر کیا گیا ہے کہ ہم فنا (آدھی رات) سے کتنے دور ہیں۔ اگر یہ اندازہ درست ہے تو سمجھ لیجئے کہ اس وقت ہم، اس مبینہ اور ممکنہ تباہی سے سب سے زیادہ قریب ہیں۔ یہ گھڑی ہندوستان کی آزادی کے سال ۱۹۴۷ء میں تیار کی گئی تھی جب دُنیا کو جوہری ہتھیاروں کا بڑا خطرہ تھا کیونکہ اس سے صرف دو سال قبل ناگاساکی اور ہیروشیما پر بم گرائے گئے تھے اور سوویت یونین جوہری اسلحہ کی تیاری میں مصروف (مبتلا) تھا۔ سوویت نے جوہری صلاحیت ۱۹۴۹ء میں حاصل کی، اس کے بعد برطانیہ نے ۱۹۵۲ء میں، فرانس نے ۱۹۶۰ء میں اور پھر چین نے ۱۹۶۴ء میں۔ ہندوستان نے نیوکلیائی تجربہ ۱۹۷۴ء میں کیا اور ۱۹۹۰ء کی دہائی میں پاکستان نے بھی اپنی صلاحیت کا اظہار کیا۔ اسرائیل اور شمالی کوریا کے پاس نیوکلیائی اسلحہ ہے اس کا شب سب کو ہے جبکہ ایران اس صلاحیت کے حصول کی شدومد سے کوشش کررہا ہے۔

۱۹۹۰ء کی دہائی میں، جب میں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں طالب علموں میں شامل تھا، تب ''اسٹریٹجک ڈیفنس انیشی ایٹو'' موضوع بحث تھا جسے حرف عام میں ''اسٹار وار'' کا نام دیا جاتا تھا۔ اس کے تحت رونالڈ ریگن انتظامیہ ایک ایسا نظام تیار کر رہی تھی جس کی مدد سے امریکہ اپنی جارحانہ صلاحیت کو برقرار رکھتے ہوئے آنے والے میزائلوں کو مار گرائیگا۔ اس نے غالباً قیامت کی گھڑی کو آگے کردیا۔ مگر جب سوویت یونین منتشر ہوگیا اور اس کی بالادستی ختم ہوگئی تب ماہرین نے ڈومس ڈے کلاک کو ۱۷؍منٹ پیچھے کردیا۔ یہ ۱۹۹۱ء کی بات ہے۔ غالباً یہ پہلا اور اب تک کا واحد موقع تھا جب اس گھڑی کو اتنا زیادہ پیچھے کیا گیا۔ پیچھے کرنے کا معنی یہ تھا کہ جوہری ہتھیاروں کا خطرہ کافی حد تک ٹل گیا ہے۔ کم از کم متعلقہ خبروں سے تو یہی تاثر ملا۔ اس وقت بہت سی رپورٹیں، تجزیے، سول سوسائٹی گروپس (جیسے پگواش) تھے اور جوہری اسلحہ کے خطرات پر خاصے مباحثے ہو رہے تھے۔ آج جبکہ اس پر زیادہ گفتگو ہونی چاہئے، اُتنی نہیں ہے جتنی کہ اُس دور میں تھی۔

واضح رہے کہ اس کلاک کو سیٹ (وقت آگے پیچھے) کرنے پر ۱۸؍افراد مامور ہیں جن میں سے تین کا تعلق جنوبی ایشیاء سے ہے۔ ان میں سے ایک دہلی آئی آئی ٹی کے پروفیسر ہیں۔ دو دہائی قبل، ڈومس ڈے کلاک میں موسمی تبدیلی سمیت دیگر خطرات شامل ہونا شروع ہوگئے تھے اور اب اس میں مصنوعی ذہانت کی طرح مزید نئے خطرات کو بھی شامل کیا جانا ہے۔ انسان اپنے آپ کو تباہ کرنے کیلئے ہر طرح کے نئے طریقے ایجاد کرتا جارہا ہے اور کسی طور رُکنے کا نام نہیں لیتا۔ اس سال کے آغاز میں، ۲۸؍جنوری کو اس نے یہ نتیجہ اخذ کرنے کیلئے درج ذیل جواز پوسٹ کیا کہ ۲۰۲۵ء میں ہم ۱۹۴۷ء کے مقابلے میں تباہی یا فنا کے زیادہ قریب ہو چکے ہیں:

''پہلے سے زیادہ قریب: اب آدھی رات سے ۸۹؍سیکنڈ کا وقت ہے۔ ۲۰۲۴ء میں، انسانیت تباہی کے بہت قریب پہنچ گئی ہے۔ سائنس اور سیکیورٹی بورڈ کو گہری تشویش میں مبتلا کرنے والے رجحانات جاری رہے اور خطرے کی غیر واضح علامات کے باوجود، عالمی لیڈران اور ان کے ممالک وہ کام کرنے میں ناکام رہے جو از حد ضروری ہیں تاکہ انسانیت کی حفاظت یقینی ہو۔ اسی لئے ہم اس گھڑی کو ۹۰؍سیکنڈ سے ۸۹؍سیکنڈ پر سیٹ کررہے ہیں، اس سے پہلے یہ گھڑی کبھی ۸۹؍سیکنڈ پر نہیں رہی، یہ تباہی کے سب سے قریب ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ عالمی لیڈران دنیا کی وجودی حالت کو تسلیم کرینگے اور جوہری ہتھیاروں، موسمی تبدیلیوں اور حیاتیاتی سائنس کے ممکنہ غلط استعمال اور ٹیکنالوجی کے بڑھتے اثرات سے لاحق خطرات کو کم کرنے کیلئے جرات مندانہ اقدام کرینگے۔''

جنوری میں اس دن کے بعد سے بہت کچھ ہو چکا ہے۔ روسی فضائی اڈوں پر ڈرون حملہ، اس کے سب سے قیمتی فضائی اثاثوں کا اتلاف جس نے یوکرین کی جنگ کو بڑھا دیا۔ غزہ میں اسرائیلی نسل کشی جاری ہے۔ حکومتِ اسرائیل نے فلسطینیوں کو بھکمری کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے، لبنان اور یمن کے حالات کسی سے مخفی نہیں، امریکہ ایک لاابالی اور مضطرب مزاج لیڈر کی سرپرستی میں آگیا ہے، اسی طرح تجارت سے لے کر تائیوان تک کے معاملات پر امریکہ نے چین کے خلاف جو تناؤ پیدا کیا ہے اس میں اضافہ ہوا ہے۔ اور یقیناً چند ہفتے پہلے ہی ہندوستان ایک ایسے تنازعے میں اُلجھا تھا جس کے بارے میں امریکی صدر بار بار دعویٰ کرتے تھے کہ ایٹمی حملے کا خطرہ ہے۔ تکنالوجی کے خطرات کے ساتھ ساتھ ہمیں موسمی تبدیلی اور مصنوعی ذہانت (یہ بھی تکنالوجی ہی کا حصہ ہے) کے اثرات کو ممکنہ اور زبردست خطرات میں شامل کرنا چاہیے۔ یہ چیزیں اتنی تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہی ہیں کہ خطرہ کتنا قریب ہے، یا خطرے کی نوعیت کیسی ہوگی، اس کا حقیقی اندازہ نہیں ہے۔ ٹیکنالوجی کے قریب ترین لوگ سب سے زیادہ فکرمند اور سب سے زیادہ خوفزدہ ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ الگ الگ ممالک جو نیوکلیائی تجربہ کرتے ہیں یا اسلحہ بناتے یا بنانے کی تیاری کرتے ہیں وہ وہاں کی حکومت کے زیر اثر ہوتے ہیں، یہاں امریکہ اور چین کے کارپوریٹ سیکٹرز میں ایک دوڑ لگی ہوئی ہے، اس پر قابو پانا ممکن نہیں ہے۔ ہم جان لیں گے کہ آخر نتیجہ تباہی ہے یا طوفان، دونوں میں سے کون سی مصیبت کب آئیگی یہ کہنا مشکل ہے مگر انسان دونوں کا آنا یقینی بناتا جارہا ہے۔ سوشل میڈیا پر غلط معلومات پھیلانے میں اور ڈرون جیسی فوجی ایپلی کیشنز میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) کا کردار ہمیں پہلے ہی یہ اشارے دیتا ہے کہ برائی کا امکان زیادہ ہے، اچھائی کا کم۔

نوٹ کریں کہ ہم نے ایک اور وباء کے پھیلنے کے امکان پر بات نہیں کی ہے۔ وہ افراتفری اور ہنگامہ جو کہ مٹھی بھر کھرب پتیوں اور اربوں غریبوں پر مشتمل دنیا میں جلد ہی آئیگا ہم نے اس کی بھی بات نہیں کی ہے کیونکہ یہ مسائل تو اپنی جگہ ہیں ہی، دُنیا کی تباہی کا مسئلہ بالکل دوسرا ہے۔ کاش انسان کو عقل آجائے اور وہ باز رہے۔

بات جنگ کی!

شکیل رشید

مسلم دنیا اور مسلم عوام ذہنی پستی کی چاہے جس سطح کو پہنچ چکے ہوں، لیکن ملّت کی ڈور سے کٹنے کے لیے آمادہ نہیں ہیں۔ اِس کا ایک ثبوت ایران و عزرائیل کی جھڑپ کے دوران اور بعد کے ردعمل ہیں۔ میں نے سوشل میڈیا پر ایسے متعدد 'مفکروں' کے ردعمل دیکھے ہیں، جو پہلے عزرائیلی حملے میں یا تو معروف سائنس دانوں و اعلیٰ فوجی افسروں کی شہادتوں کا قصوروار ایران ہی کو بتا رہے تھے، یا پھر ایران اور عزرائیل کے درمیان گٹھ جوڑ کے ثبوت میں بڑی بڑی دلیلیں پیش کررہے تھے، لیکن اب ایران کے جوابی حملے کے بعد اللہ اکبر کے نعرے بلند کرنے اور ایران کی فتح کی دعائیں مانگنے لگے ہیں۔

پہلے کا ردعمل مسلکی تعصب کی بنیاد پر تھا، اور بعد کا ردعمل ایک ہی ملّت سے تعلق کی بنیاد پر ہے۔ یقیناً مسلکی تنازعات اور جھگڑے امت کو تقسیم کرنے کا ایک بڑا سبب بنے ہیں، لیکن وقت آنے پر امّت ایک ہی ملّت کی ڈور میں بندھنا بھی خوب جانتی ہے۔ یہ ملّت کی ڈور دراصل اللہ کی رسی ہے جسے مضبوطی کے ساتھ تھامے رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ایران سے سنّی دنیا اور سنّی عوام کو لاکھ اختلافات ہوسکتے ہیں بلکہ ہیں لیکن اختلافات کا یہ مطلب نہیں کہ غاصب ریاست کی حمایت کی جائے اور ایران کو صرف اس لیے چھوڑ دیا جائے کہ وہ مسلکی طور پر مخالف خیمے کا ہے! یہ تو انتہائی بدترین عمل ہے! اب یہ دیکھیں کہ قبلہ اوّل کے دشمن پر میزائل داغے جارہے ہیں اور راستے میں مسلم ممالک ہی ان میزائلوں کو تباہ کیے دے رہے ہیں تاکہ مسجد اقصیٰ کے دشمنوں کو گزند نہ پہنچے، جبکہ وہ پوری امّت اور ملّت کے مشترکہ دشمن ہیں! یہ رویہ افسوس ناک بھی ہے اور شرم ناک بھی۔ کیا ایسے رویے سے بچا نہیں جاسکتا؟ مجھے علماء کونسل کے قیام کے دن یاد آرہے ہیں، مولانا عبدالقدوس کشمیری حیات تھے، اور کہا کرتے تھے کہ ہر ایک اپنے اپنے مسلک پر قائم رہ کر بھی متحد ہوسکتا ہے؛ یعنی ملّت کے ساتھ رہ سکتا ہے۔ یہی ہونا چاہیے، لیکن ہوتا یہ ہے کہ اکثر لوگ مسلک کو 'دشمنی' اور اس کے نتیجے میں 'انا' کا مسئلہ بنا لیتے ہیں۔ عرب اور مسلم دنیا کو اُس خول سے، جس میں وہ خود کو قید کیے ہوئے ہے، باہر نکلنا چاہیے۔ سب جانتے ہیں کہ دشمن چاہتا ہے کہ ایران ایٹمی طاقت نہ بنے، جبکہ وہ خود ایٹمی طاقت ہے۔

یاد رہے یہ چاہت صرف ایران کے ایٹمی توانائی کے حصول تک محدود نہیں ہے، بلکہ وہ سارے مشرق وسطیٰ میں ہر ملک کو اپنا دشمن سمجھتا ہے، اور چاہتا ہے کہ کوئی بھی اُس سے کسی بھی طرح کی جنگ کرنے کے قابل نہ رہ جائے تاکہ وہ ایک 'گریٹر عزرائیل' کے اپنے بدخواب کو پورا کرسکے۔ اور یہ بات بلا کسی تردید کے خوف کے کہی جاسکتی ہے کہ اگر اس نے ایران کو دھول چٹا دی تو سمجھ لیں سارے مسلم اور عرب ممالک کا وہ حاکمِ اعلیٰ بن جائے گا، کوئی اس کا بال بیکا نہیں کرسکے گا۔ امریکہ اس کا ساتھی ہی نہیں محافظ بنا ایران کو نیست و نابود کرنے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ کیوں جناب! ایران کیوں ایٹمی توانائی نہ حاصل کرے؟ بالکل کرے گا تاکہ تم سب کے دھونس کا سامنا کرسکے۔ ایران کے سامنے ڈھیروں مشکلات ہیں۔ ایک مشکل اُن ایمان فروش ایرانیوں سے ہے جو اسرائیل کے جاسوس بنے ہوئے ہیں، اور خفیہ معلومات دے کر اپنے ہی سائنس دانوں اور جرنلوں کو شہید کروا رہے ہیں۔ آئندہ آنے والے دن دیکھتے ہیں کیا تصویر سامنے لاتے ہیں۔

HAKIKAT TIMES
URDU DAILY MUZAFFARPUR
روزنامہ حقیقت ٹائمس مظفرپور

تلنگانہ میں سماجی انصاف کا نعرہ

تلنگانہ میں دس برس تک بی آر ایس کے اقتدار کے بعد کانگریس پارٹی کو اقتدار حاصل ہوا تھا۔ کانگریس نے انتخابات کے موسم میں سماج کے تمام طبقات کیلئے کئی اہم وعدے کئے تھے۔ انہیں کئی طرح کی سہولیات کی فراہمی کا تیقن دیا گیا تھا۔ سماجی سطح پر انصاف رسانی اور مساوی مواقع فراہم کرنے کا بھی تیقن دیا گیا تھا۔ عوام نے تبدیلی کو قبول کیا اور کانگریس کو ریاست میں اقتدار حاصل ہوا تھا۔ کانگریس نے اقتدار سنبھالنے کے بعد بھی کچھ وقت تک تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلنے کی بات کی۔ جو وعدے عوام سے کئے گئے تھے انہیں پورا کرنے کی کوشش بھی کی گئی۔ ریاست میں کانگریس ٹکٹ پر ایک بھی مسلم امیدوار رکن اسمبلی منتخب نہیں ہوسکا تھا۔ اسی وجہ سے حکومت کی تشکیل کے وقت کابینہ میں کسی مسلمان کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ کانگریس کو ریاست میں اقتدار سنبھالے ڈیڑھ برس کا عرصہ گذر چکا ہے تاہم اب تک بھی ریاستی کابینہ میں کسی مسلمان کو جگہ نہیں دی گئی ہے۔ سماج کے تمام طبقات کی جانب سے دباؤ بنانے کی حکمت عملی پر عمل کرتے ہوئے اپنے مطالبات کو منوایا جارہا ہے۔ کابینہ ہو یا پھر سرکاری عہدے ہوں ان میں موثر اور خاطر خواہ نمائندگی حاصل کی جارہی ہے۔ حکومت اور کابینہ میں عہدے حاصل کرنے میں یہ طبقات اور برادریاں کامیاب بھی رہی ہیں۔ کانگریس کی ریاستی اور مرکزی قیادت نے سماجی انصاف کا نعرہ دیا تھا۔ قائد اپوزیشن راہول گاندھی بھی ملک گیر سطح پر سماجی انصاف کی بات کر رہے ہیں۔ آبادی میں جس کی جتنی آبادی اس کی اتنی حصہ داری کا نعرہ دیا جا رہا ہے۔ سماج کے پسماندہ اور پچھڑے ہوئے طبقات میں اس نعرہ کی وجہ سے ایک آس اور امید پیدا ہورہی ہے۔ تاہم ایسا لگتا ہے کہ تلنگانہ میں اس نعرہ کو محض نعرہ تک محدود کردیا گیا ہے۔ کیونکہ دیگر طبقات کو تو ان کی آبادی کا تناسب دیکھتے ہوئے ہر شعبہ میں حصہ داری دینے کی پہل کی جاچکی ہے لیکن اس معاملے میں اگر کوئی نظر انداز کئے جا رہے ہیں تو وہ مسلمان ہیں۔ ریاست میں ریونت ریڈی کی حکومت مسلمانوں کو محض چند کارپوریشن کے عہدے فراہم کرتے ہوئے بری الذمہ ہونے کی کوشش کررہی ہے۔ تلنگانہ یا متحدہ آندھرا پردیش میں یہ پہلا موقع ہے کہ کابینہ میں کوئی مسلم وزیر شامل نہیں ہے۔

ماضی میں متحدہ آندھرا پردیش میں کانگریس حکومتوں میں بیک وقت دو دو وزیر بھی شامل کئے گئے تھے۔ انہیں اقلیتی بہبود کے علاوہ دوسرے قلمدان بھی سونپے گئے تھے۔ خود کے سی آر کی قیادت والی بی آر ایس حکومت کی دونوں معیادوں میں مسلم وزیر تھے۔ انہیں ڈپٹی چیف منسٹر بنایا گیا۔ مال اور داخلہ کے اہم قلمدان بھی دئے گئے تھے۔ تاہم کانگریس حکومت میں کسی بھی مسلم وزیر کو شامل نہ کرتے ہوئے سماجی انصاف کے نعرہ پر عمل آوری سے گریز کیا جارہا ہے۔ ریاست کے مسلمانوں نے راہول گاندھی کی جدوجہد کی تائید وحمایت کی تھی۔ ان کے نعرہ پر یقین کیا تھا۔ راہول گاندھی کی بھارت جوڑو یاترا اور پھر بعد میں دئے گئے ان کے بیانات پر یقین کرتے ہوئے کانگریس کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کیلئے منظم انداز میں مہم بھی چلائی گئی تھی۔ کانگریس کے وعدوں پر یقین کیا گیا تھا لیکن ریاستی کابینہ میں کسی بھی مسلمان کو شامل نہ کرتے ہوئے کانگریس حکومت نے مسلمانوں کو مایوس کیا ہے۔ تلنگانہ کے مسلمان کانگریس کی مرکزی اور ریاستی دونوں ہی قیادتوں سے سوال کرنے لگے ہیں کہ کیوں کسی مسلمان کو کابینہ میں شامل نہیں کیا گیا۔ ارکان اسمبلی کا کوٹہ ہو یا مجالس مقامی کا کوٹہ ہو کسی بھی کوٹہ میں کسی مسلمان کو ایم ایل سی بھی نہیں بنایا گیا۔ صرف گورنر کوٹہ میں ایک کونسل نشست دی گئی ہے۔ وزارت میں شمولیت سے گریز کے جو عذر پیش کئے جارہے ہیں وہ مسلمان قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ جو امیدیں مسلمانوں نے کانگریس حکومت سے وابستہ کی تھیں وہ ٹوٹ رہی ہیں اور مسلمانوں میں ناراضگی اور مایوسی پیدا ہوگئی ہے۔ ریاست میں دلت طبقات اور پچھڑی ہوئی برادریوں کو تک بھی ان کی آبادی کے اعتبار سے تحفظات فراہم کئے جارہے ہیں۔ ان کیلئے سب پلان چل رہے ہیں۔ انہیں دباؤ کو قبول کرتے ہوئے کابینہ اور سرکاری عہدوں میں مناسب نمائندگیاں دی گئی ہیں لیکن مسلمانوں کے تعلق سے ہی سرد مہری اختیار کی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کی مایوسی مزید گہری ہونے سے پہلے کانگریس کی مرکزی قیادت کو ریاست کی صورتحال کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

ہمہ جہت افسانہ نگار: نسیم اشک

یوسف اقبال

انسان جو دیکھتا ہے، محسوس کرتا ہے اور جو جذبات اسکے دل میں پیدا ہوتے ہیں انکے اظہار کے راستے بھی کھوج لیتا ہے جس طرح پانی کے دھارے اپنا راستہ ڈھونڈھ لیتے ہیں۔ اپنے جذبات و خیالات کے اظہار کے لئے انسانوں نے مختلف طریقے اور راستے اپنائے ہیں اور اس کے نتیجے میں ایسے ایسے کارنامے ان سے انجام پائیں جو عقل کو حیران کر دیتے ہیں۔ جذبات و احساسات کے اظہار کے لئے انسانوں نے جو سب سے پرکشش اور دلچسپ راستہ اپنایا وہ ادب کا ہے۔ کہانیوں، مضامین، ڈراموں، ناولوں، نظموں، گیتوں وغیرہ کے ذریعہ صرف اپنے جذبات و خیالات کا اظہار ہی نہیں کیا بلکہ انقلاب بھی برپا کیا ہے۔ روسی اور فرانسیسی انقلابات اسکی بہترین مثالیں ہیں۔ جن ادیبوں اور شعراء نے ادب کو سماج میں انقلاب لانے کا ذریعہ ہی نہیں سمجھا بلکہ اپنے فن پاروں میں داخلی کیفیات کی موثر ترجمانی کرنے کی کوشش بھی کی، ان میں ایک نام اردو ادب کی دنیا میں ابھرتے ہوئے نئی نسل کے شاعر، افسانہ نگار، مبصر اور ناقد جناب نسیم اشک کا بھی ہے۔ نسیم اشک نے مغربی بنگال کے شمالی چوبیس پرگنہ کے ایک قصبہ جگتدل میں اپنی آنکھیں کھولیں۔ یہاں کی سرزمین اردو ادب کے لئے ہمیشہ سے زرخیز رہی ہے۔ جگتدل اور اس کے قرب و جوار کے علاقوں میں کئی نامور شعراء و ادباء نے جنم لیا۔ یہاں کی ادبی فضا میں نسیم اشک نے جب اپنی تخلیقی قوتوں کو قرطاس پر بکھیرنا شروع کیا تو یہاں کا ماحول انکی غزلوں اور نظموں سے مزید خوش رنگ اور خوشگوار ہوتا گیا۔

آج کل دنیائے اردو ادب میں یہ ٹرینڈ چل پڑا ہے کہ ماہرین ادب ادبی تخلیقات اور فن پاروں کو انکی فنی خوبیوں، اجزائے ترکیبی، موضوعات کے انتخاب اور دیگر خصوصیات کی بنیاد پر مختلف ادوار کے فنی اسالیب سے منسوب کر تے ہیں جیسے کلاسکی، ترقی پسندی، جدیدیت اور مابعد جدیدیت۔ مگر جہاں تک نسیم صاحب کی شعری اور نثری تخلیقات کا تعلق ہے انہیں کسی ایک زمرے میں قید کرنا بڑا مشکل امر ہے۔ چونکہ اس مضمون میں موضوع بحث انکی افسانہ نگاری ہے اس لئے اس صنف میں انکی فنی خصوصیات کو اجاگر کرنے کے لئے انکے افسانوی مجموعے "رات ڈھلنے کو ہے" کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس مجموعے میں کل چوبیس افسانے شامل ہیں۔ اس مجموعے کے تمام افسانوں کا اگر باریک بینی سے مطالعہ کیا جائے تو ہمیں نسیم اشک کوہِ افسانہ نگاری کی اس بلند چوٹی پر نظر آئیں گے جہاں ایک افسانہ نگار اپنے ادبی سفر کے راستوں میں ہونے والی غلطیوں سے حاصل ہونے والے تجربات، سیکھنے کی بھوک، عمیق مطالعہ، انسانی نفسیات کا ادراک اور زندگی کے مختلف شعبوں پر گہری نظر کے ذریعہ پہنچتا ہے۔

انسانی تواریخ پر گہری نظر رکھنے والا ہر باشعور شخص اس بات سے بخوبی واقف ہوگا کہ سماج میں ہونے والی ہر تبدیلی انسانی زندگی پر اپنے مثبت اور منفی دونو اثرات مرتب کرتے ہیں۔ قدرت ہمیں کچھ دیتی ہے تو بدلے میں کچھ ضرور لیتی ہے۔ صنعتی انقلاب نے جہاں ہماری زندگی میں کچھ آسانیاں پیدا کیں وہیں اس نے ہماری سماجی زندگی کو بے حد پیچیدہ بنا دیا۔ صنعتی انقلاب نے ایک ایسے سماج کو جنم دیا جسے ہم سرمایہ دارانہ سماج کہتے ہیں۔ یہ ایک ایسا سماج ہے جہاں امیری اور غریبی کے درمیان بہت بڑی خلیج ہے جسے کم کرنا ناممکن نظر آرہا ہے۔ اخلاقی قدریں، خلوص، بھائی چارہ غرض کہ ہر اچھے افکار ماضی کی باتیں لگنے لگی ہیں۔ عمارتیں بڑی ہوتی گئیں دل چھوٹے ہوتے گئے۔ نسیم صاحب کا افسانہ بونے لوگ "ایک ایسے ہی سماج کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے اپنے اس افسانے میں ماقبل صنعتی سماج کی مٹتی تصویروں کو اپنا موضوع بنایا ہے۔ اس افسانے میں ایک چائے خانے کا ذکر ہے جسے انہوں نے بہت قدیم کہا ہے۔ یہ چائے خانہ دراصل اسی سماج کی مٹتی تصویروں کا ایک دھندھلا نقش ہے اور سوداگر میاں جیسے لوگ ان تصاویر کے سبجیکٹس ہیں۔

"چاندرات" ایک بہت ہی تلخ حقیقت پر مبنی افسانہ ہے کہ زندگی سبھوں کے لئے یکساں نہیں ہوتی۔ میلے، ٹھیلے اور تہواروں کی خوشیاں ہر کسی کے نصیب میں نہیں ہوتی۔ تہواروں کی خوشیاں اور مذہبی رسومات سے حاصل ہونے والے ثواب بھی انہی لوگوں کے حصے میں آتے ہیں جن کے پیٹ بھرے ہیں۔ غریب کا مذہب اور زندگی کا فلسفہ الگ ہوتا ہے۔ نسیم اشک انسانی زندگی کے اس گوشے پر نظر ڈالتے ہیں جسے عموماً لوگ نظر انداز کر دیتے ہیں یا شاید ارادی طور پر اس کے متعلق سوچنے سے گریز کرتے ہیں۔ اس افسانے میں ان لوگوں کی زندگی کی بھی عکاسی کی گئی ہے جن کے گھروندے دنگے فساد کے طوفان کی نذر ہو جاتے ہیں۔ مذہب کے ٹھیکیدار، مذہب کے نام پر انسانیت کو شرمسار کرنے والے، ایسے کام کر جاتے ہیں جس پر زندگی برسوں آنسو بہاتی ہے۔ ان فسادات میں اپنوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے دیکھ کر لوگوں کے نفسیات پر کیسے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اس کی ایک واضح تصویر اس افسانے کے کرداروں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ نسیم صاحب کے خیالات میں اشتراکیت کے عنصر اس جملے میں دیکھے جا سکتے ہیں جو اس بوڑھے نے اس وقت کہا جب افسانہ نگار نے اسکے پوتے کو کچھ کھانے کے لئے دینا چاہا۔ جملہ ملاحظہ فرمائیں، بابو جی! اور بھی بچے ہیں۔"

زندگی کی تلاش اور اسکے لئے مسلسل جدوجہد ازل سے جاری ہے۔ انسانوں کی اپنی بقاء کے لئے جدوجہد اسکی پیدائش سے ہی شروع ہو جاتی ہے اور یہ سلسلہ اسکی موت تک جاری رہتا ہے۔ مگر ہر انسان کی جدوجہد کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ ایک غریب کی زندگی اور اسکے مسائل ایک امیر اور کھاتے پیتے شخص سے بہت مختلف ہوتے ہیں اس لئے انکے ان مسائل کا سامنا کرنے اور لڑنے کے طریقے بھی ایک جیسے نہیں ہوتے ہیں۔ یتیموں اور مفلسوں کی خود کو زندہ رکھنے کی جدوجہد کو افسانہ "بجھتے دیپ نینوں کے" میں بخوبی دیکھا جا سکتا ہے۔ افسانہ نگار نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ جب تک انسان کی بنیادی ضروریات جس کا تعلق روٹی، کپڑا اور مکان سے ہے، پورے نہیں ہوتے وہ دوسری باتوں کی طرف دھیان نہیں دیتا۔ بھوک سے جلتے ہوئے پیٹ کو فلسفے نہیں روٹیاں ٹھنڈک پہنچاتی ہیں۔ تہذیب یافتہ سماج میں پائی جانے والی ایک بہت ہی عام بیماری جسے رشوت خوری کہتے ہیں جس کے شکار زیادہ تر غریب اور مفلس ہوتے ہیں اس کی جھلک بھی اس افسانے میں نظر آتی ہے۔ افسانہ نگار نے جہاں غریب طبقے کی روزمرہ کی جدوجہد، انکی زندگی میں پھیلے غم اور مایوسی کی کالی رات کو موضوع بنایا ہے وہیں افسانے کے خاتمے پر مستقبل میں ایک بہتر زندگی کی پرنور صبح کے آنے کی امید کو بھی دکھایا ہے۔ یہ وہ امید ہے جو انکے سانسوں کی ڈور کو ٹوٹنے نہیں دیتی اور زندگی سے مسلسل لڑنے کا حوصلہ دیتی ہے۔

آج کا ترقی یافتہ دور ازل سے انسانوں کے اندر قدرت کے چھپے راز کو جاننے کی چاہت، نئے راستوں اور جگہوں کو تلاش کرنے کا جنون اور اپنی زندگی کو آسان بنانے کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی میں ہوئی ترقی نے انسانی زندگی میں تو آسانیاں پیدا کر دیں مگر ترقی کے اس سفر میں انسانوں نے اپنی انسانیت کو کھو دیا۔ ایک ایسے ہی ترقی یافتہ سماج کی تصویر ہم افسانہ "گھٹن" میں دیکھتے ہیں۔ اس افسانے کے عنوان کا انتخاب بہت موزوں ہے۔ اسکا مطالعہ ہر باشعور، حساس اور زندہ انسان کے اندر ایک گھٹن کی کیفیت پیدا کرے گا۔ یہ افسانہ ہماری ارتقائی منازل کا از سر نو جائزہ لینے کی وکالت کرتا ہے۔ انسانوں کی ایک بڑی آبادی تنگ گلیوں، فٹ پاتھوں، ریلوے لائن کے کنارے اور جھوپڑپٹیوں میں کیڑے مکوڑوں کی طرح زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ آج دنیا کے بڑے بڑے ترقی یافتہ ممالک سیاروں میں زندگی تلاش کر رہے ہیں مگر ہماری دھرتی پر جو زندگی موجود ہے انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ماحولیات پر سائنس اور ٹیکنالوجی میں ہوئی ترقی کے جو منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں اس کا اظہار افسانہ نگار نے اس جملے میں اس طرح کیا ہے، اسپتال میں لوگوں کی بھیڑ بہت زیادہ تھی۔ گرمی بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے کچھ لوگ بیہوش ہو گئے تھے۔ شاید نئے سیارے پر جانے کے بعد ایسا ہوتا ہے۔" ایسے موضوعات پر قلم اٹھانا اس بات کا ثبوت ہے کہ نسیم اشک اپنے گردوپیش ہونے والی ہر طرح کی تبدیلیوں پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ انسانی سماج اور اس میں ہونے والے تغیرات کا عمیق مشاہدہ ہی ایسے افسانے کو جنم دیتا ہے۔ انہوں نے اپنے افسانوں میں جہاں غریبوں، یتیموں، مزدوروں، وقت اور حالات کے ستائے ہوئے لوگوں کی زندگی اور ان کے مسائل کا احاطہ کیا وہیں انہوں انسانی نفسیات، فطرت، اور بشری کمزوریوں کو بھی بخوبی پیش کیا ہے۔ ازدواجی رشتوں کی اہمیت، انسانی نفسیات اور بشری کمزوریوں کو نسیم صاحب نے اپنے افسانے یادوں کے سائے تلے، "کھویا جہاں" اور "سوپ کیس" میں بڑے انوکھے انداز میں پیش کیا ہے۔

ماں کی عظمت اور اپنے بچوں کے کیلئے اسکی قربانیاں افسانہ آخری سفر" کے اس جملے میں ظاہر ہوتا ہے،" ماں جو اچانک سب کچھ چھوڑ کر چل دی، اس نے عمر بھر دکھ کے نوالے کھا مگر بچوں کو امرت پلاتی رہی۔ اس کے تشنہ لبوں پر کبھی حرف شکایت نہیں آیا۔ شاید ماں کے لبوں تک آکر پیاس کی حدمٹ جاتی ہے۔"

افسانہ "مٹتی تصویریں" کا ایک جملہ" موسمِ بہار میں پھول کھلے یا نہیں، اس سے زیادہ ضروری ہے کہ کوئی بھوکا سویا تو نہیں۔" نسیم صاحب کی اس سوچ کی ترجمانی کرتا ہے جس کی جھلک ہمیں فیض احمد فیض کی نظم "مجھ سے پہلی سی محبت میری محبوب نہ مانگ" کے ذیل کے بند میں ملتا ہے۔

"جسم نکلے ہوئے امراض کے تنوروں سے
پیپ بہتی ہوئی گلتے ہوئے ناسوروں سے
لوٹ جاتی ہے ادھر کو بھی نظر کیا کیجے
اب بھی دل کش ہے ترا حسن مگر کیا کیجے
اور بھی دکھ ہیں زمانے میں محبت کے سوا
راحتیں اور بھی ہیں وصل کی راحت کے سوا
مجھ سے پہلی سی محبت مری محبوب نہ مانگ"

اسی افسانے میں وہ ادب کے تخلیق کاروں سے مخاطب ہیں اور کہتے ہیں کہ ادبی تخلیقات کی عمارت محض تخیل کی بنیاد پر بنانا فضول ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ ادبی فن پاروں میں انسانی سماج کے جس طبقے کی زندگی کی ترجمانی کرنی ہو اسے قریب سے دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

منظر نگاری اور جزئیات نگاری ایسے ہنر ہیں جس میں تخیل کی پرواز اور لفظوں کے درمیان آہنگ پیدا کئے بغیر قدرت حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اسٹون مین "،" بونے لوگ" اور اندھی روشنی" ایسے افسانے ہیں جن میں نسیم اشک اِن ہنر میں درجہ کمال پر نظر آتے ہیں۔ سادہ اور سلیس زبان میں پیچیدہ فلسفے بیان کرنا بڑا مشکل امر خیال کیا جاتا ہے۔ مگر نسیم صاحب اپنے افسانوں میں بڑی بڑی باتیں بلکل سلیس اور سادہ زبان میں کہہ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انکے تخلیق کردہ کرداروں کے جملے دل میں اتر جاتے ہیں اور روح کو جھنجھوڑ دیتے ہیں۔ انکے یہاں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ اپنے افسانوں کو زیادہ طویل نہیں کرتے۔ غیر ضروری باتوں کو شامل کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور چھوٹے سے پلاٹ میں اپنے خیالات کو بڑی خوبی سے پیش کرتے ہیں۔ یہی ساری خوبیاں انکے افسانوں کو دلچسپ بناتی ہیں اور قارئین میں اکتاہٹ کا احساس پیدا ہونے نہیں دیتی ہیں۔

مزکورہ افسانوں کے علاوہ اس کتاب میں شامل دوسرے افسانے جیسے گمشدہ"، "لاحاصل"، اسکیپسٹ"، "چراغ جلتا رہا" اور وہ بھگوان ہو گیا" اور "اندھی روشنی" پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔"رات ڈھلنے کو ہے"، اور "صبح کا انتظار" جیسے افسانے زندگی کے تاریک راہوں کے سفر میں مشعلِ راہ ہیں۔ نسیم اشک کی کتاب رات ڈھلنے کو ہے" اس بات کا پیغام دیتی ہے کہ گہری سیاہ رات روشن صبح ہونے کا اشارہ ہے۔

خالق کائنات ان کے قلم کو مزید تابندگی بخشے۔

اردو تنقید کا ایک معتبر نام: کلیم الدین احمد

کلیم الدین احمد نے اپنی تنقید کے حوالے سے ادبی خوبیوں، تجربات کی اہمیت، اسلوب کی تاثیر اور دلکشی پر مزید روشنی ڈالی

محمد غفران انظر

اردو ادب میں کلیم الدین احمد کی شناخت کئی پہلو سے قائم ہے۔ ایک ناقد، ایک شاعر اور سوانح نگار کی حیثیت سے انہوں نے کئی قیمتی تخلیقات سے قارئین ادب کو مالا مال کیا ہے۔ اردو ادب میں انہوں نے اپنا ادبی آغاز "گل نغمہ" سے کیا۔ "گل نغمہ" ان کے والد ڈاکٹر عظیم الدین احمد کا مجموعہ کلام ہے جس کا مقدمہ کلیم الدین احمد نے لکھا اور ۱۹۳۹ء میں یہ شائع ہو کر ادبی حلقے میں داد تحسین حاصل کر چکا ہے۔ اسی مقدمے میں کلیم صاحب نے یہ جملہ "غزل نیم وحشی صنف سخن ہے" رقم کیا تھا۔ ان کی تنقیدی کتابوں میں اردو شاعری پر ایک نظر (۱۹۴۰)، اردو تنقید پر ایک نظر (۱۹۴۲)، اردو زبان اور فن داستان گوئی (۱۹۴۴ء) سخن ہائے گفتنی (۱۹۵۵ء)، اقبال ایک مطالعہ، تحلیل نفسی اور ادبی تنقید کے اصول (۱۹۴۸ء) سخن ہائے ایک نظر (۱۹۴۰ء) اور عملی تنقید (۱۹۶۳ء) ہیں۔ یہ تمام کتابیں ان کے تنقیدی شعور کا پتہ دیتی ہیں۔ کلیم الدین احمد کا تنقید کے میدان میں یہ اختصاص رہا کہ انہوں نے خواہ اصناف سخن ہو یا شعرائے ادب سبھوں کے متعلق اپنے نظریہ نقد سے قارئین ادب کو روبرو کرایا ہے۔ جس کا مثبت اثر یہ ہوا کہ اردو تنقید کو ایک نیا رنگ و آہنگ اور نئی شاہ راہ ملی۔ جہاں جانبداری اور تعصب پسندی کو کوئی دخل حاصل نہیں تھا۔ بلکہ وضاحت اور صفائی کے ساتھ نظریۂ فکر اور تنقیدی نقطہ نظر کی پیشکش پر زور تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تنقید نگاری کی اہمیت کا اعتراف جس طرح پہلے کیا گیا تھا وہ سلسلہ آج بھی قائم ہے۔ مختصر یہ کہ کلیم الدین احمد نے اردو تنقید کو معروضی اور تجزیاتی شعور سے ہمکنار کیا۔ اس کی خاص وجہ ہے کہ کلیم الدین احمد نے اپنی تنقیدی نگارشات کے حوالے سے اس پہلو کا انکشاف کیا کہ "قاری کو تنقید کے اہم اور ذمہ دار اغراض کی طرف متوجہ کیا جائے۔" اردو تنقید کے حوالے سے کلیم الدین احمد کا نظریہ خاصا معیاری اور جامع ہے۔ تنقید کے سلسلے سے وہ فرماتے ہیں کہ:

"تنقید کوئی کھیل نہیں ہے جسے ہر شخص بہ آسانی کھیل سکے۔ یہ ایک فن ہے، ایک صناعی ہے، فن تو ہر طرح کے ہوتے ہیں، مشکل بھی اور آسان بھی، تنقید مشکل ترین فن ہے۔ ہر فن کی طرح اس کے بھی اصول وضوابط اور اغراض و مقاصد ہیں۔"

اردو تنقید پر ایک نظر، کلیم الدین احمد، ص۔ ۱۶

ادبی حلقے میں جب کلیم الدین احمد کے نظریہ تنقید سے لوگ روبرو ہوئے تو یہ بات بلا تامل تسلیم کیا جانے لگا کہ تنقید کا اصل مقصد ادبی تخلیقات کو سمجھنا، پرکھنا اور معروضی انداز میں سمجھانا ہے۔ تنقید کا مطلب یہ نہیں کہ تنقید نگار اپنی پسندیدہ شخصیت یا شعرائے کی ادبی تخلیقات کا بیجا تحسین و تشہیر کرے۔ تنقید کے علاوہ غزل کے حوالے سے بھی کلیم الدین احمد نے اپنے نظریہ نقد سے قارئین ادب اور مکتبہ فکر کو روبرو کرایا، اس ضمن میں انہیں مغرب زدہ بھی قرار دیا گیا، لیکن ان سب سے الگ ہٹ کر ان کے تنقیدی نقطہ نظر کے ہم معترف ہیں کیوں کہ یہاں کسی طرح کا ابہام نہیں ملتا بلکہ کلیم الدین احمد کا اختصاص یہ رہا ہے کہ انہوں نے اردو تنقید کو ادب کے عالمی معیاروں سے روشناس کرایا۔ انہوں نے اپنی تنقید کے حوالے سے ادبی خوبیوں، تجربات کی اہمیت، اسلوب کی تاثیر اور دلکشی پر مزید روشنی ڈالی۔ کلیم الدین احمد غزل کے تعلق سے رقم طراز ہیں:

"غزلوں کے ناموزوں سیلاب کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نئی دنیا میں جا پہنچے ہیں جہاں کا آئین، جہاں کا نظام بالکل علاحدہ ہے۔ بے ربطی اور پراگندگی کا نام ونشان نہیں۔ پراگندگی اور انتشار کے بدلے تعمیری یکسانی ہے۔ ہر شعر ایک دوسرے سے بے نیاز نہیں۔ بہ اعتبار معنی ایک دوسرے کا محتاج ہے اور خیالات کی تکمیل اختتام قطع سے پہلے ممکن نہیں۔"

اردو شاعری پر ایک نظر حصہ اول، کلیم الدین احمد ص۔ ۹۰

اس اقتباس کی روشنی میں یہ کہا جائے گا کہ کلیم الدین احمد غزل میں نظم و ربط پر خصوصی توجہ چاہتے ہیں۔ مختصر یہ کہ کلیم الدین احمد کے لئے خیال اور ارتقائے خیال غزل کے لئے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اپنی تنقیدی تصنیف "اردو شاعری پر ایک نظر" میں جہاں غزل کے حوالے سے کلیم الدین احمد نے اپنا تنقیدی نظریہ پیش کیا ہے وہیں قصیدہ، مرثیہ اور مثنوی کے تعلق سے بھی اپنے خیالات اور نظریات سے قارئین کو روبرو کیا ہے۔ قصیدہ کے تعلق سے فرماتے ہیں:

"پہلی بات تو یہ ہے کہ قصیدہ کی غرض و غایت کسی کی تعریف ہوتی ہے اور وہ بھی نہایت مبالغہ آمیز کسی بادشاہ یا کسی امیر کی تحسین مدنظر ہوتی ہے اور یہ تحسین اس بادشاہ یا اس امیر کے عدل یا جود و سخاوت سے متاثر ہو کے نہیں بلکہ نفع کی امید میں کی جاتی ہے۔ کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ شاعر قصیدہ کو اظہار عقیدت کا ذریعہ ہو بناتا ہے۔ اس طرح قصیدہ میں مذہب اور مذہبی عقائد کی رنگ آمیزی ہوتی ہے، لیکن یہ رنگ آمیزی کسی گہرے پرجوش مذہبی جذبہ سے متاثر و مجبور ہر گز نہیں ہوتی اس قسم کے قصیدوں میں عقیدت کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ قصیدے مذہبی رنگ میں رنگ ہوئے ہوں یا دنیاوی آلائشوں سے ملوث ہوں غرض وہ کسی قسم کے کیوں نہ ہوں ان میں تمام آورد ہوتی ہے۔"

اردو شاعری پر ایک نظر حصہ اول، کلیم الدین احمد ص۔ ۴۲-۲۴۱

اس اقتباس کی روشنی میں یہ کہا جائے گا کہ کلیم الدین احمد نے قصیدے کی جن کمزوریوں کا تذکرہ کیا ہے ان کی نشاندہی دوسرے تنقید نگاروں نے بھی کی ہے۔ اس کے علاوہ قصیدے کے تعلق سے اس بات کی نشاندہی بھی کرتے ہیں کہ اس کے شعروں میں خوب گہرا ربط و تسلسل نہیں ہوتا ہے۔ اس کے برعکس وہ اس بات کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ قصیدہ نگار کے زور ادراک کا مرکز الفاظ ہوتے ہیں۔ وہ نئے نئے الفاظ ڈھونڈ نکالتا ہے اور نئی بندشیں اور ترکیبیں ایجاد کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ قصیدہ گوئی بنیادی طور پر اسلوبی طمطراق کی شاعری ہے جسے کلیم الدین احمد نے قابل اعتراف کہا ہے۔

اصناف سخن کے بعد کلیم الدین احمد نے ادیب و شاعروں آزاد، حالی، شبلی، اقبال، اکبر، شوق چکبست، جوش، مجاز، فیض اور اختر شیرانی کی ادبی و شعری خدمات کے سلسلے بھی اپنی قیمتی رائے سے قارئین کو نوازا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کلیم الدین احمد اپنی تنقیدی نگارشات کے حوالے سے تنقید کی مروجہ روایتوں کی کمزوریوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اردو تنقید کے اغراض و مقاصد پر بھرور روشنی بھی ڈالی ہے۔ ان کے تنقیدی اسلوب میں کسی طرح کی پیچیدگی نہیں بلکہ سادگی اور صفائی موجود ہے۔ ان کی تنقید اور تنقید کے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ کلیم الدین احمد کی تنقید نگاری کے تعلق سے پروفیسر آل احمد سرور رقم طراز ہیں:

"پروفیسر کلیم الدین احمد ہمارے چوٹی کے نقادوں میں سے ہیں۔ میں انہیں ایک بہت اہم نقاد ہی نہیں، تنقید کا ایک بہت اچھا معلم بھی سمجھتا ہوں۔ نقاد کا کام صرف بت گری نہیں بت شکنی بھی ہے اور کلیم الدین احمد نے بہت سے بت توڑے ہیں۔ ان کی کتابوں میں اردو شاعری پر ایک نظر فن داستان گوئی اور تنقید پر ایک نظر اور عملی تنقید بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ وہ تنقید کو بنیادی اہمیت دیتے ہیں اور سانس لینے کی طرح اسے ضروری سمجھتے ہیں۔ کلیم الدین احمد کی تنقید ہمارے افق ذہنی کو وسیع کرتی ہے ہمیں طرف داری کے بجائے سخن فہمی کے آداب سکھاتی ہے اور ادب کی مخصوص بصیرت اس کی تنظیم اس کے حسن اس کی اعلیٰ سنجیدگی اس کی قدروں کی تلاش اور زندگی میں اس کی اہمیت اور معنویت کی طرف اشارہ کر کے اس کی ایک ضروری تہذیب اور سماجی فرض انجام دیتی ہے۔"

کلیم الدین احمد کی ادبی خدمات، ڈاکٹر عبد المالک، ص ۱۹-۲۱۸

تمام باتوں کی روشنی میں ہم یہ کہیں گے کہ تمام نکتہ چینیوں اور اعتراضات کے باوجود کلیم الدین احمد کے ناقدانہ مزاج و اسلوب نے اپنا گہرا اثر چھوڑا ہے۔ یہ بھی کہا جائے گا کہ موجودہ تنقیدی مزاج و اسلوب کی سمت نمائی انہوں نے جس غیر جانبدارانہ شعور اور ہمت و استقلال کے ساتھ کی ہے وہ قابل ستائش ہے۔

پریم چند اسکول کے نمائندہ افسانہ نگار سہیل عظیم آبادی

محمد رحمت اللہ سلفی، فاضل پوری

اس جہان رنگ و بو میں اب تک ان گنت لوگ پردۂ عدم سے لبادہ وجود میں جلوہ گر ہوئے۔ اکثروں کی وجودیت نہ تب تھی نہ اب ہے، ان کے متعلق کوئی کچھ نہیں جانتا لیکن بعضے ایسے بھی ہیں جو ظاہری طور پر اس روئے زمین پر نہیں ہیں مگر آج بھی ایک دنیا انہیں ان کے کارناموں سے جانتی ہے اور معدومیت کی دنیا میں چلے جانے کے باوجود ان کا وجود ابدی ہے اور یہ ابدیت ان کی شخصیت اور خدمات کی وجہ سے ملی ہے۔ کوئی علم منطق، کوئی فلسفہ، کوئی فقہ تو کوئی حدیث و تفسیر اور کوئی سائنس و ریاضی میں اپنی نمایاں خدمات کی وجہ سے تو کوئی زبان و ادب میں اپنے گراں قدر کارناموں کے باعث تاریخ کے اوراق میں تابندہ ہیں۔ ان لوگوں نے ایسے ایسے نقوش چھوڑے جسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ انہی زندہ و جاوید لوگوں میں سے ایک نام سہیل عظیم آبادی کا بھی ہے جو اردو ادب میں اپنی بے بہا خدمات کے سبب حیات ابدی حاصل کر گئے۔ آج وہ دنیا میں نہیں ہیں لیکن ان کے افسانے ان کو زندہ رکھنے کے لئے کافی ہیں۔

سہیل عظیم آبادی کی ولادت جولائی ۱۹۱۱ء میں پٹنہ میں ہوئی۔ اصل نام سید مجیب الرحمٰن ہے۔ سہیل ان کا تخلص تھا۔ زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ ابھی ایک سال کے ہی تھے کہ ماں کی ممتا سے محروم ہو گئے۔ نانیہال کا گھرانہ خوشحال تھا، نانیہال ہی میں ابتدائی تعلیم و تربیت ہوئی۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے گھر بار کو خیر باد کہہ کر مظفر پور کے لئے روانہ ہوئے۔ ضلع اسکول مظفر پور میں اس وقت علامہ جمیل مظہری کے والد سید خورشید حسین استاد کی حیثیت سے مامور تھے جو ایک بہترین ادیب کے ساتھ ساتھ بہترین شاعر بھی تھے۔ ان ہی کے زیر نگرانی سہیل عظیم آبادی کی تعلیم و تربیت ہوئی۔ چونکہ اکثر مشاعرے میں شریک ہوا کرتے تھے اسلئے شاعری کا شوق پروان چڑھا۔ ان کی اعلیٰ تعلیم سے محرومی کا سبب بھی شاید یہی شاعری کا شوق تھا یا پھر آزادانہ طبیعت۔ بہر حال وہ شاعری کرنے لگے چونکہ ان کے استاد سید خورشید حسین خود ایک بہترین شاعر تھے اسلئے انہیں سے اپنے کلام کی اصلاح لی۔ پھر جمیل مظہری سے بھی کلام کی اصلاح لینے لگے۔ اس کے بعد سہیل عظیم آبادی کلکتہ چلے آئے۔ کلکتہ میں دوران قیام انھوں نے ایک افسانہ لکھا جو ایک مؤقر میگزین میں شایع ہوا۔ جمیل مظہری نے افسانہ پڑھنے کے بعد سہیل عظیم آبادی کو افسانہ لکھنے کا مشورہ دیا۔ اس کے بعد انہوں نے شاعری کو ترک کر کے افسانہ لکھنا شروع کیا جو آگے چل کر ان کی شہرت کا ذریعہ بنا۔

سہیل عظیم آبادی پریم چند اسکول کے ایک اہم اور مستند افسانہ نگار تسلیم کیے جاتے ہیں۔ نقادوں نے بھی انھیں پریم چند اسکول کا نمائندہ افسانہ نگار کہا ہے۔ خود سہیل عظیم آبادی کہتے ہیں کہ "میں جن افسانہ نگاروں سے متاثر ہوا ان میں سب سے پہلا نام منشی پریم چند کا ہے"۔ سہیل عظیم آبادی کی زبان سے نکلا یہ جملہ صرف زبانی جمع خرچ نہیں ہے بلکہ پریم چند اور سہیل عظیم آبادی کے افسانوں کو پڑھ کر دونوں کا موازنہ کریں تو آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ سہیل عظیم آبادی کا یہ قول کہ میں پریم چند سے متاثر ہوں حرف بہ حرف درست ہے۔ سہیل عظیم آبادی کے اس قول کے تناظر میں میں صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

سہیل عظیم آبادی کا افسانہ الاؤ ایک اہم افسانہ ہے اور بہت مشہور و معروف بھی۔ اس میں دیہات کی زندگی اور وہاں بسنے والوں کی سوچ و فکر کی جس طرح عکاسی کی گئی ہے دوسرے افسانہ نگاروں بلکہ خود سہیل عظیم آبادی کے دوسرے افسانوں میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ ایک مختصر سی کہانی میں دیہات میں رہنے والوں کی زندگی کا نقشہ ایسے منظم طریقے سے کھینچ دیا گیا ہے کہ لوگوں کی توجہ خود بہ خود اس جانب مبذول ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پریم چند کا افسانہ پنچایت ہے جس میں دیہات کی زندگی کے پہلوؤں کو نمایاں طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔ جس طرح پریم چند کا افسانہ حقیقی زمین سے جڑا ہوا پنچایت ہے اسی طرح سہیل عظیم آبادی کا افسانہ الاؤ حقیقت پر مبنی ہے اور دونوں افسانوں میں جو ایک خاص بات ہے وہ دیہات کی زندگی کا موضوع ہے جو دونوں کو ایک صف میں لا کھڑا کرتا ہے۔ دونوں افسانوں کے مطالعے کے بعد جو قدر مشترک باتیں میری سمجھ میں آتی ہیں وہ یہ کہ دونوں زمینی حقائق کو اجاگر کرنے میں یقین رکھتے ہیں۔ دیہات میں رہنے والوں کی زندگی، کسانوں کی زندگی، غریبوں، مزدوروں وغیرہ کی زندگی کو اپنے افسانے کا موضوع بناتے ہیں اور حقائق کی بھرپور عکاسی کرتے ہیں۔ رومانوی باتیں اور ادھر اُدھر کی باتیں کر کے افسانے کو دل بہلانے کا ذریعہ نہیں بناتے بلکہ اسے ایک پیغام کے طور پر پیش کرتے

ہیں۔ کسان کسی بھی ملک کی معاشی حالت کو استحکام بخشنے میں اہم کردار نبھاتا ہے لیکن خود ان کی معاشی حالت ناگفتہ بہ رہتی ہے اور اس کی جانب زیادہ توجہ نہیں دی جاتی۔ پریم چند نے کسانوں پر بہت سارے افسانے لکھے ہیں اور ان کی حقیقتوں سے خاص و عام کو روشناس کرایا ہے۔ یہی صورت حال سہیل عظیم آبادی کے یہاں بھی موجود ہے۔ افسانہ الاؤ میں جہاں کسانوں کی زندگی اور ان کے خیالات کو قلمبند کیا گیا ہے وہیں افسانہ 'جینے کے لیے' میں بھی کسانوں کے خدوخال کی بھرپور عکاسی کی گئی ہے۔

افسانہ 'بدصورت لڑکی' ایک ایسی کم نصیب لڑکی کی کہانی جو بے حس انسانوں کی مردہ ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ سہیل عظیم آبادی نے اس افسانہ میں چندرا کے کردار کو اتنے موثر طریقے سے پیش کیا ہے جس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اس افسانے میں سہیل عظیم آبادی کی تخلیقی صلاحیت نکھر کر سامنے آئی ہے۔ چندرا ایک وکیل کی لڑکی ہے جو بہت ہی بدصورت ہے۔ کالی ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے چہرے پر چیچک کا نہ مٹنے والا بدنما داغ بھی ہے۔ ان وجوہات کے سبب اس کی شادی نہیں ہو پاتی ہے۔ لوگ بھی چندرا کی بدصورتی دیکھ کر پھبتیاں کستے ہیں۔ کالج میں تعلیم کے دوران تو لڑکے ایسی ایسی باتیں چندرا کو کہتے ہیں کہ بدصورتی کا خوفناک احساس اس کے ذہن و دماغ میں پیوست ہو جاتا ہے۔ اتنا ہی نہیں اس کی بہن موہنا کا چھوٹا بیٹا بھی اس کی گود میں جانے سے اس لئے ڈرتا ہے کہ اس کی شکل خوفناک معلوم ہوتی ہے۔ بچہ کے ڈرنے کا واقعہ چندرا کے ایک ناول پڑھنے کے دوران پیش آتا ہے جو ایک جوان بیوہ کی کہانی ہے۔ اس کا تذکرہ کرنا یہاں مناسب نہیں کہ مجھے صرف افسانے کے اصل موضوع کی بات کرنی ہے۔ چندرا یوں تو صورت سے دیکھنے میں کریہہ معلوم ہوتی ہے مگر اخلاص و محبت کا پیکر ہے۔ اس کی ہمدردی، اخلاص و محبت اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب اس کے اسکول کی ایک سہیلی کسم بہت بیمار ہو جاتی ہے اور اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ چندرا کے شہر میں علاج کے لیے آتی ہے۔ چندرا اس کے بچوں کی دیکھ ریکھ ماں کی طرح کرتی ہے۔ ادھر کسم کی حالت بھی قابل رحم ہو جاتی ہے اس دوران کسم اپنے شوہر سے چندرا کا ہمیشہ تذکرہ کرتی رہتی ہے۔ اس کا احساس اس کے شوہر کو بھی ہے۔ اس دوران کسم کی حالت اور بگڑ جاتی ہے جب اسے احساس ہو جاتا ہے کہ وہ نہیں بچے گی تو وہ اپنے شوہر کو چندرا سے شادی کر لینے کو کہتی ہے تا کہ اس کے بچے کی صحیح طریقے سے پرورش ہو سکے۔ کسم مر جاتی ہے۔ شوہر اپنے وطن واپس جانے کی تیاری کرنے لگتا ہے لیکن یہاں پر کسم کے شوہر کا ایک جملہ چندرا کو شدت سے اسکی بدصورتی کا احساس دلاتا ہے۔ کسم کا شوہر اپنے دونوں بچوں کو چندرا کو سونپ دیتا ہے اور اپنی زبان سے جو چند جملے ادا کرتا ہے ملاحظہ کیجئے: ماں بولتی ہے "تم نے کچھ سوچا ہے؟ بچوں کو دیکھنے والا کوئی نہیں۔ تم کو جلد ہی فیصلہ کرنا پڑے گا۔ یہاں تو چندرا بیٹی نے سنبھال دیا لیکن سدا تو وہ نہیں دیکھ سکے گی"۔

مراری بابو کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور بولے۔

"ماں! کسم دونوں بچے چندرا کو دے گئی ہے، وہ انھیں کے ساتھ رہیں گے۔ چندرا بہن کے رہتے ہوئے مجھے بچوں کی طرف سے اطمینان ہے"۔

مراری بابو کی زبان سے نکلے ہوئے ایک لفظ 'بہن' نے چندرا کے ارمانوں کو پھر سے چکنا چور کر دیا۔ لفظ بہن نے کہانی کو ایک ایسے موڑ پر لا کھڑا کیا ہے جس کا کہانی کے مطالعے کے دوران کچھ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہے۔ سہیل عظیم آبادی نے چندرا کی کہانی کو اتنے موثر انداز میں پیش کیا ہے کہ قاری بھی سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ چندرا کی کہانی سماج کی ایک ایسی تلخ حقیقت ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ سماج کا یہ المیہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ افسانہ نگار کے طور پر سہیل کا نام آج بھی احترام سے لیا جاتا ہے اور آئندہ بھی سہیل عظیم آبادی کو فراموش نہیں کیا جا سکے گا۔

عورتیں اور کہاوتیں

سحر خان

ایک معروف ترک کہاوت ہے "اتنا کہہ دینا کافی نہیں ہوتا کہ میں تمہارا بھائی ہوں، یہ بھی بتا دیا کرو، ہابیل یا قابیل؟" جب

یہ کہاوت پہلی بار پڑھی، تو ٹھک کر کے سیدھی دل میں جا لگی اور پہلا خیال یہی آیا کہ واقعی یہ ضرب الامثال، کہاوتیں، محاورے، مقولے یوں ہی نہیں بن جاتے، بلاشبہ ان کی بُنت و ساخت میں صدیوں کے مشاہدات و تجربات کا نچوڑ شامل ہوتا ہے۔ اسی طرح خواتین سے متعلق بھی مختلف ممالک کی کچھ کہاوتیں، محاورے عام مستعمل ہیں، جو بہت حد تک درست ہی معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے ایک جاپانی کہاوت ہے کہ "عورت زبان سے زیادہ آنکھوں سے بولتی ہے۔" جب کہ ایک فرانسیسی کہاوت ہے، "مردوں کو سمجھو، عورتوں کو پڑھو۔" پھر ایک امریکی کہاوت ہے کہ "عورت کی محبت جتنی نرم و ملائم ہے، نفرت اتنی ہی سخت ہوتی ہے۔

"ایک معروف یونانی کہاوت ہے کہ "عورتیں اس لئے حسین ہوتی ہیں کہ مرد انہیں پسند کریں اور بے وقوف اس لئے کہ وہ مردوں کو پسند کرسکیں۔" اور یہ بھی کہ "حسین عورتیں عموماً بے وقوف ہوتی ہیں، اسی لئے مرد ہمیشہ خوبصورت عورت سے شادی کا خواہاں رہتا ہے۔" اسی طرح کہیں پڑھا تھا کہ "عورتوں کو واقعات اور حادثات من حیث المجموع یاد رہتے ہیں، جب کہ مردوں کو اُن کی تفصیلات کہ عورت Creator (خالق) ہے اور مرد Craftsman (کاریگر)۔

"جبکہ یہ جملہ بھی کہیں نظر سے گزرا کہ "کپاس ہمیشہ عورتیں ہی چنتی ہیں۔ یہاں بھی، ولایت میں بھی کہ کپاس کا پھول، مرد کا ہاتھ پسند ہی نہیں کرتا۔" نیز، "عورت کا دل، اُس کے دماغ پر حکومت کرتا ہے۔" "عورت کو کبھی امتحان میں نہ ڈالو، سخت مایوس بھی ہو سکتے ہو۔" "عورت گھر کی زینت ہی نہیں، روح بھی ہے۔" "عورت کو کبھی انتقام پر نہ اُکساؤ، ورنہ ناگن کی طرح ڈس لے گی۔" "عورت ایسا پھول ہے، جو صرف سائے میں خوشبو دیتا ہے۔" "ہر کامیاب مرد کے پیچھے ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔" اور "عورتیں جدت اور مرد قدامت کے ساتھ خوش رہتے ہیں۔" وغیرہ وغیرہ جیسے کئی مقولے بحیثیت عورت تو ہمہ وقت دل و دماغ میں بسے ہی رہتے ہیں، لیکن خصوصیت کے ساتھ جب خواتین سے متعلق کچھ لکھنے کا قصد کیا جائے، تو پھر تو گویا ایسے تصورات و خیالات کی بھر مار و یلغار ہی ہو جاتی ہے۔ ان دنوں گرمی نے چودہ طبق روشن کر رکھے ہیں۔ کبھی کہا جاتا تھا کہ "عورت کے موڈ اور ہمارے موسم کا کوئی اعتبار نہیں، کب تبدیل ہو جائے۔" مگر اب تو گلوبل وارمنگ نے دنیا بھر کا موسم ہی بالکل بے اعتبار کر دیا ہے، اور خصوصاً جون، جولائی کی گرمی بلکہ اب تو مئی نے بھی جیسے چہار سو آگ سی دہکا رکھی ہے، پھر بجلی کے بھاری بھرکم بلز، لوگ پنکھے چلانے سے خوف زدہ ہیں، ایئر کنڈیشنرز کا تو تصور ہی محال ہے۔ خواتین خانہ کے لئے باورچی خانے، تندور بنے ہوئے ہیں۔

ایئر انڈیا کی بین الاقوامی پرواز میں تکنیکی خرابی، کولکاتا میں رکنے کا فیصلہ، دیگر متبادل سے مسافروں کو ممبئی بھیجا جائے گا

کولکاتا، 17 جون: ایئر انڈیا کی بین الاقوامی پرواز (اے آئی-180) کو شدید تکنیکی خرابی کی وجہ سے آج صبح کولکاتا ہوائی اڈے پر ہی روکنا پڑا۔ یہ فلائٹ سان فرانسسکو سے ممبئی جا رہی تھی۔ طیارے میں سوار تمام مسافروں کو بحفاظت اتار لیا گیا ہے۔ طیارہ پہلے سے طے شدہ تکنیکی ہالٹ پر کولکاتا پہنچا اور رات 12:45 پر لینڈ کیا۔ کولکاتا میں طیارے کے بائیں انجن میں تکنیکی خرابی کا پتہ چلا۔ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ انجن میں غیر معمولی لرزش اور درجہ حرارت میں اضافہ ہوا، جس کی وجہ سے پائلٹ نے طیارے کو ممبئی لے جانے کا خطرہ مول لینے کے بجائے کولکاتا میں ہی روکنے کا فیصلہ کیا۔

کپتان نے صبح 5:20 پر باضابطہ اعلان کیا۔ اعلان میں کہا گیا کہ مسافروں کو حفاظت کے پیش نظر فی الحال جہاز سے باہر نکلنا ہوگا۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ فیصلہ سفر کی حفاظت کی ترجیح کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔ اس کے فوراً بعد تمام مسافروں کو کولکاتا ہوائی اڈے کی ٹرمینل عمارت میں منتقل کر کے محفوظ رہائش فراہم کی گئی۔ ایئر انڈیا مسافروں کو مزید سفر کے بارے میں کھانا، آرام اور معلومات فراہم کر رہا ہے۔ ایئر انڈیا کی تکنیکی اور انجینئرنگ ٹیم نے کولکاتا ایئرپورٹ پر طیارے کے انجن کی خرابی کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ ایئرپورٹ پر حفاظتی حصار میں کھڑے طیارے کا معائنہ کیا جا رہا ہے۔ گراونڈ اسٹاف اور انجینئرز تفصیلی جائزہ لے رہے ہیں۔ ایئر انڈیا انتظامیہ مسافروں کو ان کی منزل یعنی ممبئی تک لے جانے کے لیے متبادل پروازوں یا ہوائی جہاز کی تبدیلی کے انتظامات کر رہی ہے۔ مسافروں کو موبائل پیغامات اور جوابی اعلانات کے ذریعے معلومات فراہم کی جا رہی ہیں۔

ٹریننگ بی جے پی کا لازمی حصہ: راج ناتھ

پچمڑھی، 17 جون (یو این آئی) وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی ایک ایسی سیاسی جماعت ہے جہاں تربیت کو تنظیم کے کام کرنے کے انداز کا ایک لازمی حصہ سمجھا جاتا ہے اور جن سنگھ سے اب تک ایک چیز جو نہیں بدلی وہ تربیت کی روایت ہے۔ مسٹر سنگھ نے کل مدھیہ پردیش کے پچمڑھی میں ریاست کے پارٹی ممبران پارلیمنٹ اور ایم ایل ایز کے تین روزہ تربیتی کیمپ کے اختتامی اجلاس سے خطاب کیا۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ بی جے پی ایک ایسی سیاسی جماعت ہے جہاں تربیت کو تنظیم کے کام کرنے کے انداز کا لازمی حصہ سمجھا جاتا ہے۔ جن سنگھ کے دور سے لے کر آج تک جب بی جے پی نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی بن چکی ہے، تب سے اس میں جو چیز نہیں بدلی وہ ہے پارٹی کی تربیت کی روایت، ثقافتی قوم پرستی کا نظریہ اور غریبوں کی فلاح و بہبود کے تئیں ہماری وابستگی۔

پارٹی لیڈروں کو کوئی سبق اور ہدایات دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پنڈت دین دیال اپادھیائے جیسے لیڈروں نے نظریہ اور اقدار کی سیاست قائم کی۔ آج بھی ہمارا کارکن الیکشن ہار سکتا ہے لیکن نظریے سے انحراف نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ بی جے پی کوئی عام پارٹی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ کسی بھی محکمے کے وزیر ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ اس محکمے کے سربراہ نہیں بلکہ عوامی خدمت گار ہیں۔ وزیر کی کرسی خدمت کا عہدہ ہے۔ پالیسیوں میں ہم آہنگی نظر آنی چاہیے، خوشامد نہیں۔ ہمارے لیے پوری دنیا ایک خاندان ہے، ایسی صورت حال میں ذات پات اور پنتھ کی بنیاد پر فیصلے کیسے ہو سکتے ہیں۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارا جنم اقتدار کے گلیاروں میں نہیں بلکہ جدوجہد کی آنچ میں ہوا ہے۔

کاندیولی مدرسہ کے ٹرسٹیوں کے خلاف لاؤڈ اسپیکر استعمال پر مقدمہ

ممبئی، 17 جون: چونا بھٹی پولیس نے قریشی نگر میں واقع انجمن شہہ عالم مدرسہ حبیبیہ انجیل الاسلام کے دو ٹرسٹیوں کے خلاف بغیر سرکاری اجازت لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کیا ہے، جس سے مقامی علاقے میں شور کی آلودگی پھیل رہی ہے۔ ملزمان کی شناخت 52 سالہ سلیم عزیز شاہ اور 37 سالہ توفیق زین الدین شاہ کے طور پر ہوئی ہے۔ یہ واقعہ 15 جون کو شام 6:30 سے 7:00 بجے کے درمیان پیش آیا، جب پولیس نے معمول کی گشت کے دوران لاؤڈ اسپیکر کے غیر مجاز استعمال کو دیکھا۔ ایف آئی آر کے مطابق، یہ کارروائی بمبئی ہائی کورٹ کی 23 جنوری کو مذہبی مقامات پر لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے متعلق ایک رٹ پٹیشن میں جاری کردہ ہدایت کی خلاف ورزی ہے۔ عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ لاؤڈ اسپیکر کسی بھی مذہبی عمل کا لازمی حصہ نہیں اور پولیس کو صوتی آلودگی کے اصولوں کی تعمیل کو یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اس سے قبل، 2 مارچ کو چونا بھٹی پولیس کے انسداد دہشت گردی اسکواڈ (اے ٹی ایس) نے علاقے کی تمام مساجد کے ٹرسٹیز کو میٹنگ کے لیے طلب کیا تھا، جس میں انہیں ہائی کورٹ کے فیصلے سے آگاہ کیا گیا اور واضح طور پر بتایا گیا کہ مذہبی مقامات پر لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کے لیے پولیس کی سرکاری اجازت ضروری ہے۔ انجمن شہہ عالم مدرسہ کے ٹرسٹیز کو تحریری نوٹس بھی دیا گیا تھا کہ اگر وہ لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنا چاہتے ہیں تو انہیں مناسب اجازت حاصل کرنی ہوگی اور قابل قبول ڈیسیبل لیول برقرار رکھنا ہوگا۔ ان ہدایات کے باوجود، ٹرسٹیز نے مبینہ طور پر بغیر اجازت لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کیا، جس پر پولیس نے شور کی آلودگی (ریگولیشن اینڈ کنٹرول) رولز، 2000 اور بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ تفتیش جاری ہے۔

ایل جی نے کافی ٹیبل بک ری امیجننگ جموں و کشمیر کا اجرا کیا

جموں، 17 جون: جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے نئی دہلی میں فوٹو جرنلسٹ آشیش شرما

کی کافی ٹیبل بک ری امیجننگ جموں و کشمیر کا اجرا کیا۔ انہوں نے کتاب کو جموں و کشمیر میں 2019 کے بعد ہونے والی ہمہ جہت ترقی اور مثبت تبدیلیوں کا عکاس قرار دیا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں جموں و کشمیر نے اپنی اصل شناخت دوبارہ حاصل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 5 اگست 2019 اور 6 جون کی تاریخیں جموں و کشمیر کی مکمل قومی انضمام اور زمینی ربط کی علامت ہیں۔ منوج سنہا نے واضح کیا کہ انتظامیہ امن خریدنے کے بجائے اسے قائم کرنے کے عزم پر کاربند ہے اور بیگناہوں کو تحفظ جبکہ مجرموں کو کسی صورت رعایت نہ دینے کی پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔ انہوں نے جموں و کشمیر میں ترقی، خوشحالی، امن اور عوامی فلاح پر مبنی چار پی ماڈل کی کامیابی کو اُجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ شہری ترقی، نائٹ لائف کی بحالی، جھیلوں و دریاؤں سے رشتہ، صنعت، اسٹارٹ اپس اور زراعت میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے اور لاکھوں نوجوانوں نے خود روزگار کے مواقع سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کتاب کو جموں و کشمیر کے بدلتے چہرے کی خوبصورت تصویری جھلک قرار دیا اور عوام کو گمراہ کن بیانات اور خوف پھیلانے والوں سے ہوشیار رہنے کی اپیل کی۔

عالمی بازاروں سے مثبت اشارے، ایشیا میں ملا-جلا کاروبار

نئی دہلی، 17 جون (ہ س)۔ گلوبل مارکیٹ سے آج مثبت رجحانات نظر آ رہے ہیں۔ امریکی بازار گزشتہ سیشن کے دوران زبردست کاروبار کے بعد بند ہوئے۔ حالانکہ ڈاؤ جونز فیوچرز آج گراوٹ کے ساتھ کاروبار کرتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ گزشتہ سیشن کے دوران یورپی مارکیٹ میں مسلسل خریدار رہی۔ دوسری جانب ایشیائی بازاروں میں آج ملا- جلا کاروبار ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ گزشتہ سیشن کے دوران امریکی مارکیٹ میں مسلسل جوش و خروش کا ماحول رہا، جس کی وجہ سے وال اسٹریٹ انڈیکس فائدہ اٹھانے میں کامیاب رہے۔ ایس اینڈ پی 500 انڈیکس 0.94 فیصد اضافے کے ساتھ 6,033.11 پوائنٹس پر بند ہوا۔ اسی طرح نیس ڈیک نے 270.74 پوائنٹس یعنی 1.40 فیصد چھلانگ لگا کر گزشتہ سیشن کا کاروبار 19,677.57 پوائنٹس پر ختم کیا۔ تاہم، ڈاؤ جونز فیوچرز فی الحال 124.84 پوائنٹس یعنی 0.29 فیصد کی کمی کے ساتھ 42,390.25 پوائنٹس پر تجارت کر رہا ہے۔ گزشتہ سیشن کے دوران یورپی مارکیٹ میں بھی تیزی رہی۔ ایف ٹی ایس ای انڈیکس 0.28 فیصد اضافے کے ساتھ 8,875.22 پوائنٹس پر بند ہوا۔ اسی طرح، سی اے سی انڈیکس نے 0.74 فیصد کی تیزی کے ساتھ گزشتہ سیشن کا کاروبار 7,742.24 پوائنٹس پر ختم کیا۔ اس کے علاوہ ڈی اے ایکس انڈیکس 182.89 پوائنٹس یعنی 0.77 فیصد اضافے کے ساتھ 23,699.12 پوائنٹس پر بند ہوا۔

ایشیائی مارکیٹ میں آج ملا - جلا کاروبار ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ 9 ایشیائی مارکیٹوں میں سے 6 انڈیکس اضافے کے ساتھ سبز نشان میں کاروبار کر رہے ہیں جبکہ 3 انڈیکس گراوٹ کے ساتھ سرخ نشان میں ہیں۔ گفٹ نفٹی 0.26 فیصد کی کمزوری کے ساتھ 24,929 پوائنٹس پر ٹریڈ کر رہا ہے۔ اسی طرح ہینگ سینگ انڈیکس 0.18 فیصد کمی کے ساتھ 24,018.49 پوائنٹس کی سطح پر پہنچ گیا ہے۔ اس کے علاوہ شنگھائی کمپوزٹ انڈیکس 0.19 فیصد گر کر 3382.14 پوائنٹس کی سطح پر آ گیا ہے۔ دوسری جانب جکارتہ کمپوزٹ انڈیکس 0.64 فیصد اضافے کے ساتھ 7,163.42 پوائنٹس پر کاروقبار کر رہا ہے۔ اسی طرح تائیوان ویٹڈ انڈیکس 134.75 پوائنٹس یعنی 0.61 فیصد اضافے کے ساتھ 22184.65 پوائنٹس پر پہنچ گیا ہے۔ نکئی انڈیکس بھی آج مضبوط نظر آ رہا ہے۔ فی الحال یہ انڈیکس 222.80 پوائنٹس یعنی 0.58 فیصد اضافے کے ساتھ 38,534.13 پوائنٹس پر پہنچ گیا ہے۔ اس کے علاوہ اسٹریٹس ٹائمز انڈیکس 0.41 فیصد اضافے کے ساتھ 3,924.63 پوائنٹس کی سطح پر، کوسپی انڈیکس 0.30 فیصد کی مضبوطی کے ساتھ 2,955.51 پوائنٹس کی سطح پر اور سیٹ کمپوزٹ انڈیکس 0.15 فیصد اضافے کے ساتھ 1,116.14 پوائنٹس پر کاروبار کر رہے ہیں۔

کشمیر کی سیاحت کو سپورٹ کرنا ہماری ذمہ داری ہے: آئی اے ٹی او

سری نگر، 17 جون (یو این آئی) انڈین ایسوسی ایشن آف ٹور آپریٹرز (آئی اے ٹی او) کے سکریٹری سنیل مشرا کا کہنا ہے کہ کشمیر کی سیاحت کو سپورٹ کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں پر امن ماحول ہے اور سیکورٹی کے بھی اچھے انتظامات کئے گئے ہیں۔ موصوف سکریٹری نے ان باتوں کا اظہار منگل کو یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا: 22 افراد پر مشتمل ہمارا ایک وفد جموں و کشمیر کے دورے پر ہے، جو غیر ملکی سیاح ہندوستان کی سیر پر آتے ہیں ہم ان کے ساتھ ڈھیل کرتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا: کشمیر کی سیاحت کو سپورٹ کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا: ہم نے یہاں ایک رات پہلگام میں گذاری اور دو راتیں سری نگر میں گذاری یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ یہاں انفراسٹرکچر اچھا ہے اور ہی چیز ٹھیک ہے۔ موصوف سکریٹری نے کہا: ہم نے یہاں تمام اسٹیک ہولڈرز سے بات کی ہر کوئی سیاحوں کا استقبال کرنے کے لئے پر جوش ہے۔ انہوں نے کہا کہ 22 اپریل کو پہلگام میں واقعہ پیش آیا وہ انتہائی بدقسمت واقعہ ہے ایسے واقعے دنیا میں کسی بھی جگہ رونما ہو سکتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا: اہم بات یہ ہے کہ ایسے حالات میں انڈسٹری اور اسٹیک ہولڈرز کس طرح مضبوطی سے کھڑے رہ سکتے ہیں۔ مسٹر مشرا نے کہا: ہم جہاں جہاں بھی گئے ہر جگہ مثبت رسپانس ملا، کشمیر پر امن ہے اور سیکورٹی کے بھی اچھے انتظامات ہیں۔ انہوں نے کہا: ہماری وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے بھی ملاقات ہوئی جنہوں نے ہمیں سیاحوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کی یقین دہانی کی۔ ان کا کہنا تھا: تمام ٹور آپریٹرز خوش ہیں اور کشمیر میں سیاحت پھر سے بحال ہوگی۔ انہوں نے میڈیا سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ جو بھی سیاح یہاں آتے ہیں میڈیا کو چاہیے کہ وہ ان کو کور کرے کیونکہ اس سے شعبہ سیاحت کو کافی مدد ملے گی۔

میرے فون بھی ٹیپ کیے گئے

اے پی کانگریس کی صدر وائی ایس شرمیلا کا الزام

حیدرآباد، 17 جون (یو این آئی) اے پی کانگریس کی صدر وائی ایس شرمیلا نے کہا کہ ان کے فون بھی ٹیپ کیے گئے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حیدرآباد میں ان کا فون ٹیپ کیا گیا اور ان کی گفتگو کی تفصیل لگا تار ان کے بھائی وُس وقت کے اے پی کے وزیر اعلی وائی ایس جگن تک پہنچائی جا رہی تھیں۔ شرمیلا نے مزید کہا کہ ٹیپنگ کا علم ہونے کے بعد انہوں نے اپنے ذاتی فون بدل لیے ہیں۔ اس وقت فون ٹیپنگ کیس کے اصل ملزم پربھاکر راؤ ایس آئی ٹی کی جانچ کا سامنا کر رہے ہیں۔ پربھاکر راؤ کچھ عرصہ سے بیرون ملک تھے لیکن اب وہ ایس آئی ٹی کے سامنے پیش ہو گئے ہیں۔ حکام کی تیار کی گئی رپورٹ کے مطابق تقریباً 600 فون ٹیپ کی زد میں تھے۔

جامعہ نظامیہ حیدرآباد کے 154 سال کی تکمیل

جلسۂ تاسیس کا انعقاد جامع مسجد انوار، احاطۂ جامعہ نظامیہ میں عمل میں آیا

حیدرآباد، 17 جون (یو این آئی) جامعہ نظامیہ حیدرآباد کے 154 سال کی تکمیل اور 155 ویں سال میں داخل ہونے کے موقع پر انجمن طلبائے قدیم جامعہ نظامیہ کے زیر اہتمام جلسۂ تاسیس کا انعقاد جامع مسجد انوار، احاطۂ جامعہ نظامیہ میں عمل میں آیا۔ اس موقع پر شیخ الجامعہ ڈاکٹر محمد سیف اللہ کی صدارت میں منعقدہ اس جلسہ میں مختلف علمائے کرام، اساتذہ، طلباء، فارغین اور اہم شخصیات نے شرکت کی۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مفتی محمد خلیل احمد نے کہا کہ جامعہ نظامیہ ازہر ہند کے لقب سے معروف ہے اور اس نے 154 برسوں پر محیط علمی و روحانی خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ادارہ وقت کے سخت ترین حالات اور نشیب و فراز کے باوجود خالص علمی و روحانی بنیادوں پر ملت اسلامیہ کی خاموش خدمت کرتا رہا ہے اور ان شاء اللہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

مقررین نے کہا کہ جامعہ نظامیہ کو سابق آصف جاہی حکمرانوں اور علمائے کرام کی سرپرستی حاصل رہی اور یہاں سے ہزاروں علماء، حفاظ اور اولیاء نے تعلیم حاصل کی۔ جامعہ کی خدمات کے تسلسل کو برقرار رکھنے کے لیے تمام متعلقین بی طلباء، اساتذہ، منتظمین اور فارغین ہی کو اپنی ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے نبھانا ہوگا۔ ڈاکٹر عبدالمجید قادری سابق صدر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ و رکن جامعہ نظامیہ نظامیہ نے کہا کہ انجمن طلبائے قدیم جامعہ نظامیہ ابتدا سے ہی ادارے کی ترقی، استحکام اور نیک نامی کے لیے سرگرم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جامعہ کو مستقبل کے چیلنجس کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رکھنا چاہیے۔

اس موقع پر مولانا سید شاہ عزیز اللہ قادری نقشبندی شیخ العقائد، مولانا حافظ مفتی ڈاکٹر سید شاہ صغیر احمد نقشبندی مجددی قادری شیخ الحدیث، مولانا حافظ مفتی ڈاکٹر سید شاہ ضیاء الدین نقشبندی نائب شیخ الجامعہ و صدر مفتی دار الافتاء، مولانا حافظ میر لطافت علی قادری سابق شیخ التفسیر، مولانا مفتی محمد انوار احمد قادری کنٹرولر امتحانات، مولانا حافظ مفتی ڈاکٹر محمد شبیر یعقوبی چشتی قادری شیخ التفسیر، مولانا حافظ مفتی محمد امین الدین نقشبندی شیخ التجوید، مولانا مفتی سید واحد علی نقشبندی شیخ الفقہ، مولانا حافظ مفتی ڈاکٹر محمد عبدالطیف نقشبندی شیخ المعقولات، مولانا حافظ مفتی محمد خالد علی نقشبندی شیخ الادب، مولانا حافظ مفتی حافظ اسماعیل الہاشمی نقشبندی صدر مہتمم کتب خانہ، نائب شیوخ میں مولانا حافظ مفتی حافظ ڈاکٹر حامد بن محمد قریشی نوری چشتی قادری، مولانا حافظ سید احمد غوری نقشبندی، مولانا حافظ الحاج خواجہ غلام سیف اللہ سلمان سہروردی، مولانا حافظ محمد احمد نقشبندی، مولانا حافظ محمد فیروز خان نقشبندی کے علاوہ اساتذہ، طلبائے قدیم و جدید مولانا ابوعمار عبدالقادر سیفی عرفان اللہ شاہ نوری، مولانا حافظ قاضی بشیر محی الدین صدیقی جدہ، مولانا قاضی خواجہ محمد عارف الدین نقشبندی، مولانا محمد سراج احمد دمام، مولانا قاضی محمد عبدالرحیم قادری رحمت آباد شریف کے علاوہ سینکڑوں حضرات نے شرکت کی۔

کانگریس امبیڈکر اور ہندوستانی آئین کے تعلق سے چلائے گی عوامی بیداری مہم

بھوپال، 17 جون (یو این آئی) مدھیہ پردیش کانگریس گوالیار ہائی کورٹ کے احاطے میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کی تنصیب کے معاملے پر عوامی بیداری مہم چلائے گی۔ ریاستی کانگریس کے انچارج ہریش چودھری، ریاستی صدر جیتو پٹواری، اپوزیشن لیڈر امنگ سنگھار اور سابق وزیر اعلیٰ ڈگ وجے سنگھ نے آج ریاستی کانگریس دفتر میں منعقدہ مشترکہ پریس کانفرنس میں نامہ نگاروں کو یہ بات بتائی۔ ریاستی کانگریس کے انچارج مسٹر چودھری نے الزام لگایا کہ گوالیار ہائی کورٹ کے احاطے میں ڈاکٹر امبیڈکر کے مجسمے کی تنصیب پر تنازعہ کھڑا کرنا افسوسناک ہے۔ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت آئین کے معمار کی خدمات پر سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ کانگریس اس معاملے پر عوام کے درمیان مضبوطی سے اپنی بات رکھے گی اور بابا صاحب کی وقار کی حفاظت کرے گی۔ ریاستی صدر مسٹر پٹواری نے الزام لگایا کہ بی جے پی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ ڈاکٹر امبیڈکر کی توہین کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ گوالیار میں پوسٹروں کے ذریعے یہ پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ بابا صاحب آئین کے معمار نہیں تھے۔ کانگریس ڈاکٹر امبیڈکر اور آئین کے احترام میں ایک وسیع عوامی بیداری مہم چلائے گی۔ انہوں نے کہا کہ 23 جون کو گھر گھر عوامی آگاہی کا اہتمام کیا جائے گا، 24 جون کو بچی آبادیوں میں آئین پر بحث اور دعوت کا اہتمام کیا جائے گا۔ اس کے بعد 25 جون کو تمام سینئر لیڈر گوالیار میں انشن پر بیٹھیں گے۔ اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر مسٹر سنگھار نے کہا کہ بی جے پی اور سنگھ ملک کی تاریخ کو بدلنے اور طبقاتی جدوجہد کو فروغ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر امبیڈکر کو اس لیے نشانہ بنایا جا رہا ہے کہ وہ دلت طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ سابق وزیر اعلیٰ ڈگ وجے سنگھ نے الزام لگایا کہ آر ایس ایس نے آئین کو جلایا اور ترنگے کی مخالفت کی، اب وہ ڈاکٹر امبیڈکر کے مجسمے اور ان کے تعاون کی مخالفت کر رہی ہے۔ اس معاملے میں بی جے پی کی خاموشی اور دوہرا کردار واضح ہے۔

ملک میں کورونا کے ایکٹو معاملے سات ہزار سے کم ہوئے

نئی دہلی، 17 جون (یو این آئی) ملک میں گزشتہ تین دنوں کے دوران کورونا کے ایکٹو معاملوں میں کمی دیکھی گئی ہے اور منگل کی صبح تک ایکٹو معاملوں کی تعداد کم ہو کر 6836 ہو گئی ہے۔ اس سے قبل اتوار اور پیر کو فعال کیسوں کی کل تعداد بالترتیب 7383 اور 7264 تھی۔ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران کورونا انفیکشن سے ایک اور مریض کی موت کے بعد ہلاکتوں کی تعداد 109 ہو گئی ہے اور 428 معاملوں کی کمی کے ساتھ ایکٹو کیسز کی کل تعداد 6836 ہو گئی ہے، اس کے ساتھ ہی 1168 مریضوں کے صحت یاب ہونے کے بعد اب تک اس وائرس سے نجات پانے والوں کی مجموعی تعداد 14227 ہو گئی ہے۔ گزشتہ مئی تک ملک میں کورونا کے سرگرم معاملے صرف 257 تھے۔ صحت اور خاندانی بہبود کی مرکزی وزارت طرف سے آج جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق مہاراشٹر میں گزشتہ 24 گھنٹوں میں ایک مریض کی کورونا انفیکشن سے موت ہوئی ہے۔ اس عرصے میں جہاں 14 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں کورونا کیسز میں اضافہ دیکھا گیا، وہیں 11 ریاستوں میں ان میں کمی دیکھی گئی۔ پچھلے 24 گھنٹوں میں کورونا انفیکشن کے سب سے زیادہ فعال معاملے جہاں رپورٹ ہوئے ہیں، ان میں، کرناٹک (105)، ہریانہ (12)، پنجاب (10) اور راجستھان (29) ہے جب کہ کیرالہ (261)، دہلی (94)، گجرات (185) اور مہاراشٹر (28) معاملے کم ہوئے ہیں۔ محکمہ صحت کے افسران کے مطابق، انفیکشن نئی ابھرتی ہوئی اقسام، خاص طور پر ایل ایف۔ 7، ایکس ایف جی، جے این۔ 1 اور حال ہی میں شناخت کئے گئے این بی۔ 1.8.1 ذیلی اقسام کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ ان ویریئنٹ کی جانچ چل رہی ہے۔ وزارت کے اعداد و شمار کے مطابق، ملک کی 32 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں سے 29 میں کورونا کے ایکٹیو کیسز رپورٹ ہوئے ہیں، جب کہ تین ریاستوں میزورم، ہماچل پردیش اور اروناچل پردیش میں ابھی تک کورونا انفیکشن کا کوئی فعال کیس نہیں ہے۔ وزارت کے اعداد وشمار کے مطابق، کیرالہ انفیکشن کے لحاظ سے سب سے زیادہ متاثرہ ریاست ہے، حالانکہ اس کی تعداد آج صبح تک 261 ایکٹیو کیسز کے ساتھ کم ہو کر 1659 پر آ گئی ہے۔ قومی راجدھانی میں 94 کیسز کم ہونے کے بعد متاثرین کی کل تعداد 555 تک پہنچ گئی ہے۔ مہاراشٹر میں 28 کیسز کم ہونے کے ساتھ متاثرین کی کل تعداد 512 ہو گئی ہے اور گجرات میں کیسز کی تعداد کم ہو کر 1248 ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ مغربی بنگال میں 747، کرناٹک میں 696، تمل ناڈو میں 222، اتر پردیش میں 278، راجستھان میں 251، ہریانہ میں 103، مدھیہ پردیش میں 137، آندھرا پردیش میں 77، اوڈیشہ میں 52، چھتیس گڑھ میں 51، بہار میں 37، سکم میں 45، پنجاب میں 37، جھارکھنڈ میں 32، آسام میں 22، منی پور میں 19، جموں وکشمیر میں 15 تلنگانہ اور پڈوچیری میں 9، اتراکھنڈ میں 7، گوا اور لداخ میں 5، تریپورہ میں 4، چنڈی گڑھ اور ناگالینڈ میں ایک ایک ایکٹیو کیس ہے۔ صحت افسران اور ماہرین نے لوگوں پر زور دیا ہے کہ وہ ماسک پہنیں، بار بار ہاتھ دھوئیں اور ہجوم والی جگہوں سے گریز کریں، خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں کیسز میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ، موسمی وائرل بخار بھی پھیلنے کے ساتھ، ماہرین صحت نے کورونا کو دوسرے انفیکشن سے الگ کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

محلہ کلینک بدعنوانی کا بڑا اڈہ ا: ریکھا گپتا

نئی دہلی، 17 جون (یو این آئی) دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے پچھلی حکومت کے محلہ کلینک کو بدعنوانی کا سب سے بڑا اڈہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ علاج کے نام پر عوام کو صرف دھوکہ دیا گیا۔ منگل کو تیس ہزاری کورٹ کمپلیکس میں آیوشمان آروگیہ مندر کا افتتاح کرنے کے بعد محترمہ ریکھا گپتا نے کہا کہ پچھلی حکومت میں محلہ کلینک کی حالت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ "محلہ کلینک مکمل طور پر گھپلہ تھا، اس میں نہ کوئی دیکھ بھال تھی اور نہ ہی ادویات، اس کا مقصد صرف پیسہ کمانا تھا، محلہ کلینک کے نام پر نالیوں اور گندی جگہوں پر پوٹا کیبن میں اسے کھولا گیا جہاں ڈاکٹر کو 40 روپے فی مریض کے حساب سے ادا کیے جاتے تھے، ایسی صورتحال میں علاج کے معیار کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ اس کے ساتھ محلہ کلینک بنانے کے نام پر کرایہ بھی کئی گنا زیادہ دیا گیا۔ محلہ کلینک پچھلی حکومت میں بدعنوانی کا سب سے بڑا اڈہ تھا۔ محترمہ گپتا نے کہا کہ آج دہلی میں 33 آیوشمان آروگیہ مندروں اور 17 جن اوشدھی کیندروں کا ایک ساتھ افتتاح کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت نے پانچ سال پہلے دہلی حکومت کو 2400 کروڑ روپے دیے تھے، لیکن پچھلی حکومت نے اپنی انا کی وجہ سے اس رقم کا استعمال نہیں کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان کی حکومت کے قیام کے بعد اس رقم کا استعمال کیا جا رہا ہے اور اگلے سال مارچ تک 1140 آروگیہ مندروں کی تعمیر کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آروگیہ مندر اور محلہ کلینک میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں بھی آروگیہ مندر کھولے جائیں گے، محلہ کلینک بند کر دیے جائیں گے۔ آروگیہ مندر میں ہر قسم کے ٹیسٹ کی سہولت ہوگی اور وہاں قابل ڈاکٹر ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلی حکومت نے جن اوشدھی کیندر صرف اس لیے نہیں کھولے کہ وزیر اعظم اس سے منسلک تھے، لیکن ہماری حکومت نے تمام سرکاری اسپتالوں میں جن اوشدھی کیندر کھولنے کا فیصلہ کیا ہے اور آج 17 جن اوشدھی کیندر کھولے گئے ہیں۔

او این جی سی گیس لیک: گورو گوگوئی نے مرکزی وزیر سے مداخلت کی درخواست کی

گوہاٹی، 17 جون (یو این آئی) لوک سبھا میں اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر گورو گوگوئی نے آسام کے شیو ساگر ضلع میں او این جی سی پلانٹ میں گیس لیک ہونے کے واقعہ میں مرکزی وزیر پٹرولیم ہردیپ سنگھ پوری سے مداخلت کی درخواست کی ہے۔ آسام کے شیوساگر ضلع کے بھٹیاپار بارچوک گاؤں میں گیس کا رساؤ 12 جون کو او این جی سی کے رگ نمبر 147 (اے) اور ویل نمبر 135 میں ہوا تھا۔ پانچ دن بعد بھی یہ رساؤ جاری ہے جس سے تقریباً 1500 لوگ متاثر ہوئے ہیں اور تقریباً 70 خاندانوں کو ریلیف کیمپوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ مرکزی وزیر کو ایک خط لکھتے ہوئے مسٹر گوگوئی نے کہا "آج میں نے آسام کے شیوا ساگر ضلع کے بھٹیاپار بارچوک گاؤں کا دورہ کیا، پانچ دن پہلے او این جی سی رگ میں زوردار دھماکہ ہوا تھا، جس سے گیس کا اخراج ہوا تھا۔ پانچ دن گزرنے کے بعد بھی اس رساؤ کو روکنے میں کوئی خاص کامیابی نہیں ملی ہے۔ بڑی مقدار میں گیس خارج ہونے سے مقامی لوگوں میں صحت کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ ریلیف کیمپوں میں رہنے والے لوگ بالخصوص بچے شدید سر درد، چکر اور دمہ میں مبتلا ہیں۔ گیس کی تیز بو اور مسلسل شور کی وجہ سے طلباء اپنے امتحانات کی تیاری پر توجہ نہیں دے پا رہے ہیں۔ مقامی لوگوں نے مسٹر گوگوئی کو بتایا کہ یہ حادثہ نئے پروڈکشن ایریا کی تلاش کے دوران پیش آیا اور یہ حساس آپریشن خود او این جی سی نے نہیں بلکہ ایک پرائیویٹ فرم کو سونپا

روزنامہ حقیقت ٹائمس مظفرپور
Urdu Daily Muzaffarpr HAKIKAT TIMES
उर्दू दैनिक, मुजफ्फरपुर हकीकत टाइम्स

اسرائیل پر ایران کا 100 میزائلوں سے اب تک کا سب سے بڑا حملہ، 8 اسرائیلی ہلاک، 300 زخمی

تہران (یواین آئی) اسرائیل کی جانب سے دن بھر تہران پر حملوں کے بعد ایران نے پورے اسرائیل پر بیلسٹک میزائلوں کی بارش کر دی جب کہ صبح صادق کے وقت ایران کی جانب سے اب تک کا سب سے بڑا حملہ کیا گیا جس کے بعد تل ابیب، مقبوضہ بیت المقدس اور حیفہ میں دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں، ایرانی میزائل حملے کے بعد حیفہ پاور پلانٹ میں آگ لگ گئی، ایرانی حملوں میں کم ازکم 8 اسرائیلی ہلاک اور تقریباً زخمی ہوگئے۔ایران نے صبح سویرے اسرائیل پر پھر میزائلوں کی برسات کردی، ایران نے اسرائیل میں تقریبا 100 میزائل داغے، حیفہ، تل ابیب اور مقبوضہ بیت المقدس کونشانہ بنایا گیاہے۔ایرانی میزائل حملے سے اسرائیلی شہریوں میں خوف و ہراس پھیل گیا، صیہونی فوج نے شہریوں کو محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کی ہدایت کردی جب کہ حیفہ میں پاور پلانٹ کومیزائلوں سے نشانہ بنایا گیا جس سے آگ بھڑک اٹھی۔

اسرائیلی میڈیا نے ایران کی جانب سے اسرائیل پر یہ اب تک کا سب سے بڑا حملہ قرار دے دیا جب کہ اسرائیلی دفاعی نظام ایرانی میزائلوں کو روکنے میں ایک بار پھر ناکام رہا، حیفہ اور تل ابیب میں نئے میزائل حملوں سے بھی جانی نقصان ہوا ہے۔

اسرائیلی میڈیا کے مطابق تازہ ترین حملوں کے نتیجے میں جنوبی اسرائیل میں کم از کم 8 اسرائیلی ہلاک اور تقریباً 300 زخمی ہوگئے جبکہ حیفہ میں آگ لگی ہوئی ہے، وہاں بھی کچھ شہری زخمی ہوئے ہیں جب کہ شمالی اسرائیل میں بھی نقصان پہنچنے کی اطلاعات ہیں۔ٹائمز آف اسرائیل کے مطابق حیفہ کے میئر یونا یاہاؤ نے تصدیق کی ہے کہ شہر میں ایرانی میزائل حملے کے نتیجے میں 3 افراد ہلاک ہوگئے۔

میئر یونا یاہاؤ نے چینل 12 نیوز کو بتایا کہ یہ تینوں افراد ایک ایسی تنصیب میں کام کر رہے تھے جو ہمارے لیے علاقے میں بہت اہم ہے، لیکن ہم خوش ہوں گے اگر یہ بند ہوکر یہاں سے چلی جائے۔

انہوں نے ان ہلاکتوں پر افسوس کا اظہار کیا، جن کے بعد اتوار کی شب ہونے والے حملوں میں ہلاکتوں کی مجموعی تعداد 8 ہوگئی ہے۔رپورٹس کے مطابق امدادی کارکن کئی گھنٹوں تک ان تین لاپتہ افراد تک پہنچنے کی کوشش کرتے رہے، جو شمالی شہر پر حملے کے دوران ملبے تلے دب گئے تھے۔

میئر یونا یاہاؤ کے مطابق شہر میں کئی مکانات اور دیگر عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا، تاہم صرف چار افراد کو معمولی زخموں کے ساتھ اسپتال منتقل کیا گیا۔

میگن ڈیوڈ ایڈم ریسکیو سروس کے مطابق 4 اموات پیتہ تیکوا کے علاقے میں ہوئیں جبکہ ایک شخص بنی براک میں مارا گیا، جہاں میزائل نے ایک رہائشی علاقے میں وسیع پیمانے پر تباہی مچائی۔ریسکیو سروس کا کہنا ہے کہ 92 افراد کو اسپتال منتقل کیا گیا ہے، جن میں زیادہ تر معمولی زخمی ہیں، حملے میں تباہ ہونے والے مقامات میں سے دو پر تاحال امدادی سرگرمیاں جاری ہیں۔

ٹائمز آف اسرائیل کا کہنا ہے کہ آرمی ریڈیو کی ابتدائی تحقیقات کے مطابق پیتہ تیکوا میں ہلاک ہونے والے 4 میں سے 2 افراد اپنے گھروں کے محفوظ کمروں میں مارے گئے۔رپورٹ کے مطابق دھماکہ خیز مواد کی بھاری مقدار سے لدا میزائل 2 مضبوط کمروں کے درمیان دیوار سے ٹکرایا اور دھماکے کی شدت ان کمروں کے لیے ناقابلِ برداشت ثابت ہوئی۔اسرائیلی حکام کا کہنا ہے کہ اپارٹمنٹس میں بنے یہ مضبوط کمرے حملے کی صورت میں حفاظتی جگہ کے طور پر استعمال کیے جا سکتے ہیں، تاہم یہ زیادہ تر دھات کے ٹکڑوں سے بچاؤ کے لیے بنائے گئے ہیں، یہ عام پبلک شیلٹرز میں استعمال ہونے والے زیرِ زمین بنکروں کی طرح نہیں ہوتے اور بھاری دھماکوں کے براہِ راست اثر کو روکنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

حکام کے مطابق اب تک ایرانی میزائل حملوں میں انہی مضبوط کمروں نے بے شمار جانیں بچائی ہیں۔اسرائیلی وزارت صحت کے مطابق گزشتہ شب مجموعی طور پر 287 افراد اسپتالوں میں داخل کیے گئے۔

رپورٹ کے مطابق ایک شخص کی حالت تشویشناک ہے، جب کہ 14 افراد کو درمیانے درجے کے زخم آئے ہیں، باقی زیادہ تر افراد کو معمولی چوٹیں آئیں یا شدید ذہنی صدمے کا سامنا ہوا۔

وزارت صحت نے بنی براک کے معیانی ہیشوعہ ہسپتال منتقل کیے گئے 15 افراد کی حالت کے بارے میں تفصیلات نہیں بتائیں۔تل ابیب کے مشرق میں واقع اس قصبے پر گزشتہ رات ایک میزائل حملہ ہوا تھا، جس میں ایک شخص جان سے گیا۔

امریکی نشریاتی ادارے سی این این کے مطابق تازہ ہلاکتوں میں کے بعد 2 روز کے دوران ایرانی حملوں میں ہلاک ہونے والے اسرائیلیوں کی تعداد 21 تک جاپہنچی ہے جبکہ ایران پر اسرائیل کے حملوں میں شہید ہونے والے ایرانی شہریوں کی تعداد 224 تک جاپہنچی ہے جبکہ 1277 افراد زخمی ہوئے ہیں۔اسرائیلی ایمرجنسی سروسز کے مطابق ایرانی میزائل حملوں کے بعد وسطی اسرائیل کا بڑا حصہ بجلی سے محروم ہوگیا جب کہ تل ابیب میں ایرانی میزائلوں نے متعدد اہداف کو براہ راست نشانہ بنایا۔

دوسری جانب، اسرائیل کی جانب سے بھی ایران پر میزائل حملوں کا سلسلہ جاری ہے، صہیونی ریاست نے تہران، مشہد، اصفہان سمیت مختلف مقامات پر میزائل حملے کیے جب کہ اسرائیل نے ایران کی فورڈو جوہری تنصیبات کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

ایرانی میڈیا کے مطابق مختلف شہروں پر اسرائیل کے حملوں میں جاں بحق ہونے والوں میں 90 فیصد شہری شامل ہیں جب کہ تہران میں اسرائیلی حملوں میں معصوم اور نومولود بچے بھی زخمی ہوئے ہیں۔ایران نے بتایا کہ اسرائیل نے ایرانی وزارتِ خارجہ کی عمارت پر جان بوجھ کر حملہ کیا جس میں کئی شہری زخمی ہوئے۔ایرانی نائب وزیر خارجہ نے ویڈیو جاری کرتے ہوئے بتایا کہ وزارت خارجہ کی عمارت میں قائم لائبریری کی کھڑکیاں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں۔

ایران-اسرائیل جنگ بندی ہوجائے گی،کبھی کبھار ڈیل کیلئے لڑنا پڑتا ہے:امریکی صدر

واشنگٹن (یواین آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے امید ظاہر کی ہے کہ ایران اور اسرائیل کے درمیان جنگ بندی ہوجائے گی تاہم کبھی کبھار ڈیل کے لیے لڑنا پڑتا ہے۔کینیڈا میں جی-سیون سربراہی اجلاس کے لیے روانہ ہونے سے قبل صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے واضح کیا کہ امریکہ اسرائیل کی حمایت جاری رکھے گا، اسرائیل کے دفاع کے لیے اس کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ان کا کہنا تھا کہ وہ امید کرتے ہیں کہ اسرائیل اور ایران جنگ بندی کر سکتے ہیں، لیکن انہوں نے کہا کہ بعض اوقات ممالک کو پہلے لڑنا پڑتا ہے۔صحافی کی جانب سے پوچھے گئے سوال پر انہوں نے یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ آیا انہوں نے امریکی اتحادی سے ایران پر حملے روکنے کے لیے کہا تھا، ان کا کہنا تھا کہ یہ نہیں کہنا چاہتا کیا میں نے اسرائیل سے ایران پر حملے روکنے کا کہا ہے۔

امریکی صدر کا مزید کہنا تھا کہ ایران کے ساتھ جوہری معاہدے پر بات چیت جاری ہے۔اس سے قبل، فرانسیسی صدر میکرون نے بھی دعویٰ کیا تھا کہ ایران اور اسرائیل کے درمیان آئندہ چند گھنٹوں میں جنگ بندی ہوسکتی ہے۔

حالت جنگ میں مذاکرات نہیں ہوسکتے:ایران

تہران، (یواین آئی) ایران نے ثالثی کے کردار ادا کرنے والے ممالک قطر اور عمان کو واضح کیا ہے کہ وہ اسرائیل کے حملوں کے دوران جنگ بندی پر کوئی مذاکرات نہیں کرے گا۔غیر ملکی خبررساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق مذاکرات سے آگاہ ایک عہدیدار نے بتایا ہے کہ ایران نے ثالث ممالک قطر اور عمان کو بتایا کہ وہ حملوں کے دوران مذاکرات نہیں کرے گا۔رپورٹ میں اسرائیل کے ساتھ جنگ بندی کے علاوہ امریکہ کے ساتھ نئے جوہری معاہدے کے لیے مذاکرات کی بحالی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔عہدیدار نے اے ایف پی کو بتایا کہ ایران نے قطری اور عمانی ثالثوں کو مطلع کیا کہ وہ صرف اس صورت میں سنجیدہ مذاکرات کریں گے جب ایران اسرائیل کے پیشگی حملوں کا جواب مکمل کرلے گا۔

ذرائع نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا 'ایران نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ وہ حملے کی زد میں رہتے ہوئے مذاکرات نہیں کرے گا'۔ذرائع کے مطابق ایسی اطلاعات ہیں کہ ایران نے عمان اور قطر سے رابطہ کیا ہے جس میں امریکہ سے اسرائیل کے ساتھ جنگ بندی کروانے اور ممکنہ طور پر جوہری مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی درخواست کی گئی ہے، ایسی تمام خبریں اور رپورٹس غلط اور بے بنیاد ہیں۔ایرانی وزارت خارجہ، قطر کی وزارت خارجہ اور عمان کی وزارت اطلاعات نے اس حوالے سے خبررساں ایجنسی کی درخواست پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔

غزہ میں بھوک کے سائے،بموں کی بارش خوراک سے زیادہ ہے:یونیسف کا انتباہ

غزہ :اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے 'یونیسیف' نے غزہ کی تباہ حال سرزمین پر پھیلتی قحط سالی اور انسانی المیے سے متعلق ایک اور ہولناک انتباہ جاری کیا ہے، خاص طور پر بچوں کی حالت زار کو اجاگر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس وقت وہاں خوراک، پانی اور طبی سہولیات کی شدید کمی ہے اور یہ صورتحال لمحہ بہ لمحہ مزید اندوہناک ہوتی جارہی ہے۔

'یونیسیف' کے ترجمان جیمز ایلڈر جو ان دنوں جنوبی غزہ کے شہر خان یونس میں موجود ہیں، نے غزہ کے حالات کو ''خوفناک، تاریک اور نہایت ظالمانہ'' قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ فلسطینی خاندان روزانہ اس چیلنج سے دوچار ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو ایک وقت کا کھانا بھی فراہم کرسکیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ''غزہ میں آنے والے بم اور میزائل خوراک سے کہیں زیادہ ہیں''۔ایلڈر نے ترک خبررساں ادارے اناطولیہ سے گفتگو میں کہا کہ 2 مارچ کو غزہ کی سرحدی گزرگاہیں بند کرنے کے بعد سے قابض اسرائیل کے محاصرے نے 24 لاکھ سے زائد فلسطینیوں کو دانستہ طور پر قحط کی طرف دھکیل دیا ہے اور اقوام متحدہ اس ظالمانہ پالیسی کو جبری ہجرت کی تیاری قرار دے چکی ہے۔انہوں نے کہا کہ ایک عارضی جنگ بندی کی امید نے چند دنوں کیلئے تھوڑا سا سکون بخشا تھا، جب کچھ انسانی امداد، پانی اور خوراک کی آمد ممکن ہوئی۔مگر یہ سہارا جلد ہی دوبارہ ایک بدترین محاصرے میں بدل گیا اور یوں غزہ ایک بار پھر بھوک، بمباری اور بے گھر ہونے کے دردناک چکر میں جا پھنسا۔

اقوام متحدہ کے مطابق قابض اسرائیل کی جانب سے سرحدی بندش اور امدادی سامان کی راہ میں رکاوٹوں نے غزہ میں غذائی قلت کو اس سطح پر پہنچا دیا ہے، جو کہ براہِ راست نسل کشی اور جبری ہجرت کے مترادف ہے۔

مائیں بھوکی رہ کر بچوں کو کھانا دیتی ہیں

جیمز ایلڈر نے مزید کہا کہ ''غزہ کے عوام راتوں کو بمباری سہتے ہیں اور دن کے اجالے میں بھوک سے بچنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔انسان کی قوت برداشت کی تمام حدیں ٹوٹ چکی ہیں''۔انہوں نے بتایا کہ ہزاروں خاندان مسلسل نقل مکانی پر مجبور ہیں چھ ماہ سے خیموں میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور بہت سے لوگ اپنا سب کچھ کھو چکے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ یہ دوسرا سال ہے کہ عید الفطر غزہ کے لوگوں پر اداسی، غربت اور ویرانی لے کر آئی۔نہ گھر بچے، نہ کھانے کو کچھ ہے نہ خوشی، صرف غم، درد اور شہیدوں کی یادیں باقی رہ گئیں''۔

ایلڈر نے دل دہلا دینے والے انکشافات کرتے ہوئے کہا کہ کئی مائیں دو دو دن فاقے کرتی ہیں تاکہ اپنے بچوں کو ایک وقت کی خوراک دے سکیں۔ایسے بچوں کی تعداد کا اندازہ لگانا ناممکن ہے جو بھوک یا قابلِ علاج بیماریوں سے جاں بحق ہو رہے ہیں''۔انہوں نے کہا کہ شدید غذائی قلت کی وجہ سے بچوں کی معمولی بیماریوں سے موت کے امکانات دس گنا بڑھ چکے ہیں۔یہ ایک خونی چکر ہے۔غذا کی قلت، آلودہ پانی اور طبی سہولیات کی مکمل غیرموجودگی۔

انہوں نے مزید کہا کہ اب ہسپتال جانا بھی خطرے سے خالی نہیں رہا، کیونکہ زیادہ تر طبی مراکز تباہ یا ناکارہ ہو چکے ہیں۔غزہ میں 38 میں سے صرف 19 ہسپتال جزوی طور پر کام کررہے ہیں جب کہ 9 فیلڈ ہسپتال محدود پیمانے پر کام کررہے ہیں۔قابض اسرائیل کی جارحیت نے شعبۂ صحت کی بنیادیں چُور چُور کر دی ہیں۔

غزہ کی وزارت صحت کے مطابق، 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری نسل کشی کے نتیجے میں 500,16 سے زائد معصوم فلسطینی بچے شہید ہوچکے ہیں۔

ایلڈر نے بتایا کہ یونیسیف اور فلسطینی تنظیموں نے جنگ بندی کے دوران امدادی اشیاء کی مؤثر تقسیم کیلئے 400 سے زائد مراکز قائم کیے تھے، مگر قابض اسرائیل کی جانب سے ایک نئے ''فوجی طرز کے تقسیم نظام'' نے ان سب کوششوں کو سبوتاژ کردیا۔

یہ نظام امریکہ اور قابض اسرائیل کی مشترکہ نگرانی میں قائم نام نہاد ''غزہ امدادی فنڈ'' کے تحت چلایا جا رہا ہے۔امداد کو جنوبی اور وسطی غزہ کی نام نہاد ''محفوظ زونز'' میں تقسیم کیا جا رہا ہے، جہاں بھوک سے تنگ آئے لوگ جمع ہو جاتے ہیں، مگر امداد کی محدود مقدار، بھیڑ، اور قابض اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے یہ مقامات بھی خون میں نہا جاتے ہیں۔''یہ نظام صرف مخصوص چند مقامات تک محدود ہے اور روزانہ کی بنیاد پر لوگوں کی جانیں لے رہا ہے۔ایسے بچے بھی مارے جا رہے ہیں جو صرف ایک ڈبہ خوراک لینے آئے تھے''۔ایلڈر نے قابض اسرائیل پر الزام لگایا کہ وہ امدادی تقسیم کو بھی ہتھیار بنا کر جبری ہجرت کا ذریعہ بنا رہا ہے۔''یہ پورا نظام شمالی غزہ کے باشندوں کو جنوب کی جانب دھکیلنے کیلئے بنایا گیا ہے، اور اس سے وہ تمام فلاحی کوششیں ناکام ہو رہی ہیں جنہیں ہم نے مہینوں کی محنت سے قائم کیا تھا''

ایلڈر نے قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے ''میڈلین'' کشتی پر قبضے پر بھی شدید تشویش کا اظہار کیا۔یہ کشتی 12 غیر ملکی رضاکاروں کے ساتھ انسانی امداد لے کر غزہ کے مظلوم عوام کیلئے روانہ ہوئی تھی، مگر قابض اسرائیل نے اسے راستے میں روک کر قزاقی کی اور سوار افراد کو گرفتار کرلیا۔

ایلڈر نے کہا: ''انسانیت کی یہ کوششیں نہایت اہم ہیں۔میں نے ان دلیر کارکنوں کی بات سنی ہے۔یہ لوگ سراسر انسانی جذبے سے متحرک ہو کر انصاف کے لیے لڑ رہے ہیں''۔انہوں نے کہا کہ یہ کوششیں قابض اسرائیل کے مجرمانہ محاصرے کو بے نقاب کرتی ہیں، اور دنیا کو یاد دلاتی ہیں کہ غزہ کے بچوں کو اب بھی ہماری توجہ، مدد اور ہمدردی کی ضرورت ہے۔

لیما: زلزلے میں ایک شخص کی موت

لیما (یواین آئی) پیرو کے دارالحکومت لیما میں اتوار کو آئے زلزلے میں ایک شخص کی موت ہوگئی اور پانچ دیگر زخمی ہوگئے۔نیشنل ایمرجنسی آپریشن سینٹر (سی او ای این) نے اس کی تصدیق کی ہے۔مرکز نے بتایا کہ مقامی وقت کے مطابق صبح 11 بج کر 35 منٹ پر آئے زلزلے کی شدت ریکٹر اسکیل پر 6.1 تھی اور اس کا مرکز 49 کلومیٹر کی گہرائی میں پڑوسی صوبے کالاؤ میں تھا۔نجی نیوز نیٹ ورک ریڈیو پروگرامس ڈیل پیرو نے اطلاع دی ہے کہ پولیس نے ہلاک ہونے والے شخص کی شناخت 36 سالہ موٹرسائیکل ٹیکسی ڈرائیور کے طور پر کی ہے جو عمارت کی چوتھی منزل سے گرنے والے ڈھانچے کی زد میں آ گیا تھا۔وہ ایک گھر کے باہر کسی مسافر کا انتظار کر رہا تھا۔لیما میں علاقائی ایمرجنسی آپریشن سینٹر (سی او ای آر) نے راجدھانی کے تمام 43 اضلاع سے رابطہ کیا، جس نے ساحلی علاقے میں چٹانوں پر درمیانے درجے کے لینڈ سلائیڈنگ کی اطلاع دی۔اس دوران توانائی اور کانوں کی وزارت کی اقتصادی اسٹیئرنگ کمیٹی نے ولا ایل سلواڈور، وینٹی نیلا، اینکون اور پچا کاماک کے اضلاع میں بجلی کٹوتی کی اطلاع دی۔پیرو کی صدر ڈینا بولوارٹ نے صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے کوریلوس ضلع میں سی او ای این کے ہیڈکوارٹر کا دورہ کیا اور عوام سے تحمل سے کام لینے کی اپیل کی۔

تہران میں موساد کی ڈرون ساز فیکٹری اور مزید 2 ٹرک پکڑے گئے، 2 ایجنٹ گرفتار

تہران (یو این آئی) ایران کے دارالحکومت تہران میں پولیس نے دو الگ الگ کارروائیوں میں موساد کے مزید 2 ایجنٹوں کو گرفتار کرکے ان کے قبضے سے 200 کلو بارود اور 23 ڈرونز کا سامان اور دیگر آلات برآمد کرلیے۔سرکاری خبر رساں ادارے 'ارنا' کی رپورٹ کے مطابق پولیس کے ترجمان سعید منتظر المہدی نے اتوار کے روز بتایا کہ ان دو افراد کی شناخت کر کے انہیں صوبہ تہران کے شہر رے کے ضلع فشافویہ سے گرفتار کیا گیا۔منتظر المہدی کے مطابق ان کے قبضے سے 200 کلوگرام سے زائد دھماکہ خیز مواد، 23 ڈرونز کا سامان، لانچرز اور دیگر آلات برآمد کیے گئے ہیں جبکہ ایک نسان پک اپ گاڑی بھی قبضے میں لی گئی ہے۔نیم سرکاری خبر رساں ادارے 'تسنیم نیوز' کے مطابق 3 منزلہ عمارت اسرائیلی ایجنٹوں کی جانب سے ڈرونز کی تیاری اور انہیں دہشت گرد کارروائیوں کے لیے ذخیرہ کرنے کے لیے استعمال کی جارہی تھی۔حکام کے مطابق وہاں سے دیسی ساختہ بم اور 200 کلوگرام زائد دھماکہ خیز مواد بھی برآمد ہوا ہے۔اتوار کے روز ہی صوبہ البرز کی ساوجبلاغ کاؤنٹی میں موساد کے 2 دیگر ایجنٹوں کو بھی گرفتار کیا گیا تھا جو صوبہ تہران کے ساتھ واقع ہے۔دوسری جانب، ایران کے صوبہ لرستان میں انٹیلی جنس اداروں نے عوامی اطلاعات پر کارروائی کے دوران ڈرونز اور دھماکہ خیز مواد سے لدے 2 ٹرک پکڑ لیے۔رپورٹس کے مطابق یہ ٹرک موساد سے تعلق رکھنے والے دہشت گردوں کے زیرِ استعمال تھے اور ان میں بڑی مقدار میں ڈرونز، دھماکہ خیز مواد اور دیگر تخریبی ساز وسامان موجود تھا۔ایرانی حکام کا کہنا ہے کہ عوام کی بروقت اطلاع سے ممکنہ تخریب کاری کا بڑا منصوبہ ناکام بنا دیا گیا۔اسرائیلی حکومت نے 13 جون کی شب بغیر کسی اشتعال انگیزی کے ایران کے اندر رہائشی عمارتوں سمیت متعدد مقامات پر حملے کیے، اس کے بعد سے اسرائیلی خفیہ ایجنسی کے ایجنٹ ایران میں تخریب کاری کی کوششیں کرتے رہے ہیں، چھوٹے ڈرونز کے ذریعے دھماکا خیز مواد لے جاکر مختلف مقامات کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ایران کی جانب سے جوابی کارروائی کے طور پر اسرائیل کے اندر دور تک حملے کیے گئے ہیں جن میں تل ابیب، یروشلم اور حیفہ جیسے شہروں کو بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنایا گیا ہے۔مقبوضہ علاقوں میں زندگی مفلوج ہوکر رہ گئی ہے جہاں شہری پورا دن زیر زمین پناہ گاہوں میں گزارنے پر مجبور ہیں۔

اسرائیل پر ایرانی حملوں میں امریکی سفارتخانے کی عمارت کو بھی معمولی نقصان

تل ابیب (یو این آئی) ایران کے میزائل حملوں سے اسرائیل میں واقع امریکی سفارتخانے کے قریب بھی معمولی نقصان ہوا ہے، امریکی سفیر نے تل ابیب میں امریکی سفارتخانے کے سیکشن کے قریب معمولی نقصان کی تصدیق کردی جبکہ امریکی سفارتخانہ آج بھی بند رہے گا۔غیر ملکی خبر رساں ایجنسی 'رائٹرز' کے مطابق اسرائیل میں تعینات امریکی سفیر مائیک ہکابی نے اعتراف کیا ہے کہ ایرانی میزائل حملوں کے نتیجے میں تل ابیب میں امریکی سفارتخانے کی شاخ کے قریب معمولی نوعیت کا نقصان ہوا ہے، تاہم کسی امریکی اہلکار کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔امریکی سفیر برائے اسرائیل کا کہنا ہے کہ اسرائیل میں امریکی سفارتخانہ اور قونصل خانہ آج بھی بند رہیں گے، کیونکہ محفوظ مقام پر قیام کی ہدایت اب بھی نافذ العمل ہے۔

عسکری تعلقات کے استحکام کیلئے آرمی چیف کا دورہ امریکہ

واشنگٹن (یواین آئی) چیف آف آرمی اسٹاف فیلڈ مارشل عاصم منیر پانچ روزہ سرکاری دورے پر امریکہ پہنچ گئے ہیں، جہاں وہ اعلیٰ امریکی حکام سے ملاقاتیں کریں گے، اس دورے کا مقصد پاکستان اور امریکہ کے درمیان عسکری وتزویراتی تعلقات کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق سفارتی ذرائع نے بتایا کہ چیف آف آرمی اسٹاف فیلڈ مارشل سید عاصم منیر اتوار کے روز واشنگٹن پہنچے، جہاں وہ پانچ روزہ سرکاری دورے پر امریکہ کے ساتھ عسکری اور تزویراتی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے اعلیٰ سطح کی ملاقاتیں کریں گے۔ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ دورہ بنیادی طور پر دوطرفہ نوعیت کا ہے اور باضابطہ طور پر 14 جون کو امریکہ کی فوج کے 250ویں یومِ تاسیس کی تقریبات سے منسلک نہیں ہے، اگرچہ وقت کے لحاظ سے دونوں کا تقابل کیا جارہا ہے۔واضح رہے کہ فیلڈ مارشل عاصم منیر نے فوجی پریڈ میں شرکت نہیں کی، لیکن کچھ ذرائع کا کہنا ہے کہ انہوں نے گزشتہ دو دن امریکی سینٹرل کمانڈ کے صدر دفتر ٹمپا، فلوریڈا میں گزارے، تاہم واشنگٹن میں پاکستانی سفارت خانے نے اس دعوے کی تصدیق یا تردید نہیں کی۔ذرائع کے مطابق آرمی چیف کا یہ دورہ امریکہ اور پاکستان کے مابین عسکری اور اسٹریٹجک تعلقات کو مضبوط بنانے کی کوشش ہے، جس میں امریکی وزرائے دفاع وخارجہ اور اعلیٰ فوجی حکام سے ملاقاتیں متوقع ہیں۔دوسری جانب ہفتے کی دوپہر پاکستان سفارت خانے کے باہر پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے کئی حامیوں نے مظاہرہ کیا، جس میں پاکستان میں 'بلا روک ٹوک جمہوریت' کی بحالی کا مطالبہ کیا گیا۔یہ مظاہرہ آرمی چیف کی آمد سے قبل ہوا، مظاہرے کے ایک منتظم نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ آرمی چیف واشنگٹن میں موجود ہیں۔

غزہ کا محاصرہ توڑنے کیلئے ملائیشیا کا ''ہزار بحری جہازوں کا بیڑا'' شروع کرنے کا اعلان

کوالالمپور: ملائیشیا کی سول سوسائٹی تنظیموں نے غزہ کے مظلوم عوام کی امداد اور قابض اسرائیل کے مسلط کردہ ظالمانہ محاصرے کو توڑنے کیلئے ایک غیر معمولی اور تاریخ ساز عالمی اقدام کا اعلان کردیا ہے، جسے ''ہزار جہازوں کا بیڑا'' کا نام دیا گیا ہے۔یہ بیڑا دنیا بھر سے، مختلف براعظموں سے، ہزار سے زائد کشتیوں کے ذریعے قابض ریاست کے ظلم کے خلاف ایک بیدار انسانی ضمیر کی صدا ہوگا۔یہ اعلان ملائیشیا کے دارالحکومت کوالالمپور میں منعقدہ ایک پرہجوم پریس کانفرنس میں کیا گیا جہاں اسلامی تنظیموں کے رابطہ بورڈ MAPIM کے صدر عزمی عبدالحمید نے بتایا کہ یہ عظیم الشان مہم دراصل غزہ کے عوام پر قابض اسرائیل کی جانب سے ڈھائے جانے والے نسل کشی جیسے جرائم کے ردعمل میں شروع کی جا رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ اس مہم کو یورپ، ایشیا اور لاطینی امریکہ کی کئی تنظیموں کی بڑھتی ہوئی حمایت حاصل ہے۔

عزمی عبدالحمید نے کہا کہ حال ہی میں قابض اسرائیلی افواج کی جانب سے ''میڈلین'' نامی امدادی کشتی کو روکے جانے کے واقعے نے دنیا بھر میں ایک بار پھر غزہ میں جاری انسانی المیے کی جانب توجہ مبذول کرائی ہے۔اسی سانحے نے بین الاقوامی برادری کو جھنجھوڑا اور عالمی سطح پر فلسطینیوں کے ساتھ یکجہتی کی ایک نئی لہر کو جنم دیا۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ''ہزار جہازوں کا بیڑا'' سنہ 2010ء کے مشہور ''آزادی بیڑے'' کی نسبت زیادہ منظم، مربوط اور وسیع تر ہوگا، جس کی قیادت معروف امدادی کشتی ''ماوی مرمرہ'' نے کی تھی اور جس پر بھی صہیونی درندوں نے وحشیانہ حملہ کیا تھا۔

ملائیشیا کی درجنوں تنظیموں کی جانب سے جاری کردہ مشترکہ بیان میں واضح کیا گیا ہے کہ اس عظیم الشان مہم کے اہم اہداف میں غزہ کا ظالمانہ محاصرہ فوری ختم کروانا، انسانی امداد کی رسائی ممکن بنانا، غزہ کے شہریوں کو بین الاقوامی تحفظ فراہم کرنا اور قابض اسرائیلی قیادت کو جنگی جرائم پر کٹہرے میں لانا شامل ہے۔

بیان میں یہ بھی کہا گیا کہ یہ مہم دنیا بھر کی حکومتوں کو اپنی اخلاقی اور قانونی ذمہ داریاں نبھانے پر مجبور کرے گی، کیونکہ ان حکومتوں کو اپنے شہریوں کی شرکت کی صورت میں تحفظ دینا ہوگا، جو قابض اسرائیل پر بین الاقوامی دباؤ بڑھانے میں مددگار ثابت ہوگا۔

اسی تناظر میں، ملائیشیائی کارکنوں نے کوالالمپور میں ملائیشین انویسٹمنٹ بورڈ کے دفتر کے سامنے ایک پُرامن مگر پراثر احتجاجی مظاہرہ کیا، جس میں انہوں نے امریکہ کی بدنام زمانہ کمپنی ''کیٹرپلر'' سمیت ان تمام کمپنیوں سے تعلقات منقطع کرنے کا مطالبہ کیا، جو قابض اسرائیل کی درندگی کی معاون ہیں۔کیٹرپلر پر الزام ہے کہ اس کی مہیا کردہ بھاری مشینری فلسطینی گھروں کومسمار کرنے اور غیرقانونی یہودی بستیوں کی تعمیر میں استعمال کی جاتی ہے۔مظاہرین نے ان کمپنیوں کے ساتھ جاری تعلقات کو صریحاً نسل کشی میں شراکت داری قرار دیا۔

دوسری جانب MAPIM نے اس عالمی مہم کو وسعت دینے کیلئے کئی عملی اقدامات کا بھی اعلان کیا، جن میں ایک بین الاقوامی سیکریٹریٹ اور ایک مالیاتی فنڈ کا قیام شامل ہے تاکہ بیڑے کے لیے ضروری تکنیکی اور انتظامی تیاریوں کو ممکن بنایا جا سکے۔انہوں نے دنیا بھر کے اداروں، کمپنیوں اور افراد سے اس انسانیت نواز اقدام میں بڑھ چڑھ کر شرکت کی اپیل بھی کی۔مبصرین کا کہنا ہے کہ ''ہزار جہازوں کا بیڑا'' عالمی سطح پر ایک اہم مرکزِ توجہ بننے والا ہے، کیونکہ ایک طرف عالمی برادری کی ہمدردی فلسطینیوں کے ساتھ تیزی سے بڑھ رہی ہے اور دوسری طرف بین الاقوامی ادارے قابض اسرائیل کی نسل کش کارروائیوں کو روکنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکے ہیں۔ایسے میں دنیا کے انسان دوست حلقوں کے لئے یہ تحریک ایک نئی امید اور عملی جدوجہد کی صورت اختیار کرچکی ہے۔

روزنامہ حقیقت ٹائمس مظفر پور
Urdu Daily Muzaffarpr
HAKIKAT TIMES
उर्दू दैनिक, मुजफ्फरपुर
हकीकत टाइम्स

شانتو، مشفق کی سنچریوں نے بنگلہ دیش کو سنبھالا، ۲۹۲ رن بنائے

گال، (سری لنکا) 17 جون (یو این آئی) کپتان نجم الحسین شانتو (ناٹ آؤٹ 136) اور مشفق الرحیم (ناٹ آؤٹ 105) کی سنچریوں کی بدولت بنگلہ دیش نے پہلے ٹیسٹ کے پہلے دن تین وکٹ پر 292 رنز بنا کر میچ پر مضبوط گرفت بنالی ہے۔ آج یہاں بنگلہ دیش نے پہلے ٹیسٹ میچ میں میزبان سری لنکا کے خلاف ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ بلے بازی کرنے اتری بنگلہ دیش کی شروعات اچھی نہیں رہی۔ اسیتھا فرنینڈو نے انعام الحق (صفر) کو آؤٹ کرکے بنگلہ دیش کو پہلا جھٹکا دیا۔ تھرندو رتنائیکے نے اپنے پہلے ٹیسٹ میں شادمان اسلام (14) کو آؤٹ کرکے سری لنکا کو دوسری کامیابی دلائی۔ اس کے بعد رتنائیکے نے مومن الحق (29) کو بھی آؤٹ کرکے بنگلہ دیش کے لیے بحران پیدا کر دیا۔ مشکل کے ایسے وقت میں کپتان نجم الحسین شانتو اور مشفق الرحیم کی جوڑی نے بنگلہ دیش کی اننگ کو سنبھالا۔ دونوں بلے بازوں کے درمیان چوتھی وکٹ کے لیے 247 رنز کی ناقابل شکست شراکت ہوئی۔ اس سے قبل نجم الشانتو نے 203 گیندوں پر 11 چوکوں اور ایک چھکا کی مدد سے 101 رنز بنا کر اپنی سنچری مکمل کی۔ نومبر 2023 کے بعد شانتو کی یہ پہلی اور سری لنکا کے خلاف دوسری ٹیسٹ سنچری ہے۔ اس کے بعد مشفق نے 176 گیندوں میں پانچ چوکے لگا کر اپنی سنچری مکمل کی۔ مشفق کی یہ 12ویں ٹیسٹ سنچری ہے، انہوں نے سری لنکا کے خلاف چوتھی بار سنچری بنائی ہے۔ پہلے دن کا کھیل ختم ہونے پر بنگلہ دیش نے تین وکٹوں پر 292 رنز بنا کر اپنی پوزیشن مضبوط کرلی ہے۔ نجم الشانتو (136 ناٹ آؤٹ) اور مشفق الرحیم (105 ناٹ آؤٹ) کریز پر موجود ہیں۔ سری لنکا کی جانب سے تھرندو رتنائیکے نے دو وکٹیں حاصل کیں۔ اسیتھا فرنینڈو کو ایک وکٹ ملا۔

نیپال نے سنسنی خیز مقابلے میں اسکاٹ لینڈ کو دو وکٹوں سے شکست دے دی

گلاسگو 17 جون (یو این آئی) سندیپ لامیچھانے (چار وکٹ)، دیپیندر سنگھ ایری اور کرن کے سی (دو-دو وکٹ) کی شاندار گیند بازی کے بعد کشل بھرتیل (30) رن کی جدوجہد سے پر اننگز کی بدولت نیپال نے منگل کو سہ رخی سیریز کے تیسرے میچ میں اسکاٹ لینڈ کو ایک گیند باقی رہتے ہوئے دو وکٹوں سے شکست دے دی۔ 98 رنز کے ہدف کا تعاقب کرنے اتری نیپال کے لئے کشل بھرتیل اور لوکیش بم کی جوڑی نے پہلی وکٹ کے لیے 21 رنز جوڑے۔ تیسرے اوور میں برینڈن میک ملن نے لوکیش بم (9) کو آؤٹ کر کے نیپال کو پہلا جھٹکا دیا۔ اس کے بعد اسکاٹ لینڈ کے بولنگ اٹیک کے سامنے نیپال کی وکٹیں وقفے وقفے سے گرتی رہیں۔ انل شاہ (تین)، کپتان روہت پاڈیل (سات)، دیپیندر سنگھ ایری (14)، کشل بھرتیل (30) اور بصیر احمد (13) رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہوئے۔ آخری بلے بازوں کی جدوجہد سے پر اننگز کی بنیاد پر نیپال نے 5.19 اوورز میں آٹھ وکٹوں پر 98 رنز بنا کر میچ دو وکٹوں سے جیت لیا۔

اسکاٹ لینڈ کی جانب سے مائیکل لیسک اور صافیان شریف نے دو دو وکٹیں حاصل کیں۔ جیسپر ڈیوڈسن، جیک جارویس، مارک واٹ اور برینڈن میک ملن نے ایک ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔ اس سے قبل آج یہاں نیپال نے ٹاس جیت کر اسکاٹ لینڈ کے خلاف پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ بلے بازی کرنے آئی اسکاٹ لینڈ کی شروعات انتہائی خراب رہی اور اس نے صرف 5.4 اوورز میں 24 رنز کے اسکور پر پانچ وکٹیں گنوا دیں۔ اسکاٹ لینڈ کی جانب سے مائیکل لیسک نے چار چوکوں اور ایک چھکا کی مدد سے سب سے زیادہ (46) رنز بنائے۔ انہیں دیپیندر سنگھ ایری نے بولڈ آؤٹ کیا۔ کپتان میتھیو کراس (15) اور برینڈن میک ملن (10) رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہوئے۔ نیپال کے باؤلنگ اٹیک کے سامنے اسکاٹ لینڈ کی پوری ٹیم 4.19 اوورز میں 97 کے اسکور پر ڈھیر ہوگئی اور نو بلے باز ڈبل فیگر تک بھی نہ پہنچ سکے۔ نیپال کے لیے سندیپ لامیچھانے نے چار اوورں میں 11 رن دے کر چار وکٹ لیے۔ دیپندر سنگھ ایری نے 4.3 اوورز میں 24 رنز دے کر دو وکٹ جھٹکے۔ کرن کے سی نے چار اوورز میں 20 رنز دے کر دو وکٹ اپنے نام کیا۔

مندھانا ون ڈے میں ایک بار پھر سرفہرست

دبئی، 17 جون (یو این آئی) ہندوستانی خاتون ٹیم کی اسٹار بلے باز اسمرتی مندھانا نے ایک روزہ بلے بازی رینکنگ میں چھ سال بعد دوبارہ ٹاپ پوزیشن حاصل کرلی ہے۔ مندھانا نے سری لنکا اور جنوبی افریقہ کے ساتھ سہ فریقی سیریز میں شاندار کارکردگی کی بدولت یہ کارنامہ انجام دیا۔ اس سے قبل انہوں نے یہ مقام سال 2019 میں حاصل کیا تھا۔ آئی سی سی کی جانب سے منگل کو جاری کردہ تازہ ترین رینکنگ کے مطابق مندھانا نے 727 ریٹنگ پوائنٹس کے ساتھ جنوبی افریقہ کی کپتان لورا وولوارڈٹ کو پیچھے کرتے ہوئے نمبر ایک کا تاج اپنے نام کیا ہے۔ انگلینڈ کی نئی کپتان نیٹ سکیور برنٹ اور جنوبی افریقہ کی کپتان لورا وولوارڈ 719 پوائنٹس کے ساتھ مشترکہ طور پر دوسرے نمبر پر کھسک گئی ہیں۔ اس فہرست میں جمائمہ روڈریگز 14ویں اور کپتان ہرمن پریت کور 15ویں نمبر پر ہیں۔

گل کی کپتانی میں کوہلی اور روہت کی خصوصیات: بٹلر

لندن 17 جون (یو این آئی) انگلینڈ کے محدود اوورز کے سابق کپتان جوس بٹلر نے کہا کہ ہندوستانی ٹیسٹ ٹیم کے نوجوان کپتان شبمن گل کی قیادت میں وراٹ کوہلی اور روہت شرما کی خصوصیات ہیں۔ انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2025 میں شبھمن گل کی کپتانی میں کھیل چکے بٹلر نے کہا کہ گل کی کپتانی وراٹ کوہلی جیسی جارحانہ قیادت اور روہت شرما جیسی پرسکون قیادت کا مرکب ہے۔ انہوں نے کہا کہ گل اپنے دو سابق کپتانوں کی بہترین خصوصیات کے ساتھ اپنے طریقے سے ٹیم کی قیادت کریں گے۔ انہوں نے کہا،"وہ واقعی ایک متاثر کن نوجوان کھلاڑی ہے۔ جب وہ بولتا ہے تو وہ بہت پرسکون اور متوازن ہوتا ہے، لیکن مجھے لگتا ہے کہ وہ میدان پر تھوڑا جارحانہ ہے، جہاں اس میں تھوڑی شدت اور جدوجہد کا جذبہ ہے۔ وہ کوہلی اور روہت کا مرکب ہے۔ اس نے ظاہر ہے ان دو لوگوں سے سیکھا ہے، لیکن وہ بڑی حد تک اپنی شناخت بنائے گا۔ وہ اپنی کپتانی اور بلے بازی میں کو مختلف طریقے سے نبھانے کی کوشش کریں گے اور کچھ اچھے لوگوں کی حمایت بھی حاصل کرنی ہوگی۔

کام کے بوجھ کی وجہ سے ٹیسٹ ٹیم کا کپتان نہیں بنا: بمراہ

لندن، 17 جون (یو این آئی) ہندوستانی ٹیم کے تیز گیند باز جسپریت بمراہ نے کہا کہ وہ کام کے بوجھ کے انتظام کی وجہ سے ٹیسٹ کپتان نہیں بننا چاہتے تھے اور انہوں نے اس حوالے سے بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) کو بھی آگاہ کر دیا تھا۔ جمعہ کو شروع ہونے والے ٹیسٹ میچ سے پہلے ایک انٹرویو میں بمراہ نے کہا، اس کپتانی کے بارے میں کوئی مسالے دار کہانی نہیں ہے۔ اس میں کوئی تنازعہ نہیں ہے، کوئی سرخی والا بیان نہیں ہے کہ مجھے برخاست کر دیا گیا تھا یا میرے بارے میں نہیں سوچا گیا تھا۔ روہت شرما اور وراٹ کوہلی کے ریٹائر ہونے سے پہلے، میں نے بی سی سی آئی سے بات کی تھی کہ میں نے پانچ ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں کھیلنے کے حوالے سے اپنے کام کے بوجھ کو لے کر بات کی ہے۔ میں نے ان لوگوں سے بات کی ہے جنہوں نے میری پیٹھ کا علاج کیا ہے۔ میں نے سرجن سے بھی بات کی ہے، جنہوں نے ہمیشہ مجھ سے کہا ہے کہ آپ کو کام کے بوجھ کے بارے میں کتنا محتاط رہنا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ میں نے ان سے بات کی اور پھر ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ مجھے تھوڑا زیادہ ہوشیار رہنا ہوگا۔ میں نے بی سی سی آئی کو فون کیا اور انہیں بتایا کہ میں کپتانی نہیں کرنا چاہتا کیونکہ میں پانچ ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں اپنے تمام ٹیسٹ میچ نہیں کھیل سکوں گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ درست نہیں کہ میں تین میچوں میں کپتانی کروں اور دو میں نہیں۔ میرے لیے ٹیم پہلے آتی ہے۔ پہلے، تیسرے اور پانچویں میچ میں کھیلنے کے سوال پر بمراہ نے کہا کہ ہم آگے کی منصوبہ بندی کریں گے۔ میں تین ٹیسٹ میچوں پر غور کر رہا ہوں۔ اس بارے میں ابھی تک کچھ طے نہیں ہوا ہے۔ میں پہلا ٹیسٹ میچ کھیلوں گا۔ باقی کا فیصلہ بعد میں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں جن میچوں میں کھیلوں گا ان میں اپنی بہترین کارکردگی پیش کروں گا۔

سبالینکا نے گاف پر تبصرے کیلئے معافی مانگی

برلن، 17 جون (یو این آئی) بیلاروس کی اسٹار ٹینس کھلاڑی آرینا سبالینکا نے فرنچ اوپن کے فائنل میں امریکی کھلاڑی کوکو گاف پر کیے گئے غیر پیشہ ورانہ تبصروں کے لیے منگل کو ایک خط لکھ کر معافی مانگ لی۔ گوف نے عالمی نمبر ایک سبالینکا کو اس ماہ کے شروع میں فرنچ اوپن کے فائنل میں 6-7 (7-5) 6-2 6-4 سے شکست دی تھی۔ میچ کے بعد سبالینکا نے کہا تھا کہ فائنل میچ میں یہ میری بدترین کارکردگی تھی اور گاف نے میری غلطیوں کی وجہ سے ٹائٹل جیتا۔ سبالینکا نے آج کہا کہ انہیں اپنے تبصروں پر افسوس ہے۔ انہوں نے کہا،"یہ میرے لیے بالکل بھی پیشہ ورانہ نہیں تھا۔ میں نے اپنے جذبات کو حاوی ہونے دیا۔ میں بھی ایک انسان ہوں جو اب بھی اپنی زندگی سے سیکھ رہی ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ ہم سب کی زندگی میں ایسے دن آتے ہیں جب ہم خود پر کنٹرول کھو دیتے ہیں۔" انکیتا بھکت ایک مشہور ہندوستانی تیر انداز ہیں جو بائیں ہاتھ سے اپنے تیر اندازی کے جوہر دکھاتی ہیں۔ انکیتا بھکت کا تعلق مغربی بنگال سے ہے۔

Owner Syed Naiyar Ali Warsi Publisher Syed Naiyar Ali Warsi Printer DB Corp- Ltd- Near Bansh Hospital Darbhanga Road Patiyasha Muzaffarpur Pin 843103
Published From Manzarul Hasan Mohallah Milkitola Sadpura PO Ramna H-No-987 Distt Muzaffarpur Bihar 842002-Editor Syed Naiyar Ali Warsi